بہارِ خلد
ترجمہ
شمائلِ ترمذی
سیّد کفایت علی کافی
مرادآبادی علیہ الرحمۃ
نعیمی کتب خانہ

ہزار شکر خداوند ذوالجلال کریم
و نعت سید ابرار و عترت و اصحاب
کہ ترمذی کے شمائل بزبان اردو میں
جو شرح نظم میں کافی نئے کی بہر ثواب
بہار خلد
ترجمہ
شمائل ترمذی
بہار خلد رکھا نام تا کہ اہل جہان
پکاریں خلد میں طوبیٰ لہ و حسن مآب
ہزار و سہ صد و شصت ایک سن ہجری
چھپی تھی مطبع نگیں میں خوش نما و خوش آب
دوبارہ تیرہ سو چون میں اہل سنت کے
پریس قی سی یونس نے جاری کی یہ کتاب

قصیدۂ فہرست ابواب کتاب بہار خلد ترجمہ شمائل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از شیخ عبد الرحمن حسن

جمع الشمائل ترمذی لحسن بصدق مقاله	کتاب بجزی بجود محمد بفعاله	فی طبعه مصر فی فهم الاخس بسواله
متمسکا بدلائل من حسن بجمیع خصاله	قطع المبتدا باسبق قد القی بجلاله	تاریخه فی ساعة بلغ العلی بکماله ۱۲۹۱

از شیخ نواز علی سجاد

چو مطبوع مرغوب خاص و عام	شد کرد حسن حالات خیر الورا	تو سجاد از بہر طبعش بخوان	بیان صفات حبیب خدا ۱۲

تعالیٰ شانہ کا وصف لکھنے میں کب آتا ہے
کہ شکل بید بیان دہشت سے خامہ تھرتھراتا ہے
ذرا او برکت احمد زبان تک میری آجانا
کہ تیرے ہی وسیلہ سے قلم کافی اٹھاتا ہے

دکھا دے مجھکو اے خلاق معبود
نبی کے واسطے اب راہ مقصود
بیان شافی و کافی عطا کر
ثناخوان جناب مصطفیٰ کر

الٰہی آپ کے الطاف بیحد
بیاں کب ہوں کروں گر لاکھ میں کد
فقط میں کیا اگر افراد عالم
قلم اشجار کے لیکر ہوں باہم

سمندر کی بنا دیں گر سیاہی
بیاں ہوں پر نہ الطاف الٰہی
ہر اک احسان (جس کا جہان) اسکا بے بدل ہے
ہر اک انعام (درخشاں) فیض لم یزل ہے

ہر اک بندہ ہے رہین فضل باری
کسے طاقت کرے نعت (مہربان خدا) شماری
ہے یکساں یوں تو گو مخلوق عالم
و لیکن خاص اک رحمت میں ہیں ہم

وہ رحمت کیا وجود مصطفیٰ ہے
نمود ذات فخر انبیا ہے
سزاوار خطاب یا کہ لولاک
ہوا جنکے قدم سے فخر افلاک

مجھے شیریں زبانی دے الٰہی
کہ ہوں معروف نعت مصطفائی
ملاحت شعر میں جا بجا ہو
ملیحان عرب کا خاک پا ہو

فصاحت ہو سخن میں یہ دعا ہے
فصیحان عرب سے دل لگا ہے
ملے میرے سخن کو فیض ارشاد
بحق احمد (جسکا ہے) اولاد (بزرگ) امجاد

سبب اس نظم کا بھی کچھ رقم کرنا مناسب ہے
کہ عالم کا کفیل کار کیا اسباب لاتا ہے

ذرا اے طالبان سیر اخبار
سنو اب بندۂ کافی کی گفتار
کہ تھی مدت سے مجھکو یہ (یعنی خدا) تمنا
یہی تھا روز و شب مقصود اپنا

کہ کیجیے نظم اخلاق نبی کو
احادیث کتاب ترمذی کو
نبی کے جو شمائل کا بیاں ہے
محبوں کے لیئے آرام جاں ہے

زبان ہند میں اسکو سناؤں
رلاؤں عاشقوں کو اور ہنساؤں
رہی یکچند دل کی دل میں حسرت
نہ پائی آہ پر اتنی فراغت

عدیم الفرصتی سے ہوکے ناچار — کیا جو مشورہ میں عقل کو بار
خرد نے یہ سنایا گوش جاں میں — فراغت غیر ممکن ہے جہاں میں
فراغت کا اگر طالب رہیگا — نہ پائیگا کبھی مقصود دل کا
غرض اب میں بنام حی قیوم — کتاب ترمذی کرتا ہوں منظوم
نظر آتا ہے گو یہ کام دشوار — مگر اس راہ میں اللہ ہے یار
اگر تائید پر ہے فضل باری — بزودی ہوگی حل مشکل ہماری
یہ طرز نظم ہے میں نے اٹھایا — کہ اکثر ترجمہ لفظوں کا لایا
کہیں ایسا بھی موقع آگیا ہے — کہ حاصل لفظ و معنی کا لیا ہے
کلام مختصر مرغوب پایا — احادیث مکرر کو نہ لایا
نہایت میں ہے نکی تشویش و قلت — سمائی پر نہ اسناد روایت
نہ آئے راویوں کے نام بھی یاں — فقط باقی رہا یہ کام اس میں
نہیں جائے تعرض اہل انصاف — یہ امر غیر ممکن ہے عیاں صاف
کدھر بہکا کہاں کا فی گیا تو — ہو محتاج انصاف سخن گو
تجھے مطلب ہے ذکر جان جاں سے — تجھے کیا کام تحسین جہاں سے
کہ یہاں تعریض و تحسین ہے داخل — سراسر اس جگہ نیت کو ہے دخل
کہ فرمایا محمد مصطفٰے نے — رسول مجتبیٰ خیر الورا نے
کہ سمجھو انما الاعمال کی بات — عمل کو ربط ہے نیات کیساتھ
مدار کار دنیا ہے بہ نیت — مدار کار عقبیٰ ہے بہ نیت
ہمیں اخلاص نیت دے الٰہی — کہ آثار قیامت ہو رہا ہی
الٰہی واسطے خیر الورا کے — ریا و شرک سے ہمکو بچالے

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَلْقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

بدل اس کو سنوا سے عاشقان صورت احمد — سراپا سید کونین کا کافی سناتا ہے
روایت کی ہے یہ راوی انس نے — نبی کے یار ہمدم ہمنفس نے
کہ تھے حضرت نہ قد آور نہایت — نہ تھے کوتاہ بھی ختم نبوت
میانہ وہ قد خیر الورا تھا — درازی اور پستی سے جدا تھا
نہ بے غایت سپیدی رنگ میں تھی — ملیح حسن تھی رنگت نہ آنکی
صباحت اور ملاحت دونوں پیدا — میانہ رنگ مثل قد و بالا
وہ فرق پاک پر موی معنبر — نہ جولیدہ نہ سیدھی تھی سراسر
غرض وہ موئے اطہر آپکی تھی — برابر راستی جولیدگی سی
ہوئے چالیس سال جبکہ حضرت — عطا کی حق تعالیٰ نے نبوت

شہ اس باب میں شکل و شمائل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے اور اس میں چودہ حدیثیں ہیں ۱۲

ےہ از جولیدن بروزن دمعنی ولیدن کہ از ہم رفتن و پریشان شدن باشد ۱۲ ب

مقیم مکہ تھے پھر دس برس تک | برس دس پھر مدینہ میں تھے بیشک | ہوئی دنیا سے جو رحلت نبی کی | تو عمر پاک پوری ساٹھ کی تھی
| سپیدی موئے ریش و سر میں کم تھی | و لیکن بیس بالوں تک نہ پہنچی |

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً وَّلَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ وَكَانَ شَعْرُهٗ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَّلَا سَبِطٍ اَسْمَرَ اللَّوْنِ اِذَا مَشٰى يَتَكَفَّاُ

روایت دوسری بھی جو انس کی | کہ خادم وہ رسول اللہ کے تھے | کہ تھے حضرت میانہ قد و بالا | درازی اور پستی سے مبرا
بھرا تھا جسم والا خوبیوں سے | جمال و حسن کی محبوبیوں سے | سمائی تھی یہ طرز اعتدالی | نہ فربہ تھا نہ لاغر جسم عالی
بیاں کیا کیجیے بالوں کا عالم | نہ پیچیدہ فقط نہ راست باہم | اگرچہ گندمی رنگت تھی پیدا | دمک سرخی کی تھی اسمیں ہویدا
| قدم پڑتا تھا آگے وقت رفتار | دلاور کی طرح قوت سے ہر بار |

ح عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَّرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيْمَ الْجُمَّةِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ

برا ابن عازب یار حضرت | بیاں اسطرح کرتے ہیں روایت | کہ تھے سردار عالم مرد والا | میانہ آپکا تھا قد و بالا
میانہ قد مگر اس طرح کا تھا | کہ تھا مائل درازی کو وہ بالا | بیاں شانوں کی خوبی کیجیے کیا | فراخی دوش سے تا دوش پیدا
کہوں کیا جعد بالوں کا عالم | پڑی تھی کان کی لو تک مسلم | لباس سرخ جسکے زیب تن تھا | کوئی ایسا حسین میں نے نہ دیکھا
نظر ہرگز نہ آیا کوئی دلبر | جہاں میں اس سے احسن اور خوشتر | ہوئی مذکور یاں جو سرخ پوشاک | کہ تھی وہ زیب جسم شاہ لولاک
تو اسکی کیجیے ظاہر حقیقت | کہ تھی کسطرح کی وہ سرخ رنگت | لکھی ہے شارح مشکوٰۃ یہ بات | کہ وہ حلہ تو تھا اسطور کے ساتھ
| کہ تھے اسمیں خطوط سرخ اکثر | نہ تھا لیکن تمامی سرخ و احمر |

ح عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ

روایت دوسری سنئے مناسب | کہ راوی اسکے بھی ہیں ابن عازب | برا کا دیکھئے انداز گفتار | کہ طرز عشق ہے جس سے نمودار
کہ میں نے کوئی ذی لمہ نہ دیکھا [illegible] | لباس سرخ میں زیبندہ ایسا | کہ جیسا حسن تھا خیر الورا کا | رسول اللہ محبوب خدا کا
وہ بکھرے بال فرق پاک پر تھے | کہ کندھوں تک وہ لٹکے آرہے تھے | بہت وسعت میان دوش پیدا | کہ تھی پیوستگی ان میں ہویدا
| قد والا کا تھا انداز ایسا | درازی اور پستی تھی نہ پیدا |

ح عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ

وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمُ الرَّأْسِ ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت کی امام اولیا نے
غرض یوں تھا عیاں شانِ نبی سے
قدم میں آپ کے زیبا سطبری
خط باریک تھا سینہ سے تا ناف
یہ صورت چال کی اُنکی عیاں تھی
کہوں کیا بعد بھی اُنکے نہ دیکھا

علی مرتضیٰ شیرِ خدا نے
منزہ ہیں درازی کوتہی سے
سر عالی باندازِ بزرگی
کھنچے گئے مبارک سی بہت صاف
بلندی سے ہی گویا میل پستی
جہاں میں آپ کی مانند زیبا

کہ ایسی تو نہ تھی ختمِ رسالت
کفِ دستِ مبارک تھی کشادہ
ہر اک پیوندِ عضو و استخوانکا
پیادہ جبکہ چلتے تھے زمیں پہ
جمالِ حسن میں کوئی طرحدار
یہاں اب فخرِ حسن بے بدل ہے

کہ ہو قدِ مبارک میں طوالت
سطبر و صاف تو تھیں زیادہ
بعنوانِ بزرگی خوب زیبا
قدم آگے کو پڑتے تھے بڑھکر
نہ دیکھا میں نے اُٹھتے لگے زیبا
یہاں کب عاشقوں کی جی کو کل ہے

ذرا او کافی آشفتہ احوال

غزل

غزل کوئی سنا دے ہمکو فی الحال

بہارِ خلد ہے روئے محمد
نہ دیکھا ہو زمیں پر جسنے فردوس بہشت
ہمیں ہے وہ جگہ محرابِ طاعت

شمیمِ جانفزا روئے محمد خوشبوئے
وہ اگر دیکھ لے کوئی محمد
جہاں ہی ذکرِ ابروئے محمد
بس اب کافی ہی آگے جائے آ

ہی سرو ریاضِ بے مثالی
کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا نہ مانند اسکا
دلِ وحشی ہے زنجیریں تڑواتا
کہاں تو اور کہاں زلفِ محمد

قدِ رعنائی دلجوئے محمد
عدیم المثل ہی خوئے محمد بے مثل
بشوقِ یادِ گیسوئے محمد

ح عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِيْ وَجْهِهٖ تَدْوِيْرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ فِيْ صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً أَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ أَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ فرماتے علی مرتضےٰ ہیں
میانہ قد سے مخدومِ دو عالم

کہ وصافِ جنابِ مصطفےٰ ہیں
سبھی قوم و قبائل سے معظم

کہ تھا بیحد نہ طولِ قدِ اقدس
میانہ قد مگر اسطرح کا تھا

نہ تھا ایسا کہ ہو کوتاہ از بس
کہ تھا مائل درازی کو وہ بالا

فقط سینے سے زیرِ خم بال انکے
کچھ اک تدویر تھی لیکن نمایاں
دمکتی تھی بہم سرخی سپیدی
بخوبی و بہ نورنگی بس کہ دلبند
کہیں مو اور کہیں اندام تھا صاف
کہا ہے ابن شاں رخ نے اسکا
قدم برگندہ تھی حضرت کے کھاتے
نظر میں نور بیبا کی عیاں تھا
عطا و جود میں تھی اجود الناس
ملائم خو بہایت نرم گفتار
اگر ہوتا تھا واقف حسن خو کی
کہ کیا حسنِ جناب مصطفیٰ تھا
پس و پیدا رحضرت بھی جہاں ہیں

خمی و راستی کے درمیاں تھی
بڑے مقتدائے دین ایماں
چمکتا تھا یہ کچھ نور تجلی
تمامی مرفق و شانہ کے پیوند
کھنچا تھا خط مو سینہ سے تا ناف
بزرگی انگلیوں میں تھی ہویدا
زمیں پست کو گویا تھے جاتے
نہ وہاں ذر دین دنیا کا گماں تھا
نکرتے تھے کبھی دینے میں وسواس
بفرطِ کرمت یاروں کے غمخوار
تو رکھتا دوست انکو ہر کسی
کہ ان جیسا کوئی میں نے نہ دیکھا
نہ دیکھا کوئی گل اس گلستاں میں

تنِ عالی نہ فربہ تھا سراسر
وہ پرانوار تھی حضرت کی رنگت
سیہ چشم کا عالم چشم بد دور
نہ اکثر بال تھے حضرت کے تن پر
کفِ دست و کفِ پا بھی ہیں
خرام ایسا جناب پاک کا تھا
اٹھاتے تھے جدھر کو چشم عالی
میانِ دوش تھی مہر نبوت
لب و لہجہ مزین راستی سے
انھیں جو دیکھتا ناگاہ انساں
جمال و حسن کا عالم کہوں کیا
نظیر حسن احمد کوئی خوش رو
نزول رحمت و صل الٰہی

رخ انور نہ تھا مطلق مدور
سپیدی تھی نہ جسمیں بے نہایت
درازی غرہ کی نور علی نور
نہ بے موئی کا عالم سب بدن پر
بزرگی تھی مناسب فربہی میں
کہ جس سے طرز جولانی تھا پیدا
نظر کرتے تھے حضرت لاابالی
رسول اللہ تھے ختم رسالت
بجا ہے یعنی صادق انکو کہیے
جلالِ شان سے ہوتا ہراساں
سکے تھا مدح خوان خیرالورا کا
نظر آیا نہ اس سے قبل مجھ کو
برنگِ پاک و حسن مصطفائی

خ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ تَعَالٰی هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا أَتَعَلَّقُ بِهٖ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ أَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوعِ وَأَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ عَظِيمَ الْهَامَةِ رَجِلَ الشَّعْرِ إِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهٗ فَرَقَ وَإِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَعْرُهٗ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ إِذَا هُوَ وَفَّرَهٗ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَاسِعَ الْجَبِينِ أَزَجَّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ فِي غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ أَقْنَى الْعِرْنِينِ لَهٗ نُورٌ يَعْلُوهُ يَحْسِبُهٗ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمَّ كَثَّ اللِّحْيَةِ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ ضَلِيعَ الْفَمِ مُفَلَّجَ الْأَسْنَانِ دَقِيقَ الْمَسْرُبَةِ كَأَنَّ عُنُقَهٗ جِيدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ سَوَاءُ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ عَرِيضُ الصَّدْرِ بَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ ضَخْمُ الْكَرَادِيسِ أَنْوَرُ الْمُتَجَرَّدِ مَوْصُولُ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعْرٍ يَجْرِي كَالْخَطِّ عَارِي الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ أَشْعَرُ الذِّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَأَعَالِي الصَّدْرِ طَوِيلُ الزَّنْدَيْنِ

رحب الراحۃ ششن الکفین والقدمین سائل الاطراف او قال شائل الاطراف خمصان الاخمصین مسیح القدمین ینبو عنہما الماء اذا زال قلعا یخطو تکفیا ویمشی ھونا ذریع المشیۃ اذا مشی کانما ینحط من صبب اذا التفت التفت جمیعا خافض الطرف نظرہ الی الارض اطول من نظرہ الی السماء جل نظرہ الملاحظۃ یسوق اصحابہ یبدء من لقی بالسلام

روایت کی امام باصفا نے — حسن سبط رسول مجتبیٰ نے
کہ تھا ابن ابی ہالہ مرا خال — رسول اللہ کا تھا وصف احوال

کیا میں نے سوال اس باخبر سے — خبر دے حلیۂ خیر البشر سے
کہ ہوں مشتاق ان باتوں کا جد — بیاں کر کچھ تو حال جد امجد

غرض میری یہی سنکر وہ بولے — کروں جمع ہو سکے اسناد اعمال
کہا بس ہند نے یوں مجھ سے اس دم — رسول اللہ تھے فخیم مفخم

نگاہوں میں وہ یعنی خوش سیر تھے — دلوں میں بھی بزرگ و نامور تھے
تجلی روئے انور پر درخشاں — کہ جیسے چودویں کا چاند تاباں

میانہ کب قد خیر الوریٰ تھا — میانہ پن سے بھی وہ قد جدا تھا
اگر کوتاہ کہئے تھا نہ کوتاہ — غرض یہاں کیفیت نے گم کیا راہ

قد و بالا کا تھا انکے یہ عالم — میانہ سے دراز اطول سے کچھ کم
بزرگی تھی سر عالی میں پیدا — نہایت حسن موزونی ہویدا

خم و پیچ عیاں بالوں میں کم تھی — کچھ اک جو لیدگی لیکن بہم تھی
بکھرتے تھی جو فرق پاک بال — تو فرق انکو کر دیتے تھی فی الحال

اگر از خود نہ بال انکے بکھرتے — تکلف سے نہ ہرگز فرق کرتے
بحال وفرہ سر کے بال انکے — گزرتے نرمہ گوش سے تھے

درخشانی کا عالم رنگ میں تھا — کشادہ تھی جبین عالم آرا
مقوس دونوں ابروئے مقدس — مقدس دونوں ابروئے مقدس

باندازِ مناسب طاق ابرو — نہ تھی پیوستگی آپس میں انکو
عجب خمدار و باریک مطول — بخوبی طاق تھا ثانی و اول

میان ابروان اک رگ نمایاں — بوقت غصہ ہو جاتے درخشاں
کہوں کیا خندہ بینی کا عالم — کہ تھے نور و نکے شعلے جس کے توام

معلی بینی خیر البشر تھی — باندازِ بلندی جلوہ گر تھی
جو کوئی بے تامل دیکھتا تھا — بلندی کا گماں ہوتا تھا پیدا

حقیقت میں بلندی تھی نہ چنداں — مگر تھی وہ شعاعِ روئے رخشاں
خط رخسار کا عالم کہوں کیا — محاسن میں بہت انبوہ پیدا

ملائم آپ کے رخسار دونوں — بھلا تشبیہ دوں میں کس سے انکو
بزیبائے کشادہ وہ دہن تھا — کشادہ وہ دہن تھا اور زیبا

کہوں دانتوں کا کیا وہ حسن سادہ — سپید و صاف آپس میں کشادہ
دقیق المسربہ یعنی خط مو — کھنچا سینہ سے تھا تا ناف گلبو

بوصف گردن شایان معراج — کہا راوی نے مثل صورت عاج
مصفا یعنی وہ گردن تھی ایسی — بشکل نقرہ با نور ضیا تھی

کہوں کیا عضو عضو انکے بدن کا — بوضع خوب مناسب اور زیبا
بخوبی تھے تناور فخر عالم — تمامی عضو تن مربوط باہم

شکم سینہ صفائی میں برابر — مگر سینہ عریض و بہن خوشتر
فراخی دونوں شانوں میں عیاں تھی — سراسر استخواں میں تھی بزرگی

بدن جو کچھ کھلا پوشاک سے تھا — درخشندہ وہ نور پاک سے تھا
یہ کس کے حسن کا چرچہ ہوا ہے — دل بیتاب کو تڑپا دیا ہے

<table dir="rtl">
<tr><td>سنی تعریف کس نور بدن کی</td><td>کہ ہے آمد یہاں پر نور بدن کی</td><td>دل مشتاق نے پایا بہانہ</td><td>غزل پڑھتا ہے طرز عاشقانہ</td></tr>
<tr><td colspan="4">غزل عاشقانہ</td></tr>
<tr><td>بدن تھا آپکا کان تجلی</td><td>عیاں چہرہ پہ تھی شان تجلی</td><td>تصور کس کی صورتکا بندھا ہے</td><td>کہ چھایا دل پہ سامان تجلی</td></tr>
<tr><td>رسول اللہ کی نور جبیں کو</td><td>بجا ہے گر کہیں جان تجلی</td><td>رخ پُرنور پر بالونکا عالم</td><td>بہار سنبلستان تجلی</td></tr>
<tr><td>بر و دوش و سر و دست مبارک</td><td>ستون نور از کان تجلی</td><td>قد عالی بحسن اعتدالی</td><td>سہی سرو گلستان تجلی</td></tr>
<tr><td>نہ تھا کچھ آتش دیدار سے کم</td><td>دُرِ دنداں کا لمعان تجلی</td><td>نکلنے سے ہوا پٹکے کے تابت</td><td>کمر تھی برق جولان تجلی</td></tr>
<tr><td></td><td>نہ دیکھا آہ دیدار مبارک</td><td>رہا کافی کو ارمان تجلی</td><td></td></tr>
<tr><td>بس ابکافی ذرا تو ہوش میں آ</td><td>کہ ہے ختم روایت کا ارادا</td><td>گلوئے پاک سے تا ناف والا</td><td>خطا مو تھا کھنچا باریک زیبا</td></tr>
<tr><td>سوا اسکے شکم سینہ سراسر</td><td>معرا مو سے تھا صافی برابر</td><td>کلائی دونوں شانے اور بازو</td><td>مزین تھی بزیب کثرت مو</td></tr>
<tr><td>وہ انکی صدر عالی کی بلندی</td><td>خط موسیٰ کو تھی ارجمندی</td><td>طویل اتنے دونو دست والا</td><td>کشادہ تھی کف دست مصفا</td></tr>
<tr><td>بزرگی اُس کف پا میں عیاں تھی</td><td>نمایاں دونوں قدموں میں بزرگی</td><td>کشیدہ تھیں وہ انگشتان والا</td><td>لقب ہے سائل الاطراف جنکا</td></tr>
<tr><td>کہا یا شائل الاطراف کا آئی</td><td>کہ حامل انگلیونکو تھی بزرگی</td><td>یہاں جو سائل شائل کو لایا</td><td>ہوا تھا شک مگر راوی کو پیدا</td></tr>
<tr><td>کف پا میں سمائی تھی یغبلی</td><td>کہ رہتی تھی زمین پر سے وہ اونچی</td><td>ہوا وارد بوصف پائے اقدس</td><td>کہ تھے پائے مبارک نرم و املس</td></tr>
<tr><td>جُدا رہتے زمیں سے یوں کف پا</td><td>کہ پانی اُسکے نیچے سے گزرتا</td><td>زمیں پر جب خراماں آپ جاتے</td><td>قدم کو اپنے برکندہ اٹھاتے</td></tr>
<tr><td>انھیں ہوتا خیال میل پستیں</td><td>بنرمی راہ جاتے سرور دین</td><td>ہوا یہ حال وارد باخبار</td><td>کہ جسدم آپ جاتے تند رفتار</td></tr>
<tr><td>تو اسدم تھے عیاں یہ صاف معنی</td><td>بلندی سے ہے گویا میل پستی</td><td>انھیں جب دیکھنا منظور ہوتا</td><td>نظر کرتے تھے حضرت بے محابا</td></tr>
<tr><td>بہت رہتے تھی آنکھونکو جھکائے</td><td>نظر یعنی سوئے باطن لگائے</td><td>زمین اکثر مشرف تھی نظر سے</td><td>فلک کم بہرہ ور ہوتا بصر سے</td></tr>
<tr><td>تامل سوچ تھا کیا ہے تفکر</td><td>لحاظ انکے سمایا تھا بصر میں</td><td>بیاں کرتا ہے راوی اور یہ بات</td><td>کہ ہوتے آپکے اصحاب جب سات</td></tr>
<tr><td>تو یہ ارشاد فرماتے تھے حضرت</td><td>چلو تم مجھ سے آگے کرکے سبقت</td><td>عجب خلاق تھی خیرالورا کے</td><td>کہ ہوں مخدوم پیچھے خادم آگے</td></tr>
<tr><td>صفویہ اور عادت مصطفیٰ کی</td><td>کہ ہوتا جو کوئی اُن سے ملاقی</td><td>جناب پاک کرتے اسکو خوش کام</td><td>بتقدیم سلام دین اسلام</td></tr>
<tr><td colspan="4">حـ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبَيْنِ</td></tr>
<tr><td>بیان جابر نے کی شرح حدیث</td><td>ہمیں یہ ذکر ہے رحمت کی آیت</td><td>ضلیع الفم کہا خیرالورا کے</td><td>بزرگی تھی دہن میں یعنی انکے</td></tr>
<tr><td>ہوا مذکور لفظ اشکل العین</td><td>بوصف چشم پاک جد حسنین</td><td>کہ آنکھ انکی بزیبائے کلاں تھی</td><td>سپیدی میں کچھ اک سرخی عیاں تھی</td></tr>
</table>

بیاں ہوتا نہیں خوبی کا عالم ۔ سپیدی اور وہ سرخی کا عالم
سبک کم گوشت ایڑی آپ کی تھی ۔ یہی تعریف منقول عقب کی

ح عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ وَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِيْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ۔

روایت دوسری جابر کی ہے ۔ کہ سنتا تو کا دل تڑپا گئی ہے
کہ دیکھا میں نے خیر البشر کو ۔ شب مہتاب میں شکل قمر کو
کہا تھا حلہ حمرا بدن میں ۔ لباس سرخ تھا زیبندہ تن میں
مری کچھ اس گھڑی مضطر نظر تھی ۔ کبھی انپر کبھی سوئے قمر تھی
بتحقیق سخن نزدیک میرے ۔ رسول اللہ احسن تھے قمر سے
کیا یہاں شوق ذکا فی تقاضا ۔ کہ لکھوں وصف محبوب خدا کا

غزل

گو ترقی پہ جمال مہ کامل ہووے ۔ منہ تو دیکھو کہ ترے منہ کے مقابل ہووے
ماہ کیا سامنے گر آپ کے آوے خورشید ۔ دعوی نور سے خجلت ایسے حاصل ہووے
کیا یہ خورشید کہ خورشید قیامت ہوا گر ۔ آپ کے آگے ٹھہرنا اسے مشکل ہووے
شان اجلال پہ آ جائیں اگر وہ رخسار ۔ اسکو طاقت ہے کہ سو وقت مقابل ہووے
یہاں خموشی ہے نہیں حسن ذکر کل عارض کا ۔ نغمہ جو ہو وہ صوت عنادل ہووے
ملک دنیا کو وہ کیا خاک میں ملا دے ۔ جو کوئی دولت دیدار کا سائل ہووے
آہ برباد نہ یوں جائے مرا نالہ آہ ۔ آہ کیسا اگر جذبہ کامل ہووے
اب تو بے ڈھب دل حسرت زدہ گھبرا ۔ یا الٰہی شب فرقت کہیں زائل ہووے
لائیں گر آپ کی تصویر نکیر و منکر ۔ کیا عجب گور مری خلد کی منزل ہووے
ہے تمنا یہی نزاکت کہ روز محشر ۔ دست کافی میں ترا پایہ محمل ہووے

ح ۱۰ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

ابی اسحٰق ہے اک مرد راوی ۔ روایت کرنے کی ہے سطر حلی
کہ اصحاب نبی میں جو ابن عازب ۔ کوئی اس سے ہوا اک مخاطب
کہ یعنی تم جو یار مصطفا ہو ۔ خبردار رجال با صفا ہو
بتاؤ کیفیت رخ نبی کی ۔ کرو تعریف شکل احمدی کی
کہ روئے پاک محبوب خدا کا ۔ بشکل سیف کہیئے فی المثل تھا
کہا اس نے نہ تھا چہرہ وہ ایسا ۔ وہ روئے پاک بل شکل قمر تھا

ح ۱۱ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ كَاَنَّمَا صِيْغَ مِنْ فِضَّةٍ

روایت بوہریرہ سے بیاں کی ۔ زباں صف بنی میں درفشاں کی
کہ یعنی آپ تھے ابیض باندام ۔ سپید و صاف گویا نقرہ خام
کچھ اک موئے مبارک میں شکن تھی ۔ ہویدہ تھی ادا جو لیلی دین کی

ح ۱۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ

شبہًا صاحبکم یعنی نفسہ ورأیت جبرئیل فاذا اقرب من رأیت بہ شبہًا دحیۃ۔

وہ جابر ابن عبداللہ انصار
کہ دکھلائے گئے مجھ کو نبی سب
پھر عیسیٰ ابن مریم کو جو دیکھا
تو انکی مثل ہیں صاحب تمہارا
نظر کی اور جو روح الامین پر

بیاں اسطرح سے کرتے ہیں گفتا
کلیم اللہ پر آئے نظر جب
شبیہ عروہ بن مسعود پایا
کیا اپنی جانب کو اشارہ
اسے ناگاہ دیکھا پیش منظر

کہ فرمایا امام مرسلاں نے
انھیں ناگاہ ابن صعوتیں پایا
خلیل اللہ ابراہیم فی الفور
کہ یعنی میں ہوا دنیا میں پیدا
تو اسکی شکل کی تشبیہ شایاں

کہا ہے سرور کون و مکاں نے
شنوءہ کے تھے اشخاص و گویا
نظر یوں آئے گر اب کیجے غور
خلیل اللہ کی صورت ہو پیدا
ہو شکل وحیہ کلبی نمایاں

۱۳ عن سعید الجریری قال سمعت ابا الطفیل یقول رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما بقی علی وجہ الارض احد راٰہ غیری قلت صفہ لی قال کان ابیض ملیحا مقصدا صلوات اللہ علیہ

سعید تابعی ہیں یہ جریری
کہا تھا یعنی یوں اس محترم نے
کیا یہ عرض میں نے اس ولی سے
سنا تھے تو سط کے یہ اطوار

روایت یہاں جو کی ہے اس سے مروی
رسول اللہ کو دیکھا ہے ہم نے
مشرف کیجئے وصف نبی سے
صباحت میں ملاحت بھی نمودار

وہ کہتا ہے کہ یوں میں نے سنا تھا
نہیں باقی ہے اب روئے زمیں پر
کہا حضرت کا کیا گلفام تن تھا
سلام اللہ کا خیر الوریٰ پر

کلام بوطفیل اسطرح کا تھا
بجز میرے کوئی بار بہ پیمبر
عجب شکل حسن صافی بدن تھا
رسول اللہ محبوب خدا پر

۱۴ عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلج الثنیتین اذا تکلم رؤی کالنور یخرج من بین ثنایاہ

بیاں کرتے ہیں عبداللہ عباس
کچھ ایسا فرق تھا دانتوں میں پیدا

نبی کے ابن عم وہ افصح الناس
کہ جس سے نور زیبائی عیاں تھا
عجائب فرق تھا دانتوں میں انکے

کہ دونوں آپکے دندان پیشیں
بہنگام تکلم بات کے سات
نمایاں جس سے تھے نور کے شعلے

جدا آپس سے تھے بکشادہ آئیں
نظر آتے تھے گویا انوار لمعات

باب ما جاء فی خاتم النبوۃ

یہ باب مہر نبوت کے بیان میں ہے اور اس میں آٹھ حدیثیں

۱ عن الجعد بن عبد الرحمن قال سمعت السائب بن یزید یقول ذهبت بی خالتی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابن اختی وجع فمسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسی ودعا لی بالبرکۃ وتوضا فشربت من وضوئہ وقمت خلف ظہرہ فنظرت الی الخاتم بین کتفیہ فاذا هو مثل زر الحجلۃ

مناسب ہے بدل شکر اسکا عرض کیجئے
یہاں سے تذکرہ مہر نبوت کا اب آتا ہے

روایت جعد یہ پہنچا گیا ہے	کہ سائب کے تئیں میں نے سنا ہے	بیان کرتا تھا یہ احوال سائب	رسول اللہ کا اجلال صاحب
کہ مجھ کو میری خالہ ساتھ لیکر	گئی سوئے نسیم حوض کوثر	کہا پھر یا رسول اللہ دیکھو	یہ میرا بھانجا ہے آہ دیکھو
کروں کیا عرض نبی شاہ لولاک	کیا ہے درد نے اب سکو غمناک	شفیق درد منداں نے یہ سنکر	رکھا دست مبارک میرے سر پر
کف دست مبارک سر پہ پھیری	دعائے خیر میری واسطے کی	وضو فرمایا ختم مرسلاں نے	پیا آب وضو اس ناتواں نے
کھڑا ہو کر پس پشت معظم	نظر میں نے جو کی پھر سوئے خاتم	نظر کر یعنی اس خاتم کو دیکھا	کہ تھی وہ درمیان دوش والا
بیاں کیا کیجئے خاتم کا احوال	کہ جیسے زر حجلہ تھی وہ تمثال	سنو اب زر حجلہ کی یہ تفسیر	بیان شارح نے کی در طرح تحریر
کہا پہلے کہ یوں تھی جلوہ پرداز	کہ جیسے کبک کا بیضہ سرافراز	دوبارہ شرح زر حجلہ یہ کی	کہ تھی وہ تکمہ پردہ عروسی

۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ

بیاں کرتا ہے اک راوی بقول بہ رنگ	کلام جابر سمرہ کو منقول برنگ سرخ تھا وہ ایک غدہ	کہا اس نے کہ خاتم میں نے دیکھی کہ تھا گویا کبوتر کا وہ بیضہ	رسول اللہ کے کندھوں میں دیکھی

۳ عَنْ رُمَيْثَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اَشَاءُ اَنْ اُقَبِّلَ الْخَاتَمَ الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِنْ قُرْبِهٖ لَفَعَلْتُ يَقُوْلُ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ يَوْمَ مَاتَ اهْتَزَّ لَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

رمیثہ نے بیان ایسا کیا ہے	کہ میں نے آپکا کہنا سنا ہے	اگر اسوقت میں کرتی ارادا	تو تھا مقدور خاتم چومنے کا
وہ خاتم آپ کی اس موضع پہ تھی	کہ مابین دوشانہ جلوہ گر تھی	یہ حاصل قرب تھا وقت عنایت	کرلیتی چوم میں مہر نبوت
غرض یہ ہے کہ فرماتے تھے سرور	بحق سعد سردار دو عالم	ہوئی تھی سعد کی جس روز رحلت	اسی دن کی یہ ہے یعنی حقیقت
	بیاں کرتے تھے یوں محبوب سبحان	بلا اس کے لئے ہے عرش رحمان	

۴ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ عَلِيٌّ اِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ

علی مرتضیٰ شاہ ولایت	نبی کے ابن عم شان ہدایت	باوصاف جناب شاہ ابرار	سناتے تھے طویل اذیال اخبار
اسی میں سے یہ جملہ مختصر ہے	بیان مہر نبوت کا مگر ہے	کہا وہ خاتم محبوب یزداں	کہ مابین دوشانہ تھی نمایاں
	رسول اللہ تھے ختم رسالت	وہ خاتم یعنی کرتی تھی دلالت	

۵ عَنْ اَبِيْ زَيْدٍ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا زَيْدٍ اُدْنُ مِنِّيْ فَامْسَحْ ظَهْرِيْ فَمَسَحْتُ ظَهْرَهٗ وَوَقَعَتْ اَصَابِعِيْ عَلَى الْخَاتَمِ قُلْتُ وَمَا الْخَاتَمُ قَالَ شَعَرَاتٌ مُجْتَمِعَاتٌ

ابوزید عمرو ابن اخطب انصار	رسول اللہ کا یار مددگار	بیاں کرتا ہے یہاں ایسی روایت	کہ فرمانے لگے یوں مجھ سے حضرت
کہ اے بوزید میرے پاس آ تو	ذرا کر مسح پشت مصطفیٰ کو	یہ سنکر بات جیسے پاس آ کر	پھرایا ہاتھ پشت باصفا پر
کہ آئیں انگلیاں میری یکایک	بروئے خاتم و مہر نبوت	یہاں کرتا ہے راوی ذکر ایسا	کہ بوزید عمرو سے یہ میں نے پوچھا
کہ تھی کس طرح کی حضرت کی خاتم			کہا مجمع تھا مو گرد و باہم

ح عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ بُرَیْدَۃَ یَقُوْلُ جَاءَ سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ بِمَائِدَۃٍ عَلَیْہَا رُطَبٌ فَوَضَعَہَا بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا سَلْمَانُ مَا ھٰذَا فَقَالَ صَدَقَۃٌ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَصْحَابِکَ فَقَالَ ارْفَعْہَا
فَاِنَّا لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَۃَ قَالَ فَرَفَعَہَا فَجَاءَ الْغَدَ بِمِثْلِہٖ فَوَضَعَہٗ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا ھٰذَا یَا سَلْمَانُ فَقَالَ ھَدِیَّۃٌ لَکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِہٖ ابْسُطُوْا
ثُمَّ نَظَرَ اِلَی الْخَاتَمِ عَلٰی ظَہْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِہٖ وَکَانَ لِلْیَہُوْدِ فَاشْتَرَاہُ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَذَا وَکَذَا دِرْھَمًا عَلٰی اَنْ یَغْرِسَ لَہُمْ نَخِیْلًا فَیَعْمَلُ سَلْمَانُ فِیْہِ حَتّٰی تُطْعِمَ
فَغَرَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ اِلَّا نَخْلَۃً وَاحِدَۃً غَرَسَہَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَحَمَلَتِ النَّخْلُ
مِنْ عَامِہَا وَلَمْ تَحْمِلْ نَخْلَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُ ھٰذِہٖ فَقَالَ عُمَرُ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا غَرَسْتُہَا فَنَزَعَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَغَرَسَہَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِہٖ

یہ عبداللہ بریدہ کا پسر ہے	کہ اپنے باپ سے دیتا خبر ہے	کہ میں نے یوں بریدہ سے سنا ہے	یہ میرا باپ مجھ سے کہہ گیا ہے
کہ سلماں آپ کی خدمت میں آیا	چھوہاروں کا بھرا اک خواں لایا	یہ اس ہنگام کی ہے سب حقیقت	کہ جب سوئے مدینہ آئے حضرت
رکھا اس خوان کو حضرت کے آگے	کہا حضرت نے مرد فارسی سے	کہ اے سلماں تو یہ کیا چیز لایا	کہا اس نے کہ صدقہ لیکے آیا
کہا ہے میں نے اس صدقہ کو حاضر	تمہارے واسطے یاروں کی خاطر	کیا ارشاد حضرت نے کہ سلماں	اٹھالے اب چھوہاروں کا تو یہ خواں
کہ ہم کھاتے نہیں صدقہ کو بھلا	یہ سنکر اس نے اس خوان کو اٹھایا	پھر اسکی مثل اس نے روز دیگر	رکھا حضرت کے آگے خوان لاکر
کیا پھر آپ نے ارشاد کیا ہے	کہا اس نے کہ ہدیہ آپکا ہے	کہا حضرت نے پھر یاروں کو آؤ	ادھر کو ہاتھ تم اپنے بڑھاؤ
پھر اس کے بعد سلماں نے نظر کی	بسوئے خاتم خیر البشر کی	وہ خاتم جو کہ پشت پاک پر تھی	کہ پشت صاحب لولاک پر تھی
ہوئے سلماں مشرف بہ ایمان	کہ لائے آپ پر ایماں سلمان	وہ سلماں تھے جو مملوک یہودی	کچھ اک قیمت معین کرکے ان کی
رسول اللہ نے ان کو خریدا	ثمن دی اور یہ شرط ٹھہرا	کہ ختم الانبیا خرما کے اشجار	جہودی کے لیے کردیویں تیار

وہ نخلستان زجنبک بار و میوہ / نہ اسکا قابل خوردن ثمر ہو
غرض جو عہد حضرت نے کیا تھا / بدست پاک نخلستان لگایا
کہوں کیا آپکی اعجاز کا حال / پھلا پھولا وہ نخلستان اسی سال
رسول اللہ نے تب کی یہ گفتار / نہ لایا یہ شجر کس واسطے بار
اکھاڑا آپ نے نخل عمر کو / لگایا اپنے ہاتھوں وہاں شجر کو
رہی مصروف کاروبار سلمان / نہ بیٹھے اس جگہ بیکار سلمان
مگر اک نخل خرما کو عمر نے / جمایا باغ میں اس خوش سیر نے
مگر وہ نخل ہی کچھ پھل نہ لایا / کہ جسکو تھا عمر نے وہاں لگایا
عمر نے اس حقیقت کو سنایا / یہ نخلہ ایک تھا میں نے لگایا
دکھایا دست معجز نے یہ اجلال / پھلا پھولا وہ نخلہ بس اسی سال

عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ فَقَالَ کَانَ فِیْ ظَهْرِهٖ بَضْعَةً نَاشِزَةً

روایت ہے ابی نضرہ سے منقول / کہ فرماتا ہے یوں وہ مرد مقبول
کہ حال خاتم حضرت بتاؤ / بیاں مہر نبوت کا سناؤ
کہ خاتم تھی میان پشت زیبا / کہ بضعہ ناشزہ ہے وصف جسکا
کہ تھے جو بو سعید با سعادت / یہ ان سے میں نے پوچھی تھی حقیقت
جواب ایسا دیا اس خوش سیر نے / ندیم مجلس خیر البشر نے
وہ بضعہ ناشزہ جو پشت پر تھا / نمایاں و ممیز سر بسر تھا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَدُرْتُ هٰکَذَا مِنْ خَلْفِهٖ فَعَرَفَ الَّذِیْ اُرِیْدُ فَاَلْقَی الرِّدَآءَ عَنْ ظَهْرِهٖ فَرَاَیْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ عَلٰی کَتِفَیْهِ مِثْلَ الْجُمْعِ حَوْلَهَا خِیْلَانٌ کَاَنَّهَا الثَّآلِیْلُ فَرَجَعْتُ حَتّٰی اسْتَقْبَلْتُهٗ فَقُلْتُ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ وَلَکَ فَقَالَ الْقَوْمُ اَسْتَغْفَرَ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَلَکُمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

روایت اب وہ ہوتی ہے قلمبند / کہ راوی جس کا ہے سرجس کا فرزند
بیاں کرتا ہے وہ احوال اپنا / کہ میں نزد رسول اللہ آیا
فدرت ہکذا یعنی کہ دورا / کیا یوں جیسے گرد پشت والا
ردا پشت مبارک سے گرا دی / تو جائے مہر میں نے دیکھ پائی
نمایاں مثل مشت دست خاتم / کچھ اک تل اس کے گرداگرد باہم
پھرا پیچھے سے جب میں کر کے دورا / رسول اللہ کے آگے کو آیا
کہی پھر قوم نے یہ بات مجھکو / دعا حضرت نے یہ فرمائی تجھکو
پڑھی پھر میں نے از بہر حضرت
رکھا تھا نام عبد اللہ اس کا / سنو یہ قصہ دلخواہ اس کا
جناب شان رحمت آگیں تھی / میان مجمع اصحاب بیٹھی
ہوئے جب آپ اس معنی سے آگاہ / کہ تھی مہر نبوت کی مجھے چاہ
ہوئی اس مہر کی مجھکو زیارت / کہ تھی وہ درمیان دوش حضرت
تکونکی کی ہے شارح نے یہ تفصیل / سر پستان تھی گویا وہ ثالیل
کہا میں نے تمہیں اللہ بخشے / کہا مجھکو بھی ہاں وہ مغفرت دے
کہا میں نے کہ ہاں مجھکو دعا دی / تمہیں بھی تو بشارت ہے دعا کی
یہ استغفر لذنبک ساری آیت

باب جو ہے بیان میں شعر رسول اللہ کے

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اور گناہ بخشوا تو اپنی امت کے مغفرت چاہ تو سب مومن مرد اور عورتوں کے واسطے

یعنی واسطے گناہوں کے اور ایمان والوں کے ۱۲

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى نِصْفِ اُذُنَيْهِ

یہ کس کے شوق گیسو نے کیا کانی کو دیوانہ		کہ ہر دم وجد کے عالم میں زنجیریں تڑاتا ہے	
ابا انس موئے مبارک کا بیاں ہے	کہ رشک سنبل باغ جناں ہے	انس نے زلف لیلائے سخن کو	کیا اس طرح سے ہے عنبری بو
کہ موئے مشکبو خیر الوریٰ کی	رسول اللہ محبوب خدا کی	بضفے گوشہائے پاک تک تھی	غرض یہ ہے کہ یونہی آنے دیکھی

غزل

کیا جاتا ہے نظر ویسی وہ عالم | کہاں آنکھوں سے کانی دیکھتے ہم

دیکھتے جلوہ دیدار کو آتے جاتے	گل نظارہ کو آنکھوں سے اٹھاتے جاتے	ہر سحر موئے مبارک کی زیارت کرتے	داغ حرماں دل مجروح سے مٹاتے جاتے
سر شوریدہ کو گیسو پہ تصدق کر کے	دل دیوانہ کو زنجیر پنہاتے جاتے	پائے اقدس پہ اٹھاتے نہ کبھی آنکھوں کو	روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے
قدم پاک کی گر خاک ہی ہم آ جاتی	چشم مشتاق میں بھر بھر کے لگاتے جاتے	خواب میں دولت بیدار ہی ملتی واں گر	بخت خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگاتے جاتے
دشت طیبہ میں ترے ناقہ کے پیچھے پیچھے	دھجیاں جیب و گریباں کی اڑاتے جاتے	دست صیاد سے چھٹتے جو ہزاروں کی طرح	چمن کوچۂ دلبر ہی کو جاتے جاتے
	کانی کشتہ دیدار کو زندہ کرتے	لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے	

(۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ

یہ فرماتی جناب عائشہ ہیں	کہ وہ محبوب خیر الورا ہیں	بیاں کرتی ہیں وہ اس طرح کی بات	کہ کرتی ہیں غسل کرتی آپ کے سات
بھرا پانی کا ہوتا ایک برتن	کہ ہوتا صرف بہر غسل دو تن	بیاں موئے مبارک کا کیا حال	کہ فوق جمہ دون الوفرہ تھے بال
	فروتر یعنی نرمہ گوش سے تھی	کچھ اک وہ بھی مبارک دوش سے تھی	

(۳) عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ كَانَتْ جُمَّتُهٗ تَضْرِبُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ

براء فرزند عازب کی روایت	دکھاتی ہے ہمیں راہ ہدایت	کہ تھے حضرت بہ بالائے میانہ	فراخی آنکی ما بین دوشانہ
	کچھ ایسے موئے اطہر آپ کے تھے	کہ نرمہ گوش تک آ آ پہنچتے تھے	

(۴) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قال لم یکن بالجعد ولا بالسبط کان یبلغ شعرہ شحمۃ اذنیہ

قتادہ ایک راوی معتبر ہیں	انس سے اسکو اسناد خبر ہیں	کہا اسنے کہا میں نے انس سے	کہ موئے فرق تھے حضرت کے کیسے
انس نے یہ کیا اظہار احوال	نہ تھے جولیدہ مطلق آپکے بال	نہوں سیدھے بھی تو سیدھے کہاں تھے	خمی و راستی کے درمیاں تھے
	پہنچتے تھے رسول اللہ کے بال	بہ نرمہ گوش یعنی وقت رسال	

۵ ح عن ام ہانی بنت ابی طالب قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علینا مکۃ قدمۃ ولہ اربع غدائر

ابوطالب کی بیٹی ام ہانی	بیاں کرتی ہیں باصدق زبانی	کہ روز فتح مکہ جبکہ آئے	ہمارے یہاں نبی تشریف لائے
	کیا تھا موئے سر کو چار گیسو	کہ تھے بافیدہ اسدن آپکے مو	

۶ ح عن انس ان شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان الی انصاف اذنیہ

انس سے اور ہے منقول یہ حال	کہ بالتحقیق تھے یوں آپکے بال	کہ نصف گوشہائے پاک تک تھے	بگوش صاحب لولاک تک تھے

۷ ح عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسدل شعرہ وکان المشرکون یفرقون رؤسہم وکان اہل الکتاب یسدلون رؤسہم وکان یحب موافقۃ اہل الکتاب فیما لم یؤمر فیہ بشیء ثم فرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسہ

یہاں سے ہے بیان ابن عباس	بیان درفشان ابن عباس	کہ تھی عادت یہ محبوب خدا میں	سدل کرتے تھے حضرت ابتدا میں
سدل یہ تھا کہ یعنی بال سر کے	جبین و پشت پہ پڑتے بکھر کے	وہاں تھے مشرکان زشت تذلیق	کہ کرتے تھے وہ موئے سر میں تفریق
دو حصہ کر کے یعنی موئے سر کو	جدا کر دیتے تھے ادہر ادہر کو	وہاں اہل کتاب اپنے روئے ترجیل	کیا کرتے تھے موئے سر میں تسدیل
محبت بھی رسول اللہ رکھتے	موافق ہونے میں اہل کتب سے	نہ تھا جس چیز میں کچھ حکم آیا	کیا کرتے تھے حضرت سات انکا
پھر اسکے بعد تھا یہ آپکا حال	کئے دو حصے فرق پاک کے بال	نکالی مانگ یعنی موئے سر میں	جدائی کی عیاں شام و سحر میں

۸ ح عن مجاہد عن ام ہانی قالت رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذا ضفائر اربع

مجاہد نام ہے جو ایک راوی	یہ اس نے ام ہانی سے خبر دی	کہ بنت عم حضرت نے کہا ہے	جو دیکھا اپنی آنکھوں ماجرا ہے
بیاں کرنے میں احوال غدائر	کہ تھے وہ صاحب اربع ضفائر	جناب مصطفےٰ نے موئے سر کو	کیا تھا چار گیسو بافتہ ہو

باب ما جاء فی ترجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱ ح عن عائشۃ قالت کنت ارجل راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا حائض

حدیثیں ترمذی اس باب میں بیسی ہی لاتا ہے
طریقہ آپکا تھا جسطرح کنگھی کے کرنے میں

کروں کیا وصف ام مومناں کا
جناب عائشہ صادق زباں کا
کہ میں در حالت عذر زمانہ
کہ عروہ سے نہ امر دیں چھپایا
کیا کرتی سر حضرت پہ شانہ
صریحاً مسئلہ اسکو بتایا

۲ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دَهْنَ رَأْسِهٖ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهٖ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ حَتّٰى كَاَنَّ ثَوْبَهٗ ثَوْبُ زَيَّاتٍ۔

انس کا کیا کلام جانفزا ہی
رسول اللہ کی ایک ایک عادت
انھیں خوب تھی روغن کی کثرت
رکھا کرتے تھے کپڑا ایک سر پر
کہ وہ خادم جناب پاک کا ہی
ہمارے واسطے ٹھہری عبادت
بہت محبوب تھی روغن کی کثرت
کہ جس سے بو بچتے موئے معنبر
یہ باعث کثرت تدہین کا تھا
بیان کرتا ہی عادات نبی کو
یہ عادت بھی ہوئی وا دخترمیں
یہ بھی حضرت کی خوئے جاوداں
جو بالوں سے گزر جاتا تھا روغن
وہ کپڑا ثوب زیات ان ہوا تھا
خوش آتا ہے بہت یہ ذکر جی کو
کہ روغن ڈالتے تھے آپ سر میں
محاسن میں کیا کرتے تھے شانہ
وہ کپڑا جذب کرلاتا تھا روغن

۳ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِيْ اِنْتِعَالِهٖ اِذَا انْتَعَلَ

ہوا منقول ام مومناں سے
یمیں سے ابتدا کرتے وضو میں
جناب عائشہ صادق زباں سے
یمیں سے شانہ کرتے آپ مو میں
کہ رکھتے دوست تھے حضرت یمیں کو
یمیں سے ابتدا غسل کرتے
بہت کا مومیں ہمت رشتیں کو
یمیں کو نعل میں وہ پانو دھرتے

۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

یہ عبد اللہ کیا نیکو سیر ہے
کہ یار صحبت خیر البشر ہے
کہ کنگھی ہو نہ شغل جاودانہ
کہا اسنے کہ حضرت نے ہی کی
کریں ہاں ایکدن کے بعد شانہ
نہی یعنی یہ حضرت نبی کی

۵ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَرَجَّلُ

حمید عبد رحمن نے کہا ہے
کہ ایسے شخص سے میں نے سنا ہی
کہ تحقیق عادت آپکی تھی
کہ حضرت کی اسنے صحبت تھی حاصل
وہ کرتے ایکدن کے بعد کنگھی
بیاں کرتا تھا یوں وہ مرد ناقل

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سفیدی موے مبارک رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم میں اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

۱ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ شَيْئًا فِيْ صُدْغَيْهِ وَلٰكِنْ اَبُوْ بَكْرٍ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ شَيْئًا

بیان شانہ و تدہین ہو تو ہو چکا کافی
اب آگے آپ کی پیری کا بیان کو رآتا ہے

قتادہ ایک مرد متقی ہے
انس بولے نہ پہنچی تھی یہ نوبت
ولیکن حضرت بوبکر صدیق

انس سے یہ روایت انہی کی ہے
کہ کرتے رنگ بھی بالوں میں حضرت
کہ ہو راضی خدا اس سے یہ تحقیق

کہا اس نے انس سے میں نے پوچھا
سوا اس کے نہیں ہے ہوئی میں
انھوں نے یوں خضاب ان کے کیا تھا

خضاب ان کو بھی حضرت نے کیا تھا
سپیدی کچھ ذرا یا کن پٹی میں
کہ وہ رنگ حنا و کتم کا تھا

۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا عَدَدْتُ فِيْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِحْيَتِهٖ اِلَّا اَرْبَعَ عَشْرَةَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

انس سے ہم کو اک اتنی ملی ہے
کہ یعنی جبکہ بالوں میں سپیدی

عجب وہ واقف حال نبی ہے
جناب سرور عالم کے آئی
سر و ریش مبارک میں سپیدی

بیاں کرتا ہے وہ ایسی روایت
کیا میں نے جو گنتے کا ارادہ
جو کی تعداد میں نے اس قدر تھی

عیاں ہے جس سے انداز محبت
نہ پائے بال چودہ سے زیادہ

۳ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ اِذَا دَهَنَ رَاْسَهٗ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْبٌ فَاِذَا لَمْ يَدْهُنْ رُئِيَ مِنْهُ

سماک حرب یوں راوی ہوا ہے
کہا جابر نے سائل سے کہ سن لے
جو ہوتا اتفاق ایسا بھی ان کو

کہ میں نے ایسا جابر سے سنا ہے
کہ جب تیل ہیں ان کو وہ سر میں کرتے
کہ بے تدہین رہتے آپ کے مو

کہ پوچھا پوچھنے والے نے ان سے
نہ آتی تھی سپیدی کچھ نظر میں
تو ہوتی تھی سپیدی صاف ظاہر

کہ حال پیری حضرت بتا دے
کہ کتنے بال ہیں حضرت کے سر میں
بفرق پاک بس شفاف ظاہر

۴ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّمَا كَانَ شَيْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ عِشْرِيْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

کیا آگاہ نافع نے خبر سے

خبر سنی ابن عمر سے
کہ یعنی ان کو جب آئی سپیدی

کہ کہتے تھے سوا اس کے نہیں حال
قریب بیس ہو پائی سپیدی

کہ تھا یہ آپ کی پیری کا احوال

۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

فقیہوں میں علم میں ابن عباس
جناب سرور عالم سے بولے
جواب ان کو دیا حضرت نے فی الحال
امور مرسلات و سورہ عم

نبی کے ابن عم ہیں ابن عباس
وہ یعنی ایک درد و غم سے بولے
کیا تفصیل سے ارشاد یہ حال
دکھائے ہیں مجھے پیری کا عالم

بیاں کرتے ہیں احوال تحقیق
کہ یا حضرت نبی اللہ اب تو
بنایا مجھ کو سورہ ہود نے پیر
کہوں کیا حال شمس کورت کا

کہ یار غار وہ بوبکر صدیق
بڑھاپا آگیا تحقیق تم کو
کیا ہے ہول الواقعہ نے دلگیر
کہ جس کے ہول سے آیا بڑھاپا

ح ٦ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَرَاكَ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ ھُوْدٌ وَاَخَوَاتُھَا

روایت کرگیا ہے بوجحیفہ ۔ ہمارا رہنما ہے بوجحیفہ
بیاں کرتا ہے وہ شیریں عبارت ۔ کہ یاروں نے کہا یوں پیش حضرت
کہ یعنی دیکھتے ہیں ہمکو جو ہم ۔ عیاں ہے آپ پر پیری کا عالم
کیا ارشاد ختم الانبیا نے ۔ جواب ایسا دیا خیر الوریٰ نے
کہ سورہ ہود اور بہنوں نے انکی ۔ دکھایا مجھکو یہ ہنگام پیری

ح ٧ عَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ التَّیْمِیِّ تَیْمِ الرِّبَابِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعِیَ ابْنٌ لِّیْ قَالَ فَاَرَیْتُہٗ فَقُلْتُ لَمَّا رَاَیْتُہٗ ھٰذَا نَبِیُّ اللّٰہِ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَہٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاہُ الشَّیْبُ وَشَیْبُہٗ اَحْمَرُ

ابی رمثہ بیاں کرتا ہے ایسا ۔ کہ میں جو آپ کے نزدیک آیا
مرا بیٹا تھا میرے ساتھ اُس دم ۔ کہ دکھلائے گئے سردار عالم
کہا بس میں نے جس دم انکو دیکھا ۔ نبی اللہ ھذا ابی محابا
رسول اللہ کے اُسوقت تن پر ۔ وہاں ملبوس تھے دو ثوب اخضر
ہری پوشاک یعنی زیب تن تھی ۔ بیاں ہوتی نہیں خوبی بدن کی
یہ کس پاکیزہ تن کا ذکر آیا ۔ کہ مجبوروں کے دل نے جوش کھایا
نہ دیکھا آہ اُس زیبیدہ تن کو ۔ ہری پوشاک میں رشک چمن کو
نہ دیکھی آہ صورت مصطفیٰ کی ۔ رہی محشر تلک حسرت یہ باقی
بس اب آگانی چھوڑ ناکام ۔ کہ پہنچے قول راوی بھی باتمام
بیاں کرتا ہے راوی حال مو کو ۔ نبی کے موئے اطہر مشکبو کو
کہ تھا انپر نمایاں شیب کا حال ۔ مگر سرخی لیے تھے آپ کے بال
ہوا ثابت باندازِ سپیدی ۔ کہ وہ سرخی تھی آغاز سپیدی

ح ٨ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قِیْلَ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ اَكَانَ فِیْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْبٌ قَالَ لَمْ یَكُنْ فِیْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْبٌ اِلَّا شَعَرَاتٌ فِیْ مَفْرِقِ رَاْسِہٖ اِذَا ادَّھَنَ وَارَاھُنَّ الدُّھْنُ

سماک حرب سے ہے قول منقول ۔ کہ جابر یوں ہوا اکبار مسئول
کسی سائل نے پوچھا یعنی اُس سے ۔ کہ فرق پاک میں خیر الوریٰ کے
ہوئی تھی کچھ بھلا پیری نمودار ۔ غرض یہ ہے کہ کر مجھ کو خبردار
جواب ایسا دیا جابر نے اُس کو ۔ نہ تھے ایسے تو سر میں آپکے مو
مگر تھے انکی فرق میں کچھ ایک بال ۔ کہ تھا انپر عیاں اس طرح کا حال
لگا کرتے مگر تدہین جس دن ۔ سپیدی کو چھپا لیتی تھی تدہین

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

"یہ باب ہے خضاب کا سے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں"

ح ١ عَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنٍ لِّیْ فَقَالَ ابْنُكَ ھٰذَا فَقُلْتُ نَعَمْ اَشْھَدُ بِہٖ قَالَ لَا یَجْنِیْ عَلَیْكَ وَلَا تَجْنِیْ عَلَیْہِ قَالَ وَرَاَیْتُ الشَّیْبَ اَحْمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا اَحْسَنُ شَیْءٍ رُوِیَ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ وَاَفْسَرُ لِاَنَّ الرِّوَایَاتِ الصَّحِیْحَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَبْلُغِ الشَّیْبَ

ارادہ ہے جو لکھنے کا مضامین خضابی کے | تو اب کاتب قلم بھی شاخ مہندی سے بنا ہو

ابو رمثہ کی رنگین روایت | کہ آیا میں سوئے ختم رسالت
مرا فرزند تھا ہمراہ میرے | تو فرمانے لگے یوں آپ مجھسے
یہ بیٹا ہے ترا میں نے کہا ہاں | گواہی کا ہوں اس پہ خواہاں
جواب ایسا دیا با خیر اور اس نے | جناب شافع روز جزا نے
خیانت یہ کرے تجھ پر نہ ہرچند | نہ ہو سے تو بھی خائن بہر فرزند
کہا راوی نے بس میں نے جو دیکھا | نمایاں شیب احمر آپ کا تھا
یہاں کی ترمذی نے ایسی تحریر | کہ ہے اس بات میں حسن یہ تقریر
مگر ہے اور روشن تر روایت | کہ پیری کو نہیں پہنچے تھے حضرت

۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ سُئِلَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

یہ پوچھا بوہریرہ سے کسی نے | کیا تھا کیا خضاب مو کسی نے
جواب اس طرح کا سائل نے پایا | کہ حضرت نے خضاب مو کیا تھا

۳ عَنِ الْجَهْدَمَةِ امْرَاَةِ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَتْ اَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ يَنْفُضُ رَاْسَهٗ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَبِرَاْسِهٖ رَدْعٌ اَوْ قَالَ رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ شَكَّ فِيْ هٰذَا الشَّيْخُ

ہوئی مروی روایت جہدمہ سے | بشیر خوشخبر کی اہلیہ سے
کہا اس نے کہ حال اس طرح کا تھا | رسول اللہ کو یوں میں نے دیکھا
نکلتے تھے جناب پاک گھر سے | وہ تھے فرق مبارک کو جھٹکتے
جھٹکتے تھے وہ اپنے موئے سر کو | کہ آپ غسل سے تھے تر بتر مو
لگی کچھ چیز تھی بر فرق والا | کہ ہوتا تھا اثر جسکا ہویدا
کہا راوی نے یا رنگ حنا سے | اثر فرق مبارک پر تھا یعنی

۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا قَالَ حَمَّادٌ وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ رَاَيْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَخْضُوْبًا

انس کہتا ہے دیکھا میں نے یہ حال | رسول اللہ کا مخضوب تھا بال
بیاں کرتا ہے یہاں یہ بات حماد | کہ عبداللہ سے ہے اسکو اسناد
وہ راوی یوں خبر دیتا ہے ہمکو | انس کے پاس دیکھا آپ کا مو
غرض یہ ہے کہ تھا مخضوب وہ بال | بیاں کرتا تھا عبداللہ یوں حال

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كُحْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سرمہ لگانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اسمیں ۵ حدیثیں ہیں

۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلٰثَةً فِيْ هٰذِهٖ وَثَلٰثَةً فِيْ هٰذِهٖ

ہوا ثابت حدیثوں سے جو وصف سرمہ اثمد | تو اب ہم کو بھلا کحل جواہر کب خوش آتا ہے
عبداللہ سے وارد خبر ہے | ہمارے واسطے وہ بصر ہے
بیاں کرتے ہیں حضرت کی زبانی | کہ دو آنکھوں میں سرمہ اصفہانی

کہ بس تحقیق و سرمہ بانساں ۔ بصارت کے تئیں کرتا ہے آباں ۔ وہ سرمہ موئے مژگاں ہے جماتا ۔ بہت نور نظر کو ہے بڑھاتا
بیاں کرتے ہیں یعنی ابن عباس ۔ کہ تھی اک سرمہ دانی آپکے پاس ۔ اُسی سے آپ لیتے تھے سرمہ ۔ ہمیشہ رات کو دیتے تھے سرمہ
دیا کرتے تھے میل سرمہ حضرت ۔ ہر اک چشم مبارک میں سہ کرت

حدیث ۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ بِالْإِثْمِدِ ثَلٰثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ فِي حَدِيثِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلٰثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ

کہا عباس کے دانا پسر نے ۔ خبر جان اخبار و سیر نے ۔ کہ یعنی آپ جب سونے کو آتے ۔ مبارک چشم میں سرمہ لگاتے
یہ تھا ہنگام خفتن آپکا معمول ۔ کہ پیش از خواب کرتے چشم کو ل ۔ ہر اک چشم منور میں سہ کرت ۔ لگاتے سرمہ اثمد کو حضرت
محدث ہے یزید ابن ہارون ۔ ادا اُسنے کیا یہ اور مضمون ۔ کہ تھی اک سرمہ دانی از بہر حضرت ۔ اُسی سے آپ وقت استراحت
لگا لیتے تھی میل سرمہ بھر کر ۔ مکرر تین تین آنکھوں کے اندر

حدیث ۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

کہا ہے جابر روشن بیاں نے ۔ کہ فرمایا رسول انس و جاں نے ۔ کہ لازم سرمہ اثمد کو جانو ۔ رہو دیتے بوقت خواب مانو
کیا کرتا ہے روشن وہ بصر کو ۔ جماتا ہے وہ سر مژہ کے مو

حدیث ۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

سنو اب یہ کلام ابن عباس ۔ کہ ہیں وہ علم دیں میں افقہ الناس ۔ رسول اللہ کے بھائی چچا زاد ۔ زبانی آپ کی کرتے ہیں ارشاد
کہا یعنی یہ چشم عرب نے ۔ جناب مصطفے محبوب رب نے ۔ کہ اثمد بہترین توتیا ہے ۔ تمہارے واسطے کحل صفا ہے
ضیا نور نظر کو اس سے حاصل ۔ نمود موئے مژگاں اس سے کامل

حدیث ۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

خبر منقول ہے ابن عمر سے ۔ ندیم مجلس خیر البشر سے ۔ کہا فرزند یار مصطفے نے ۔ کہ فرمایا رسول مجتبے نے
کہ یعنی تم یہ میری بات مانو ۔ سدا اثمد کو تم لازم ہی جانو ۔ کہ یہ تو اس طرح کا توتیا ہے ۔ بصر کے واسطے جس جلا ہے
نظر پاتی ہے بس تائید اس سے ۔ مژہ کے واسطے تاکید اس سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي لِبَاسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان لباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں ١٣ حدیثیں ہیں

(١) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصُ

کہوں کیا حبذا عالم لباس مصطفائی کا — یہ چرچا عاشقوں کے پیرہن تک جا اُڑاتا ہے

زبان خامہ یہاں شعر بیدہ سری | کہ ذکر کسوت خیر البشر ہے | یہ کس پوشاک کا مذکور آیا | کہ مشتاقو تمہارے دل نے جوش کھایا

یہ حضرت ام سلمہ کی روایت | دل صد چاک کو دیتی ہے راحت | کہ حضرت کو سبھی پوشاک تن سے | محبت تھی زیادہ پیرہن سے

(٢) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ

لکھا راوی نے اسما کی زبانی | کہ تھی اسطرح فرماتی وہ بی بی | بیان آستین پیرہن میں | یہ کی تھی گوہر افشانی سخن میں

کہ حد آستین حضرت نبی کی | بحد بند دست پاک تک تھی

(٣) عَنْ قُرَّةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِّنْ مُّزَيْنَةَ لِنُبَايِعَهُ وَاِنَّ قَمِيْصَهُ لَمُطْلَقٌ اَوْ قَالَ زِرُّ قَمِيْصِهِ مُطْلَقٌ قَالَ فَاَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ جَيْبِ قَمِيْصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ

بیاں کرتا ہے قرہ حال اپنا | کہ میں ہمراہ کچھ لوگوں کے آیا | ہوا حاضر حضور باصفا میں | جناب مستطاب مصطفا میں

مزینہ سے ہم آئے جو اشخاص | انھیں کے ساتھ میں آیا باخلاص | ہوئے تھے اس لئے ہم آکے موجود | رسول اللہ کی بیعت تھی مقصود

بتحقیق بیاں یہ ماجرا تھا | قمیص سرور عالم کھلا تھا | کھلا تھا یا کہ پیراہن کا تکمہ | کہا تشکیک کا راوی نے کلمہ

بہر صورت یہ ہے مطلب جو پیدا | کہ تھا اس دم گریباں آپکا وا | میں لایا ہاتھ کو اپنے بڑھا کے | گریباں میں قمیص مصطفا کے

دیا بوسہ بروئے خاتم پاک | ہوا یعنی بایں دولت شرفناک | یہاں مشتاق کو رقت کی جا ہے | مقام رشک ہے حسرت کی جا ہے

بھلا کافی نہ کیونکر جوش کھاوے | کہ دست غیر یہ دولت اڑاوے

غزل

سنا جب دست غیر آیا وہاں چاک گریباں | نظر یہاں غیرت الفت کی تاب رہ نہ سکی | یہ سنکے مسکرا انکا تصور لب پہ آیا تھا | کہ بجلی طور کی سی رات بھر گرتی ہی جاتی

تکلف بر طرف یہ تیری دیوانہ کا عالم ہے | کہ جاتا وجد کے عالم میں ہے خار بیاباں | دکھائی تیرہ بختی نے نہایت ظلمت فرقت | نظر کر ابتو اور شکستہ قمر شام غریباں

قفس میں ہم اسیر شکایتیں اپنی بھلاتی | کھلا دی دید امید تک لطفیہ داب

(٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلّٰى بِهِمْ.

انس کرتا ہے یہاں ایسی روایت | کہ باہر آئے تھے ختم رسالت | وہ اس انداز سے تشریف لائے | کہ تھے تکیہ اسامہ پر لگائے

اسامہ وہ جو بیٹا زید کا تھا
رسول اللہ کا تکیہ ہوا تھا
جناب پاک کے اُس وقت تن میں
لپٹا تھا جامہ قطری بدن میں

چھپا تھا اُس میں اُن کا جسم والا
تن والا پہ تھا وہ ثوب زیبا
پھر اس کے بعد ہوتا ہی یہ اثبات
پڑھی ملکر نماز اصحاب کے ساتھ

عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاسْمِہٖ عِمَامَۃً اَوْ قَمِیْصًا اَوْ رِدَاءً ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ

روایت ہے ابی نضرہ سے یوں ہی
کہ وہ راوی لقب ہے جن کا خدری
بیاں مجھ سے کیا اُس متقی نے
حدیث معتبر یار نبی نے

کہ تھے حضرت بانی علم اناکو
کہ جب کرتے نئے کپڑے کو ملبوس
جدا ہر ثوب تن کا نام لیتے
ردا و پیرہن کا نام لیتے

بیاں کرتے جناب نیک فرجام
عمامہ کا زبان پاک سے نام
غرض یہ ہے کہ جو کپڑا پہنتے
اسی کا نام لیتے تھے زباں سے

پھر اس کے بعد فرماتے کہ یارب
تجھے مخصوص ہے حمد و ثنا سب
مجھے پوشاک یہ جیسے پہنائی
بیاں کس طرح ہو حمد الٰہی

سوال اب تجھ سے کرتا ہوں خدایا
میں اس کپڑے کی خیر و عافیت کا
ہو جس خیر خاطر یہ تیار
الٰہی ہو وہ خیر اس میں نمودار

اماں دے اس کے شر سے یا الٰہی
بچا لینا ضرر سے یا الٰہی
بچا اُس شر سے جو اس میں سمایا
ویا تیار یہ شر سے ہوا ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُہُ الْحِبَرَۃَ

انس فرزند مالک کا کہا ہے
لباس پاک کا جو ماجرا ہے
کہ تھا محبوب حضرت کو زیادہ
تمامی کسوت والا سے حبرہ

بہت جو پہنتے کر کے محبوب
نہایت اُس کو رکھتے آپ مرغوب
گر تفسیر میں حبرہ کے کافی
ہوئے ہیں مختلف آپس میں راوی

کوئی کہتا ہے یہ شایان سخن ہے
غرض اس سے مگر برد یمن ہے
کوئی کہتا ہے یہاں یہ بات ہے خوب
کہ ہے حبرہ سے رنگ سبز مطلوب

عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَرِیْقِ سَاقَیْہِ قَالَ سُفْیَانُ اُرَاھَا حِبَرَۃً

کلام بو جحیفہ معتبر ہے
کہ وارد بیشتر اس سے خبر ہے
بیاں کرتا ہے احوال نبی کو
کہ دیکھا میں نے یوں حال نبی کو

یہ تھا انداز محبوب خدا کا
بدن میں حلہ حمرا کھبا تھا
مری نظروں میں ہے گویا وہ عالم
کہ تھا ساق نبی سے نور توام

کیا سفیان راوی نے اشارہ
کہ مجھ کو یہاں گمان ہوتا ہے ایسا
کہ جس حلہ کی یہ تعریف کی ہے
وہ حلہ حبرہ حضرت نبی ہے

عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ اَحْسَنَ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَتْ جُمَّتُہٗ لَتَضْرِبُ قَرِیْبًا مِّنْ مَنْکِبَیْہِ

ابی اسحٰق نے کی در فشانی
کہ تھی یہ ابن عازب کی کہانی
براء ابن عازب کہہ رہا تھا
کہ میں نے ایک بھی ایسا نہ دیکھا

کہ یعنی اس طرح کا وہ لبشر ہو | لباس سرخ میں زیبندہ تر ہو | غرض دیکھا تو دیکھا مصطفےٰ کو | بخوبی طاق محبوب خدا کو
کہوں کیا حلہ حمرا کا عالم | تن زیبا پہ جو زیبا تھا اس دم | وہ گیسو دوش پر جو آرہے تھے | بہار تازہ تر دکھلا رہے تھے

غزل

رہے حسرت کہ وہ گیسو نہ دیکھا | | | سر زلف معنبر کو نہ دیکھا
نہ پوچھو کشتۂ دیدار کا حال | فروغ عارض گلگوں نہ دیکھا | رہے اکثر کف افسوس ملتے | کہ اُن ہاتھوں کا دستبوں نہ دیکھا
ہزاروں کے تڑپنے کا تماشا | قفس میں تو نے او گلرو نہ دیکھا | بھلا کہئے کہ کیا دیکھا جہاں میں | اگر کافی نے یہاں تمکو نہ دیکھا

(۹) عَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ

ابی رمثہ بیاں کرتا ہے ایسا | روایت کو رواں کرتا ہے ایسا | کہ دیکھا میں نے ختم انبیا کو | ہری رنگت کی ہے اور چادریں دو

(۱۰) عَنْ قَیْلَۃَ بِنْتِ مَخْرَمَۃَ قَالَتْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ اَسْمَالُ مُلَیَّتَیْنِ کَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتْہُ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ طَوِیْلَۃٌ

روایت ہے زبان قیلہ سے | سنا راوی نے بنت مخرمہ سے | وہ مستورہ بیاں کرتی ہے ایسا | کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا
نظر یعنی جو کی حضرت کے تن پر | تو تھے دو جامہ کہنہ بدن پر | عیاں یہ بھی ہوا اسکے بیاں سے | کہ رنگیں تھی وہ رنگ زعفراں سے
مگر کچھ رنگ کم ہوتا چلا تھا | کہ اسکے رنگ کو عرصہ ہوا تھا | طوالت اس خبر میں بیشتر ہے | لکھا راوی نے یہاں مختصر ہے

(۱۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالْبَیَاضِ مِنَ الثِّیَابِ لِیَلْبَسْہَا اَحْیَاءُکُمْ وَکَفِّنُوْا فِیْہَا مَوْتَاکُمْ فَاِنَّہَا مِنْ خِیَارِ ثِیَابِکُمْ

مبیّن اس خبر کے ابن عباس | بیاں کرتے ہیں حال افضل الناس | کہ یہ ارشاد ہے خیر الوریٰ کا | کہ پہنو تم سفید و صاف کپڑا
یہ لازم ہے لباس اسکا بناؤ | غرض سالش تن اس سے بچاؤ | برائے زندگاں زیب تن اس سے | کرو مُردوں کی بھی تکفین اس سے
| کہ بالتحقیق یہ کپڑا بھلا ہے | تمہارا بہترین جامہ ہے |

(۱۲) عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوا الْبَیَاضَ فَاِنَّہَا اَطْہَرُ وَاَطْیَبُ وَکَفِّنُوْا فِیْہَا مَوْتَاکُمْ

بیاں فرزند جندب نے کیا ہے | کہ یہ ارشاد ختم انبیا ہے | کہ پہنو تم سفید و صاف کپڑا | کہ بے تحقیق یہ تو پاک تر ہے
| کہا ہے اور یہ حضرت نبی نے | کہ اسمیں دو کفن مُردوں کو لینے |

(۱۳) عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاۃٍ وَعَلَیْہِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرٍ

کہا محبوبہ محبوب رب نے | جناب عائشہ صاحب ادب نے | کہ نکلے صبحدم فخر دو عالم | حبیب خاص حق ذات…

ہوئے اس طرح سے اس دن برآمد | کہ اوڑھے تھے گلیم موئے اسود

(۱۴) عَنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ

جو ثابت باسنادِ مغیرہ | کہ حضرت نے کیا ملبوس جبہ
ہوا وارد مگر یہ بھی خبر میں | کہ اس جبہ کو پہنا تھا سفر میں
وہ جبہ صنعت رومی میں تھا | غرض یہ ہے کہ وہ تنگ آستیں تھا

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَيْشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے گزران رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اس میں ۲ حدیثیں ہیں

(۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِيْ اَحَدِهِمَا فَقَالَ بَخْ بَخْ يَتَمَخَّطُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَاَخِرُّ فِيْمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيْءُ الْجَائِيْ فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلٰى عُنُقِيْ يُرٰى اَنَّ بِيْ جُنُوْنًا وَمَا بِيْ جُنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْعُ

خبر عیش رسول اللہ کی کافی سناتا ہے | نغیر دل منعموں کو صابر و شاکر بناتا ہے

محمد ابن سیرین تابعی ہے | بیاں کرتا یہ حال واقعی ہے
کہ بیٹھے بوہریرہ پاس ہم تھے | یہ حالت دیکھتے اسکی ہم تھے
کہ تھے قسم کتاں کے پارچے دو | کیا رنگین گل احمر سے انکو
خوشی اوڑھے ہوئے وہ ثوب رنگین | جلیس بزم تھا با عز و تمکین
بسبب اتفاق ناگہانی | ہوئی معلوم بینی میں گرانی
کنارہ ثوب رنگین کا اٹھایا | صفائی کے لیئے بینی پہ لایا
غرض اس مقتدا نے سادہ پن جو | بینی صاف کی پوشاک تن سے
پھر اس کے بعد دو یا پیہم | کہے تھا لفظ بخ کو مکرر
کہ تو نے بوہریرہ یہ کیا کیا | کہ بینی پاک یہ جامہ بنایا
قسم کھاتا ہوں میں اپنے خدا کی | کہ میں نے یہ حقیقت اپنی دیکھی
رسول اللہ کا منبر ادھر تھا | ادھر حجرہ تھا حضرت عائشہ کا
ضعیفی سے جو غش میں آ گیا میں | میان حجرہ و منبر گرا میں
پڑا تھا غش کی حالت میں مکدر | جو آنے والے آتے تھے وہاں پر
مری گردن پہ رکھتے تھے قدم کو | سمجھتے تھے مگر دیوانہ ہم کو
بھلا مجھکو کہاں دیوانگی تھی | مرے اوپر تو شدت بھوک کی تھی
عزیزو غور کرنے کی یہ جا ہے | فقط قصہ نہ یہ صحاب کا ہے
رسول اللہ نے بھی ایسی حالتیں | اٹھائیں کیا نہ سختی امتحانیں
کہوں کیا آہ یوں حضرت نبی نے | گزارے بیشتر دو دو مہینے
ہوئی روشن نہ گھر میں آگ اصلا | رہی ایسی ان تکلیف دنیا

(۲) عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ قَطُّ وَلَحْمٍ اِلَّا عَلٰى ضَفَفٍ قَالَ مَالِكٌ سَاَلْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ مَا الضَّفَفُ قَالَ اَنْ يَتَنَاوَلَ مَعَ النَّاسِ

روایت مالک دینار سے ہے	کہ یہ بھی راوی اخبار سے ہے	کہا اس نے جناب مصطفےٰ نے	شفیق رمز شاہ و گدا نے
نہ روٹی سیر ہو کر نہار کھائی	نہ ہرگز لحم سے سیری اٹھائی	رسول اللہ کو لیکن ضفف پر	ہوا کرتی تھی یہ حالت میسر
وہی راوی یہ اب آگے یہ کہتا	کہ میں نے ایک اعرابی سے پوچھا	کہ ہے لفظ ضفف کس چیز کا نام	جواب اس نے دیا مجھ کو بانجام
	کہ کہتے ہیں ضفف اس کو مقرر	کہ کھانا کھائیے لوگوں میں مل کر	

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خُفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان موزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ اور اس میں ۱۲ بارہ حدیثیں ہیں۔

(۱) عَنْ اِبْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

بیان موزہ ہوا ذکر نعلین مبارک ۔		غرض ہم خاکساروں کو یہی جا خوش آئی	
بیان موزہ خیر البشر ہے	یہاں راوی بریدہ کا پدر ہے	پدر کی اپنے کہتا ہے وہ گفتار	نجاشی تھا جو وہ حبشہ کا سردار
بطور ہدیہ اک موزے کا جوڑا ہے	رسول اللہ کو تحفے لے کے بھیجے	ہوا ثابت کہ ان موزوں کی رنگت	سیاہ محض تھی دونوں کی رنگت
پہن کر ان کو ختم انبیاء نے	کیا پھر جو وضو خیر الوریٰ نے	غرض فارغ ہوا ارکان کر کے	کیا پھر مسح ان پر دست کر کے

(۲) عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَهْدٰى دِحْيَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَّجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتّٰى تَخَرَّقَا لَا يَدْرِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَكِيٌّ هُمَا اَمْ لَا

بیاں کرتا ہے شعبی یہ روایت	کہ ہے اس کو مغیرہ سے سماعت	مغیرہ نے کہا دحیہ کا احوال	کہ جوڑی اس نے کی موزوں کی ارسال
حضور پاک میں جب آئے موزے	مشرف پاؤں سے سرور کے ہوئے	غرض ہدیہ ہوا دحیہ کا مقبول	دیا عامر نے لیکن اک جگہ طول
کہ وہ موزے جو تھے دحیہ نے بھیجے	مگر جبہ بھی تھا ہمراہ ان کے	کیا وہ پیرہن حضرت نے ملبوس	دیا موزوں کو اعزاز قدم بوس
کیا یہ بھی رقم راوی نے احوال	کہ ان موزوں نے پایا تھا یہ اجلال	وہ پہنا شاہ والا نے یہ تھے	کہ ہو کر مندرس ٹکڑے ہوئے تھے
یہاں راوی نے کی ہے یہی تقریر	کہ ان موزوں کا کچھ احوال تطہیر	نہ جانا آپ نے با حال ظاہر	کہ ہیں یہ غیر طاہر یا کہ طاہر
بھلا کافی کو سن کر یہ حقیقت	نہ آوے کس طرح سے رشک و حسرت	کہ یہ تو یہاں رہے محروم وہاں تو	وہاں ہوں موزہ جس کی قدم بوس

غزل

امید بوسہ پائے نبی میں			رہی کیا کیا نہ حسرت اپنے جی میں
بجائے کفش پا میں کاش ہوتا	یہی کہتا ہوں ہر دم بیکلی میں	رسول اللہ کے اوصاف و اخلاق	پڑھے جیسے کتابیں مذہبی ہیں

ہوا ثابت نہوگا مثل اُن کے ملک جن و بشر حور و پری میں قد عالی سے کچھ نسبت نہ پائی صنوبر سرو شمشاد و سہی میں
سُنا تھا ماجرائے شعلۂ طور دکھایا اُسنے یہ عالم ہنسی میں نکلجائے تمامی دلکی حسرت اگر مرجائیے اُسکی گلی میں
پھوں کیا جال کا فی مصنوعہ پھنسا ہے جب کے دام بیکسی میں رلاتا ہے آپسے سی شوق ہائی تڑپتا ہے امید مخلصی میں

۳ خ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا قِبَالَانِ۔

قتادہ نے انس سے آکے پوچھا کہ تھا کیا طرز نعلین نبی کا کہا اُس خادم حضرت نے احوال کہ نعلین مبارک کا تھا یہ حال
ذوال چرم بھی ہر نعل میں دو مرتب یوں کیا تھا کفش پا کو

۴ خ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا

سُنو تھا نے بیان ابن عباسؓ کہ رہتے تھی بہت وہ آپکے پاس انھوں نے حال نعلین نبی کا کیا ہی اسجگہ مذکور ایسا
کہ تھی سطرح کی ترکیب نعلین کئے تھے تعبیہ اُسپر دوالین

۵ خ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَهْمَانَ قَالَ اَخْرَجَ اِلَيْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ قَالَ فَحَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ بَعْدُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُمَا كَانَتَا نَعْلَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انس کو جو محبت آپ سے تھی نہ وہ اُلفت اُسے ابا کی بھی تھی یہ تھا عین محبت کا تقاضا کہ نعلین مبارک کو رکھا تھا
محدث ہے جو عیسیٰ ابن طہمان رقم کرتا ہے اس وداد کا بیان کہ تھا وہ جو انس مالک کا بیٹا ہمارے پاس جب نعل لایا
اثر اُنپر عیاں تھا کہنگی کا نہ موئے پوستین باقی رہا تھا دوالین جو تھیں اُسپر جو لگی تھیں ہوا محسوس یہ دو دو لگی تھیں
بیاں کرتا ہی عیسیٰ یہ بھی گویا کہ مجھ پر کیا ثابت نے اظہار ر . . اظہار کی سطرح سے کہ یہ ثابت بانساد انس ہے
کہ یعنی جو انس کے پاس دیکھیں یہ نعلین رسول اللہ کی تھیں

۶ خ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّاُ فِيْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا

روایت ہی عبید باخبر سے کہ اُسنے یہ کہا ابن عمر سے کہ دیکھا میں نے یہ احوال تیرا کہ تو نعلین سبتی ہے پہنتا
کہا ابن عمر نے بے تکلف کہ یعنی اس سبب سے مجھکو یا لطف کہ میں نے آپکو تحقیق دیکھا انھوں نے ایسی نعلینوں کو پہنا
کہ لگتے چرم پر پیدا نہ تھا جو مرتب یوں کیا تھا یعنی اُن کو وضو سے جب فراغت آپ پاتے قدم مبارک نعلینوں میں لاتے
مجھے ہے یہ محبت کا تقاضا کہ ہو ہر وقت ایسی نعلین پہنتا

۷ خ عن عمرو بن حریث یقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی نعلین مخصوفتین

عمرو ہی زمرۂ اہل خبر سے ۔ کہ ہے آگاہ وہ حال سیر سے
یہاں ناقل ہوا ہے اس خبر کا ۔ کہ میں نے آپ کا اس طرح دیکھا
کہ تھے یعنی وہ مصروف عبادت ۔ نماز اس طور پڑھتے تھے حضرت
کہ نعلین قدوم پاک میں تھیں ۔ قدوم صاحب لولاک میں تھیں
ہوا یہ بھی غرض احوال مکشوف ۔ کہ تھا نعلین کا انداز مخصوف
سمجھ لو نام ہی مخصوف اس کا ۔ سیا ہو جس میں باہم چرم دوہرا

۸ خ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمشین احدکم فی نعل واحدۃ لینعلهما جمیعا او لیحفهما جمیعا

بیاں ہے بوہریرہ متقی کا ۔ کہ ارشاد ہے حضرت نبی کا
یہ فرماتے تھے وہ عالم کے مرشد ۔ نہ پہنے یعنی کوئی نعل واحد
نہ کوئی یوں چلے زنہار ہرگز ۔ کہ ہووے ایک پا میں کفش تنہا
اگر پہنے ہم دونوں کو پہنے ۔ وگرنہ پاؤں ہوں دونوں برہنے

۹ خ عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یاکل بعنی الرجل بشماله او یمشی فی نعل

کہا جابر نے حضرت ہی کی ۔ یہ ہے یعنی نہی حضرت نبی کی
نہ کھانا کوئی دست چپ سے کھاوے ۔ نہ ہرگز نعل واحد پاس لاوے
چلے کوئی نہ راہ لاابالی ۔ کہ ہو اک پاؤں کفش سے یا خالی

۱۰ خ عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمین واذا نزع فلیبدأ بالشمال فلتکن الیمنی اولهما تنعل وآخرهما تنزع

کیا اعرج نے بیاں کو راس کا ۔ کلام بوہریرہ جو سنا تھا
رفیق خادم خیر البشر نے ۔ کہ یوں تقریر کی اس خوش سیر نے
کہ فرماتے تھے یہ سردار کونین ۔ اگر پہنے کوئی تم میں سے نعلین
کرے وہ ابتدا پائے یمیں سے ۔ نہ پھیرے پاؤں سمت دا ہنے سے
خیال اس بات کا لازم ہے اس دم ۔ پہننی میں کرے دہنا مقدم
نکالے پاؤں سے جب کفش پا کو ۔ تو بائیں سے ہی بہتر ابتدا کو

۱۱ خ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ما استطاع فی شأنه کله فی طهوره وترجله وتنعله

جناب عائشہ صادق زباں نے ۔ رسول اللہ کی آرام جاں نے
خبر دی حال خیر المرسلیں سے ۔ کہ تھی الفت انہیں سمت یمیں سے
اگر شانہ کشی کرتے بگیسو ۔ مقدم رکھتے سمت ایمن کو جانب
پہنتے تھے اگر نعلین والا ۔ مقدم وہاں بھی پاؤں داہنا تھا
اگر غسل و وضو بھی آپ کرتے ۔ تو کرتے ابتدا داہنی طرف سے
غرض حضرت کو تھا اس کا حال ۔ یمین اور داہنی ہے تھی محبت

۱۲ خ عن ابی ھریرۃ قال کان لنعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبالان و ابی بکر و عمر رضی اللہ عنهما واول من عقد عقدا واحدا عثمان

کہا ہے بوہریرہ متقی نے ۔ محدث معتبر صادق نبی نے
کہ نعلین رسول اللہ میں تو ۔ مرتب تھی دوال چرم دو دو

یہی حال بوبکرؓ و عمرؓ تھا | کہ دو تسموں کی نعلینوں کو پہنا
مگر انداز کفش یک دوالی | ہوا ہے حضرت عثماںؓ سے جاری

باب ما جاء فی ذکر خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہے بیان انگوٹھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں۔

(۱) عن انس بن مالک قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ورق وکان فصہ حبشیا

بیاں خاتم و ذکر نجم کو ہم لکھے | دل مشتاق یہ تقریب سے ہمکو سمجھایا
انس کا کیا کلام دلنشیں ہے | بجان عاشقاں نقش نگیں ہے
کہ وہ جو آپ کی انگشتری تھی | وہ انگشتر نقرہ کی بنی تھی
نگینہ اس کے اوپر جو لگا تھا | حبش کا وہ عقیق پرضیا تھا

(۲) عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما من فضۃ فکان یختم بہ ولا یلبسہ

ہوا ابن عمرؓ سے قول مروی | کہ حضرت کی انگوٹھی نقرئی تھی
بنایا اس کو سیم خام سے تھا | مگر مقصود تو اس کام سے تھا
کہ نامی جو ہوا کرتے تھے مرقوم | بمہر خاص فرماتے تھے مختوم
فقط یہ کام تھا انگشتری سے | رہی پر دور انگشت نبی سے

(۳) عن انس قال کان خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضۃ فصہ منہ

انس سے اور بھی وارد خبر ہے | مخالف قول دل سے مگر ہے
کہ خاتم جو رسول اللہ کی تھی | بنی چاندی سے وہ انگشتری تھی
نگینہ کا یہ تھا اس کے قرینہ | کہ تھا چاندی ہی کا اسکا نگینہ
روایت ہے یہ اس معنی کی شاید | کہ تھی آپس میں دونوں جنس واحد

(۴) عن انس بن مالک قال لما اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی العجم قیل لہ ان العجم لا یقبلون الا کتابا علیہ خاتم فاصطنع خاتما کانی انظر الی بیاضہ فی کفہ

انس کہتے ہیں جو قول ان کا | رہا مجمل سنو حال مفصل
یہاں تقریر کی اس نے زیادہ | کہ پھر آپ کا جب یہ ارادہ
کہ خط لکھیں سلاطین عجم کو | پسند آیا ہے یعنی اب یہ ہمکو
کسی نے آپ سے کی یہ گذارش | کہ ہے اس طرح پر حال نگارش
عجم والوں کا ہے یہ طرز معمول | نہیں رکھتے خط بے مہر مقبول
سنے جب آپ نے یہ تازہ اخبار | تو کی حضرت نبی نے مہر تیار
انس کہتا ہے اب آنکھوں کیا | مری نظروں میں ہے وہ حال گویا
سفیدی جگمگ انگشتری کی | کف والا میں جلوہ کر رہی تھی

(۵) عن انس بن مالک قال کان نقش خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم محمد سطر ورسول

انس کہتا ہے جو تھی بیسواتی | کہ نقش خاتم ختم رسالت
ہوا اس طرح سے کندہ نگیں پہ | کہ تھیں اس میں نقش تین سطریں
محمد سطر بالا میں لکھا تھا | رسول اوسط میں کندہ کیا تھا
لکھا تھا کلمۂ اللہ بالا | کہ سب سے فوق تھا یہ نام والا

٦ عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب الى كسرى وقيصر والنجاشي فقيل له انهم لا يقبلون كتابا الا بخاتم فصاغ رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتما حلقته فضة ونقش فيه محمد رسول الله

انس سے یہ حدیث پانچویں ہے	بیاں کرتا ہوں اس کو تحسیں سے	کہ جس ہنگام میں خیر الورا نے	یہ چاہا افتخار انبیاء نے
کہ فرمادیں رقم منشور اطہر	سوئے نجاشی و کسریٰ و قیصر	کسی نے آپ سے کی ایسی تقریر	کہ ہے اس طرح پر احوال تحریر
یقیں کرتے نہیں کسریٰ و قیصر	نہ جب تک ثبت ہووے مہر خط پر	وہیں حضرت نے بنوائی انگوٹھی	وہ انگشتر تو ہاں اس طرح کی تھی
کہ حلقہ اس انگوٹھی کا بنایا	بسیم خام تھا اچھا بنایا	میان مہر یہ نقش بجا تھا	محمد ہے رسول اللہ لکھا تھا

٧ عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا دخل الخلاء نزع خاتمه

چھٹی سنئے انس کی یہ روایت	حقیقت میں ہے یہ راہ ہدایت	کہ جب بیت الخلا کو آپ جاتے	انگوٹھی ہاتھ سے باہر نکالتے

٨ عن ابن عمر قال اتخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتما من ورق فكان في يده ثم كان في يد ابي بكر ويد عمر رضي الله عنهما ثم كان في يد عثمان رضي الله عنه حتى وقع في بئر اريس نقشه محمد رسول الله

اب آگے قول ہے ابن عمر کا	وہ حال مہر نبوی ظاہر ہے کرتا	کہ لی تھی آپ نے وہ جو انگوٹھی	نبی انگشتری وہ سیم سے تھی
رہی وہ خاتم والا مکرم	بدست پاک سردار دو عالم	ہوئے جب سوئے جنت آپ راہی	وہ خاتم ہاتھ میں نائب کے آئی
رکھی انگشتری یار نبی نے	بدست خود ابوبکر ولی نے	خلافت جب ہوئی حضرت عمر کی	تصرف میں رہی ان کے انگوٹھی
ہوا عثمان کا جب دور خلافت	گئی ان پاس وہ مہر رسالت	رہی ان کے تصرف میں یہاں تک	کہ آخر گم ہوئی وہ مہر بے شک
اریس اس چاہ کا مشہور ہے نام	گری جس میں وہ مہر نیک فرجام	کہ جس کا نقش تھا اس طور کے ساتھ	محمد تھا رسول اللہ کے ساتھ

باب ما جاء في تختم رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان انگوٹھی پہننے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

١ عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يلبس خاتمه في يمينه

روایت ہے جناب مرتضیٰ سے	علی فرزند عم مصطفیٰ سے	بیاں کرتے ہیں وہ با طرز اخلاص	کہ سردار دو عالم خاتم خاص
	رکھا کرتے تھے دست راستیں میں	پہنتے آپ تھے اس کو یمیں میں	

٢ عن حماد بن سلمة قال رأيت ابن ابي رافع يتختم في يمينه فسألته عن ذلك فقال رأيت عبد الله بن جعفر يتختم في يمينه وقال عبد الله بن جعفر كان النبي صلى الله عليه وسلم يتختم في يمينه

کیا حماد نے مذکور ایسا | کہ میں نے ابن ابو رافع کو دیکھا | انگوٹھی تھی بدست راست اسکے | کیا پس میں نے استفسار اس سے

جواب اس نے دیا مجھکو یہ ایسا | کہ عبداللہ تھا جعفر کا بیٹا | اسے پہنے انگوٹھی میں نے دیکھا | بدست راستین اس وقت پوچھا

کہا اس نے کہ سردار دو عالم | پہنتے تھے اسی صورت سے خاتم

۳ عن عبد اللہ بن جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتختم فی یمینہ

کہوں میں جو روایت دوسری ہے | کہ عبداللہ بن جعفر نے کہی ہے | رسول اللہ کی یعنی انگوٹھی | رہا کرتی بدست راستین تھی

۴ عن الصلت بن عبد اللہ قال کان ابن عباس یتختم فی یمینہ ولا اخالہ الا قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتختم فی یمینہ

یہاں حال ہوتا ہے جو مرقوم | ہوا جو صلت کے کہنے سے معلوم | کہ عبداللہ تھے فرزند عباس | انگوٹھی وہ پہنتے جانب راست

گماں کرتا ہوں میں اس بات کا بھی | کہ اس مخدوم نے ایسا کہا بھی | کہ مہر خاص ختم الانبیاء کی | بدست راستیں زینت فزا تھی

۵ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما من فضۃ وجعل فصہ مما یلی کفہ ونقش فیہ محمد رسول اللہ ونہی ان ینقش احد علیہ وھو الذی سقط من معیقیب فی بئر اریس

روایت اب سنو ابن عمر کی | کہ لی حضرت نے چاندی کی انگوٹھی | پہننے کا رکھا تھا یہ قرینہ | کہ رو گرداں کئے کرتے نگینہ

انگوٹھی کے نگینہ کو پھراتے | ہتھیلی کی طرف کو آپ لاتے | کھدا یوں نقش تھا مہر نبی کا | محمد تھا رسول اللہ بھی تھا

مگر حضرت نے اوروں کو نہی کی | کہ کھدوائے کوئی ایسی انگوٹھی | مبادا کوئی یوں ہو جائے بیباک | کہ چاہے التباس خاتم پاک

ہوا پھر اتفاق کار ایسا | کہ خادم حضرت عثمان کا تھا | اسی کے پاس تھی ہر حالت | رکھے تھا وہ بعنوان کفالت

اریس ایک چاہ ہے مشہور عالم | گری وہاں سے خادم سے وہ خاتم

۶ عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال کان الحسن والحسین رضی اللہ عنہما یتختمان فی یسارھما

امام جعفر صادق زباں سے | روایت کی ہے یوں اپنے پدر سے | کہ عادت حضرت حسنین کی تھی | بدست چپ پہنتے تھے انگوٹھی

۷ عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تختم فی یمینہ

انس کے قول سے ہوتا ہے معلوم | کہ خیر المرسلین عالم کے مخدوم | انگوٹھی کو پہنتے تھے یمیں میں | رکھی تھی مہر دست راستیں میں

۸ عن ابن عمر قال اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ذھب فکان یلبسہ فی یمینہ فاتخذ الناس خواتیم من ذھب فطرحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لا البسہ ابدا فطرح الناس خواتیمھم

کیا مذکور فرزند عمر نے | کہ فخر انبیاء خیر البشر نے | انگوٹھی ایک لی ایسی طرحدار | طلا سے تھی بنی وہ مہر زرکار
اگر دستور یہ بھی آپ کا تھا | کہ دست راست میں اُس کو رکھا تھا | خبر اشخاص نے جس وقت پائی | کہ پہنی آپ نے مہر طلائی
یہ صورت دیکھ کر اشخاص کثیر | ہوئے مصروف زیب خاتم زر | جو دیکھا آپ نے یہ طور احوال | تو پھینکا ہاتھ سے خاتم کو فی الحال
کیا یہ اور بھی ارشاد و اظہار | نہ پہنوں گا اسے زنہار زنہار | سبھوں نے دیکھ کر حال نبی کو | گرایا ہاتھ سے انگشتری کو

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان تعریف تیغ مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

۱ ح عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

یہ ہنگام بیان وصف سیف سرور عالم | دم تیغ زبان کیا کیا ہی جوہر دکھاتا ہے

انس نے کھینچ کر تیغ زباں کو | کیا تسخیر اقلیم بیاں کو | کہ قبضہ سیف ختم المرسلیں کا | رسول غازی سلطان دیں کا
| ہوا تھا جنس نقرہ سے وہ طیار | تجلی تھا طرحدار و نمودار |

۲ ح عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

روایت بھی سعید بو الحسن کی | انس کے قول سے جو متحد تھی | کیا بس اکتفا کس ہی بیاں پر | نہ کی تکرار مضمون مکرر

۳ ح عَنْ هُودٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً

کیا ہے ہود نے مذکور ایسا | کہ میں نے اپنے نانا سے سنا تھا | کہ مکہ پر مظفر آپ ہو کر | وہاں داخل ہوئے با نصرت و فر
یہ عالم آپ کی تلوار کا تھا | طلا و نقرہ اس پر تعبیہ تھا | بیاں کرتا ہے طالب نام راوی | کہ یہ تقریر سن کر ہود سے کی
کہ تو مجھ سے بیاں کر حال اسکا | کہ نقرہ کس جگہ اس پر لگا تھا | دیا اس نے جواب آشکارا | لگا تھا اس پہ سمت قبضہ نقرہ

۴ ح عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِي عَلَى سَيْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَزَعَمَ سَمُرَةُ أَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلَى سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا

عجائب ابن سیریں کا بیاں ہے | کہ جس سے صورت معنی عیاں ہے | مثل مشہور ہے عالم میں ہر سو | محبت جس کسی سے ہو کسی کو
اُسی کا ذکر وہ کرتا رہے گا | اُسی کی چال پر چلتا رہے گا | غرض ہے ابن سیریں کا بیاں کہ | و لیکن بات ہے یہ امتحاں کی
کہ تیغ اُس نے بنائی از رہ حب | بطرز و شکل تیغ ابن جندب | کہ تھی فرزند جندب پاس تلوار | بعینہ شکل تیغ شاہ ابرار
مکرر یہ بیاں کرتا ہے راوی | | | کہ حنفی تیغ تھی سردار دیں کی

بَابُ مَا جَاءَ فِي دِرْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان زرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

اخ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ

زرہ کی وصف میں تھا مختصر باب جداگانہ | سو کافی اسکو باہم باب مغفر سے ملاتا ہے

زبیر جنتی یار نبی نے | بشارت اس کو جنت کی ملی ہے
مبشرہ جو ہیں اصحاب حضرت | انہی دس میں یہ ہے اہل بشارت
بیاں کرتا ہے احوال احد کو | کہ پہنے آپ تھے اس دن زرہ دو
بیاں کافی نہ تحاشی کی جا ہے | کہ وصف غزوۂ خیر الورا ہے
کروں کچھ وصف ختم المرسلاں کا | نبی غازی آخر زماں کا
مسلح درمیان رزم گئے تھے | زرہ بر دوسری پہنے زرہ تھے
پسند آئی تھی یہ شان تجمل | کہ ہے روز وغا آن تجمل
عیاں چہرہ پہ تھا نور جلادت | جبیں تھی مطلع انوار شوکت
تہور کا یہ عالم برملا تھا | کہ جان اشقیا پر زلزلہ تھا
شجاعت دیکھ کر محبوب رب کی | ہزیمت تھی شجاعان عرب کی
بعین رزم ٹھیرا عزم والا | کہ ہوں بالائے صخرہ جلوہ فرما
کہ تا اصحاب دیکھیں روئے اطہر | بزودی ہوں مظفر اشقیا پر
ولیکن کثرت چالش گری سے | تن والا پہ آثار کسل تھے
تردد دیکھا یا تھا یہ نیرنگ | نہ آسکتے تھے حضرت بر سر سنگ
کہ اس ہنگام میں طلحہ نے آکر | ادب سے پشت کو نیچی جھکا کر
بعینہ صورت زینہ بنایا | رسول اللہ کو اوپر چڑھایا
عجب طلحہ بھی مرد جاں نثار تھا | حصار دین کا گویا نردباں تھا
غرض حضرت باستقلال کامل | ہوئے بالائے سنگ صخرہ داخل
کہا راوی نے پس میں سن رہا تھا | کہ یوں ارشاد حضرت نے کیا تھا
یہ فرمایا کیا طلحہ نے واجب | کہا شارح نے یاں یہ ہے مطالب
کیا جنت کو واجب اپنے اوپر | شفاعت کر کیا یار وز محشر
نہیں معلوم یہ کافی کدھر ہے | کہ بحر رحمت یہاں جوش پر ہے
سخاوت دیکھئے خیر الورا کی | کہ جنت آج طلحہ کو عطا کی
پکڑ لے آکے دامان نبی کو | نہ چھوڑ اے گدا دست سخی کو

غزل

سرت گردم بمیدان شفاعت | نظر فرما بخواہان شفاعت
جبینت مطلع خورشید احسان | جمالت ماہ تابان شفاعت
سرفرازی بتاج عز و تمکین | سرافرازی بایوان شفاعت
سحابت گشتہ برفرق عالم | محیط اکرسکان شفاعت
برائے تشنگان روز محشر | وجیدا برنیسان شفاعت
گرفتارم بدام عنبر الحم | علاجم کن بدرمان شفاعت
چو بیم از آفتاب روز محشر | بظل چتر تابان شفاعت

گدایان درت را یاد آری　بروز حشر بر خوان شفاعت
بحال کاتی مسکین کرم کن　کہ شایان ہیا مان شفاعت

(۲) ﴿ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا

یہ راوی نامہ صاحب خبر ہیں　طریق راستی کا راہبر ہے
بشکل ابرہ و اثر ملا کر　کہا حال جناب مصطفےٰ کو
کیا تھا اُنکو ہم پشت و مظاہر　کہ تھے روز اُحد پہنے زرہ دو

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مِغْفَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان خود مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

(۱) ﴿ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ مِغْفَرٌ فَقِيلَ لَهُ هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ

انس سرخیل اصحاب خبر ہے　بیاں کرتا ہے یہ حال معتبر ہے
کہ حضرت آئے یوں مکہ کے اندر　رکھا تھا خود بر فرق منور
لگا کہنے کوئی وہاں صاحب ہوش　کہ ہے ابن خطل کعبہ میں روپوش
وہ یعنی اب یہاں مخفی ہوا ہے　پس پردہ وہ مرتد چھپ رہا ہے
دیا حضرت نے حکم قتل اس کو　کہ بس اس کو وہیں پر مار ڈالو

(۲) ﴿ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَقَالَ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا

انس نے اور بھی تقریر کی ہے　حقیقت یہ بھی روز فتح کی ہے
کہ جس دم آپ منصور و مظفر　ہوئے کعبہ میں داخل خود در سر
وہاں جب خود سر سے اتارا　کہا تب میں کوئی مخبر پکارا
کہ اب ابن خطل حال پریشاں　ہوا ہے آن کر کعبہ میں پنہاں
وہ مرتد آج بھاگ کر چھپا ہے　در پردہ پنہاں ہو گیا ہے
ہوا اس کے لئے یہ حکم والا　کہ ہو جائے قتل وہ مرتد بھی جا
روایت اور اک وہ بھی کی ہے　کہ یہاں یہ بات بھی میں نے سنی ہے
کہ جب کعبہ میں آئے ہو کے فیروز　نہ تھے احرام باندھے آپ اس روز

بَابُ مَا جَاءَ فِي عِمَامَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان دستار مبارک رسول صلے اللہ علیہ و سلم میں اور اس میں پانچ حدیثیں ہیں ۱۲

(۱) ﴿ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

بحال وصف دستار جناب سرور عالم　دل مشتاق کیا کیا حسرتوں سے بیچ کھاتا ہے
بیان جابر شیریں ادا ہے　محبوں کو نوید جاں فزا ہے
کہ روز فتح ہنگام دل افروز　ہوئے کعبہ میں داخل آپ فیروز

بفرقِ پاک تھا رنگین عمامہ | سیہ رنگت کا اک شکیں عمامہ

ح۲ عن جعفر بن عمرو بن حريث عن أبيه قال رأيت على النبي صلى الله عليه وسلم عمامة سوداء

کہا ہے جعفر ابن عمر نے | کہ مجھ سے یہ کہا میرے پدر نے | کہ میں نے سرورِ عالم کو دیکھا | عمامہ آپ کے سر پر بندھا تھا
عمامہ تھا جو بر فرقِ مکرم | سیہ رنگی کا رکھتا تھا وہ عالم

ح۳ عن جعفر بن عمرو بن حريث عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم خطب الناس وعليه عمامة سوداء

روایت ابو جعفر نے یہ کی ہے | زبان بیان بھی اسکو باپ کی ہے | وہ کہتا ہے بہ تحقیق روایت | کہ تھے مشغول خطبہ جبکہ حضرت
میانِ خلق یعنی خطبہ خوان تھے | زبان دہن سے گوہر فشاں تھے | عمامہ تھا سر عالی پہ اسود | سیہ رنگی کا رکھتا تھا وہ عالم

ح۴ عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا اعتم سدل عمامته بين كتفيه قال
وكان ابن عمر يفعل ذلك قال عبيد الله ورأيت القاسم بن محمد وسالما يفعلان ذلك

ہوئی مروی خبر ابن عمر سے | کہ تھا یہ عادتِ خیر البشر سے | کہ جس دم باندھتے حضرت عمامہ | رکھا کرتے میان دوش شملہ
کہا نافع نے بھی ابن عمر سے | ہمیشہ باندھتے دستار ایسے | عبید اللہ یوں ہے ذکر کرتا | کہ میں نے سالم و قاسم کو دیکھا
وہ دونو شخص یعنی اس طرح سے | عمامہ سر پہ اپنے باندھتے تھے

ح۵ عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم خطب الناس وعليه عصابة دسماء

ہوا ثابت بقول ابن عباس | کہ تھے مشغول خطبہ افضل الناس | بفرقِ پاک سردارِ دو عالم | سیہ رنگت کی تھی دستار اسدم

باب ما جاء في صفة إزار رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان تہبند مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

ح۱ عن أبي بردة قال أخرجت إلينا عائشة رضي الله عنها كساء ملبدا وإزارا غليظا
فقالت قبض روح رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذين

ازار اردو میں تہبند نام ہے اصحاب | کہ جسکی حد کیفیت بیاں ہے | ابی بردہ سے ہے منقول حالی | بیاں کرتا ہے وہ یوں صدق حالی
نہایت یہ روایت ما نگرا ہے | بیانِ حضرتِ خیر الوریٰ ہے | کہیں راوی نے یہاں کملی | ہوئی تھی یعنی یہ استاد وقات
نکالے عائشہ نے پارچہ دو | ہمارے سامنے لے آئیں انکو | غرض یہ ان دو میں تھی کملی | لگے تھے اوس میں بھی پیوند اکثر
بہت سی کثرت پیوند کی تھی | سنہکی شکل وہ چادر تھے | شنو اب کیفیت ثوب دگر کی | ازار خاتم پیغمبران تھی

حقیقت یوں ہوئی اسکی مروی ہے | کہ تھی موقی باندازِ سطر ہے | کہا پھر صاف ام سوسان نے | رسول اللہ کی آرام جان نے
یہ دونو پارچے یعنی جو دیکھے | غرض وصاف بھی دونونکی لکھی | انہیں میں آپ نے فرمائی رحلت | یہی ملبوس تھا ہنگامِ فرقت
ہو تب استعمال وار فا سے | بیان کیا کیجیے غم کی کہانی | اسی پوشاک کو پہنے ہوئے تھے | یہی دونو بدن میں آپ کے تھے

۲ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِي تُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهَا قَالَ بَيْنَا اَنَا اَمْشِي بِالْمَدِيْنَةِ اِذَا اِنْسَانٌ خَلْفِي يَقُوْلُ اِرْفَعْ اِزَارَكَ فَاِنَّهُ اَتْقٰى وَاَبْقٰى فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هِيَ بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ قَالَ اَمَا لَكَ فِيَّ اُسْوَةٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اِزَارُهُ اِلٰى نِصْفِ سَاقَيْهِ

بیان کرتا ہے اشعث یوں حقیقت | کہ ہے میری پھوپھی سے یہ روایت | پھوپھی میری بیان کرتی ہے ایسا | کہ تھا میرا چچا یہ بات کہتا
کہ میں شہر مدینہ میں رواں تھا | چلا جاتا بحال خود وہاں تھا | کہ اس حالت میں کوئی شخص ناگاہ | مرے پیچھے سے بولا بر سر راہ
ازار اپنی کو کچھ سی اُٹھالے | کہ بس نزدیک ہے یہ اتقا سے | بتقوی لباس یہ نزدیکتر ہے | غرض پایندہ تر بھی سر بسر ہے
وہیں ناگاہ اسکے کہنے والا | جناب سرور عالم کو پایا | کہ تھے پیچھے سے وہ تشریف لائے | یہ باتیں آپ تھے مجکو سناتے
کیا پھر عرض میں نے شاہ دیں سے | جناب رحمت للعالمین سے | کہ ہے یہ چادر بازیب و زینت | نہایت باتکلف بیش قیمت
بنی ہے یہ اسی انداز کے سات | نہیں لٹکائی میں نے ناز کے سات | کیا ارشاد یہ حضرت نے مجکو | نہیں کرتا ہماری اقتدا تو
غرض سنکر یہ میں نے بات ٹوکی | ازار پاک کی جانب نظر کی | معاً مجکو ہوئی یہ بات محسوس | کہ نصف ساق تک کرتے ہیں ملبوس
یہی ارشاد مجکو آپ کا ہے | ازار اسطرح پر رکھنا بجا ہے

۳ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَأْتَزِرُ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا كَانَتْ اِزْرَةُ صَاحِبِي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ایاس باخبر سے | کہ ہو وہ زمرہ اہل سیر سے | ہوا ہے باپ سے اوس کے یہ منقول | کہ تھا یوں حضرت عثماں کا معمول
ازار اسطرح کی ہوتی تھی انکی | کہ نصف ساق سے آگے نہ بڑھتی | ہوا تھا انکو یہ انداز مانوس | کہ نصف ساق رکھتے غیر ملبوس
کہا کرتے تھے وہ اصحاب سے بھی | ازار ایسی پیمبر صاحب کی تھی | غرض یہ سنت خیر الورا ہے | ازار اس سے زیادہ ناروا ہے

۴ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِي اَوْ سَاقِهِ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلُ فَاِنْ اَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ

حذیفہ صاحب سر نبی سے | روایت اس سے یہ مروی ہوئی ہے | کہا اُس مقتدای دو جہاں ایسا | کہ میری ساق کو حضرت نے پکڑا
دبا ساق مبارک پر رکھا ہات | کہی راوی نے سیاں شک کی بات | بہر صورت یہ ہے مقصود دونا | کہ فرمایا حذیفہ کو یہ ارشاد

اور اس عبا سی مت لگا یا | ابھی مدعین ہے حذیفہ | غرض مقدار نصف ساق تک کی | نہیں اس بات میں نہ ہنا شک کی
اگر انکار تو رکہتا ہو اس سے | تو ہان کچھ ایک نیچی یہان سے کر لا | نہیں اصلی اگر اس باب پر بھی | تو شاید چاہتا ہو تو درازی
نہیں لنگی یہ ثابت حق کہین | رہی یہ ساق او کعبین کے بیچ ہین

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مِشْیَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے رفتار مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں تین حدیثیں ہیں ۱۲

(۱) حٰ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ وَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مِشْیَتِہٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَہٗ اِنَّا لَنُجْھِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّہٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ

نہ دیکھا آہ ان آنکھوں سے رفتار مبارک کو | یہیں رہ رہ کے ہم کو حسرت و افسوس آتا ہے
رقم جو ہو رہا ہے یہان ہے | زبان بوہریرہ کا بیان ہے | کہ یون اسکی زبان گوہر فشان کا کلام ہے | کہ دیکھے میں نے کوئی شی ایسی کبھی
کہ وہ احسن رسول اللہ سے ہو | بھلا حاصل ہوا یہ حسن کس کو | وجاہت جو ہمارے نبی کی | کہ تھا ایسی کان الشمس تجری
خرام پاک کا عالم کہوں کیا | نہ ایسا کوئی خوش رفتار دیکھا | یہ سرعت آپ کی رفتار میں تھی | زمین انکو لئے گویا لپٹتی
کیا کرتے تھے ہم کوشش نہایت | کہ تا رستہ چلیں ہمسر او حضرت | مگر وہ راہ جاتی بے تکلف | قدم کو تھے اٹھاتے بے تکلف

(۲) حٰ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَانَ عَلِیٌّ اِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ اِذَا مَشٰی تَقَلَّعَ کَاَنَّمَا یَنْحَطُّ فِیْ صَبَبٍ

روایت ہے جناب بوالحسن سے | علی شیر خدا خیبر شکن سے | کہ توصیف حبیب کبریا کرتے بیان جب | وہ یون وصف نبی میں در افشان
کہ کرتے آپ جب رفتار جسم | یہ ہنگام خرامش تھا یہ عالم | قدم برکندہ تھی رفتار ان کی | بلندی سے ہے گویا میل پستی

(۳) حٰ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشٰی تَکَفَّأَ تَکَفُّؤًا کَاَنَّمَا یَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ

روایت اوسی شیر خدا سے | سزاوار خطاب ہل اتی سے | کہ تھا یہ حال محبوب خدا کا | کہ جب قدم آپ جاتے راہ میں تا
قدم سطرح آگے کو اٹھاتے | نشیب و پست کو گویا اترتے جاتے

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَقَنُّعِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سر پر قناع رکھنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں ۱۲

(۱) حٰ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ الْقِنَاعَ کَاَنَّ ثَوْبَہٗ ثَوْبُ زَیَّاتٍ

تقنع میں ہمارا وہ باب جیسا کہ | یہاں ایک ہے روایت راوی اخبار لاتا ہے

بیانِ ماحصل قولِ انس ہے کیا یوں اسنے راہ گفتگو سے
کہ تھی عادت یہی یہ خوشی سرورِ دین کیا کرتے تھے موی سر میں تیل
پس اسمین سوا ایک ٹوپ لیکے وہ اپنی موی سر کو پوچھتے تھے
کیا کرتے تھے اکثر آپ یہ کام تقنع ہے مگر اس کام کا نام
وہان کی کیا کہوں طرزِ نفاست کہ ہوتی جس گھڑی روغن کی کثرت
برای جذبِ روغن ایک کپڑا متعین آپ نے جو کر رکھا تھا
بفرقِ پاک رکھ لیتے تھے اکثر وہ ہوتا چرب روغن سے مکرر
سیہ اوس کپڑے کا آخر ہوا تھا بشکل ثوبِ زیاتان ہوا تھا
عزیز یہ مکان بھی رشک کا ہے کفِ افسوس ملنے کی یہ جا ہے
ملا کیا مرتبہ اوس پارچہ کو کہ رہتا بیشتر ہمدوشِ گیسو

بَابُ مَا جَاءَ فِي جِلْسَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان بیٹھنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں تین ۳ حدیثیں ہیں ۱۲

(۱) حدثنا عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا رَأَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ

یہ فیضِ وصفِ اجلاسِ شہِ لولاک ہے کافی کہ تیری نظم کو اورنگِ شہرت پہ بٹھاتا ہے

بیانِ جلسۂ شاہِ رسل ہے یہاں قاصر دہان جزو و کل ہے
سزاوارِ جلوسِ تختِ جنت مقیمِ صدرِ ایوانِ رسالت
کیا کرتے تھے جس صورت سے جلسہ بیان اوسکا نہیں ہوتا ہی نقشہ
فقط جلسہ ہی پر موقوف کیا ہے کہ اونکی بے بدل ہر اک ادا ہے
عیان ہوتی نہیں کیفیتِ حال تڑپتا ہے بہت ہجر انکا پامال
اگر شکلِ مبارک دیکھ پاوے کوئی انداز تو لکھنے میں آوے
الٰہی ہو دعا میری اجابت رسول اللہ کی پاؤں زیارت
مجھے غم سے چھڑا دے یا الٰہی رخِ احمد دکھا دے یا الٰہی
بس اب کافی نہ آگے کو بڑھا جا یہ بہتر ہے کہ تو مطلب پہ آجا
مجھے اب موقوف کر اظہارِ رقت کہ ہے منظور تحریرِ روایت
بیان کرتی ہیں بنتِ مخرمہ کا کہ اونے سرورِ عالم کو دیکھا
کہ تھے رونق فزا مسجد کے اندر جنابِ شافع و سردارِ محشر
بطورِ قرفصا حضرت نبی بیٹھے بزانوی مبارک ٹیکے تھے
باجلاسِ نیاز و خاکساری مراقب تھی سوئے درگاہِ باری
جو دیکھا منکسر انکو سراپا پڑا اک زلزلہ میری بدن پر
کہ سلطانِ رسل اوس وقت بیٹھے باندازِ خشوع و مسکنت تھے
روایت تو وہی اتمام سمجھا رہا اجمال لیکن قرفصا کا
سنو اب قرفصا کی شرح و تفسیر کتابوں میں ہوئی جسطرح تحریر
کہ اس جلسہ کا ہے انداز ایسا نشستن گاہ پر ہو شخص بیٹھا
شکم سے اپنے گھٹنوں کو لگاوے بگردِ ساق دو ہاستون لاوے
رہ دونوں ہاتھ اسکے بالضرورت بگردِ ساق ہوں حلقہ کی صورت
غرض اس طرح کا جو بیٹھنا ہے عرب میں نام اوسکا قرفصا ہے

(۲) حدثنا عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى

یہاں ہے راوی روداد عباد کہ سنے اپنے چچا سے اسکو اسناد
کہا اوسنے کہ میری عم نے دیکھا جنابِ سرورِ عالم کو لیٹا

کر لیتے آپ تھے مسجد کے اندر	رکھا تھا پشت عالی کو بصد زیب	یہ تھا انداز بیٹھنے با صفا کا	اٹھا کر دوسرے پر رکھ لیا تھا
	غرض با وسدم سرزاد و رسالت	وہاں بیٹھے تھے مستلقی کی صورت	

۳ عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس فی المسجد احتبی بیدیہ صلوات اللہ علیہ

روایت بو سعید با صفا کی	مبین ہے نشست احتبا کی	کہا اسنے کہ وہ عالم کا سرور	تھے جسدم بیٹھے مسجد کے اندر
نشست انکی بطور قرفصا کی	ہوئی مذکور یوں تفصیل اسکی	زمین پر آپ یعنی بیٹھ جاتے	شکم کو دونوں زانو سے ملاتے
کھڑا کر لیتے دونوں ساق پا کو	پکڑ لیتے بزور دست و بازو	بنا ہاتھوں کا حلقہ بیچ با	بگرد ساق رکھتے دست والا
	نزول رحمت حق اسکے اوپر	با اصحاب کرام و آل اطہر	

باب ما جاء فی تکأة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے تکیہ لگانے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عن جابر بن سمرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی وسادۃ علی یسارہ

جناب تکیہ گاہ بیکساں کا	بالش و تکیہ	ہمیں جب یاد آتا ہے	تو دل لوٹا ہی جاتا ہے
بیان کرتا ہے جابر یہ عبارت	کہ پائی آپ کی میں نے زیارت	جو دیکھا آپ تھے اسطرح بیٹھے	سر بالش پہ اسدم تکی تھے
	تکیہ بالش کا یہ انداز دیکھا	کہ سمت چپ وہ تکیہ لگ رہا تھا	

۲ عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم باکبر الکبائر قالوا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین قال وجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان متکئا قال وشہادۃ الزور او قول الزور قال فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولہا حتی قلنا لیتہ سکت

ابی بکرہ کا بیٹا عبد رحمان	بیان کرتا ہے یہ حال نمایاں	کہ یعنی یہ کہا میرے پدر نے	کہ فرمایا شہ جن و بشر نے
کہ اے لوگو ذرا سوچو تو کیا ہم	نہ بتلاؤں کبائر تم کو اکبر	کیا معروض اصحاب نبی نے	کہ ہے یا رسول اللہ کہیے
کیا یوں آپ نے لوگوں کو ارشاد	کہ لوگو تم رکھو اس بات کو یاد	کبھی زنہار تم ہرگز نہ کیجو	شریک خالق اکبر کسی کو
کبیرہ نام ایسے جرم کا تھا	شریک حق بھلا کب دوسرا ہے	ستانا اور یہ مادر پدر کا	کبیرہ ہے کبیرہ ہے کبیرا
کہا راوی نے بیاں یہ ماجرا کہ	کہ بیٹھے آپ تھے اسدم با معظم	کہ تکیہ لگائے ذات اکرم	جناب سرور سردار عالم
ہوا ارشاد غیب الورا کا	کہ جھوٹی گواہی بھی کبیرہ	کہا تھا یہ کلام اسدم دوبارا	ہوا ہے شک بیان اوکی کبیرہ

کہا راوی نے پھر ہر وقت ہر بار کیا کرتے انہیں باتوں کو تکرار
یہاں تک آپ اسکا ذکر کرتے کہ ہم یہ اپنے دل میں فکر کرتے
گراں باتوں سے ہوتے کاش خاموش جناب رشد بر صاحب ہوش

۳ عن ابی جحیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما انا فلا اکل متکئا

ہوا ہے بو جحیفہ سے یہ مروی بیان کرتا تھا ایسا وہ صحابی
کہ فرمایا شہ کون و مکان نے جناب رہنمائے گمرہاں نے
کہ ہم کھاتے نہیں تکیہ لگا کر یہی دستور ہے اپنا مقرر

۴ عن جابر بن سمرة قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم متکئا علی وسادة قال ابو عیسی لم یذکر وکیع علی یساره وهکذا روی غیر واحد عن اسرائیل نحو روایة وکیع ولا نعلم احدا روی فیه علی یساره الا ما روی اسحق بن منصور عن اسرائیل

ہوا منقول یہاں جابر سے ایسا کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا
نظر یعنی مجھے یوں آپ آئے سر بالش پہ بیٹھے تکیہ لگائے
مگر یہاں ترمذی نے گفتگو کی بتصریح حقیقت جستجو کی
وکیع راوی اخبار کی بابت بیان کرتا ہے اس تقریب سے بات
کہ وہ راوی نہیں یہ ذکر لایا کہ تھا بائیں طرف تکیہ لگایا
بیان اوروں کا بھی یہاں ہے متمم کہ اسرائیل سے اُنکو سند ہے
وکیع باخبر سے ہیں موافق روایت اُن کی ہے سب کے مطابق
بیاں کرتے ہیں وہ سب یہ عبارت کہ ہم کو یہ نہیں ثابت روایت
کسی راوی نے یعنی یہ کہا ہو کہ تھا تکیہ لگا بائیں طرف کو
ولیکن ایک یہ اسحٰق راوی روایت کر گیا ہے اس طرح کی
کہ جس میں ذکر ہے بائیں طرف کا ہے اسرائیل سے اسناد کرتا

باب ما جاء فی اتکاء رسول الله صلی الله علیه وسلم

یہ باب ہے بیچ تکیہ لگانے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں دو حدیثیں ہیں

۱ عن انس رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم کان شاکیا فخرج یتوکأ علی اسامة وعلیه ثوب قطری قد توشح به فصلی بهم

ہوئی مذکور یہاں تک تکیہ بالش کی کیفیت سنو تکیہ لگانے کا اب آگے ذکر آتا ہے
روایت یوں ہوئی مروی انس سے کہ کچھ بیمار ختم انبیا تھے
کہ اس حالت میں آئے آپ باہر اسامہ کی تھی تکیہ بنا کر
اسامہ وہ جو بیٹا زید کا تھا رسول اللہ کا تکیہ ہوا تھا
کہوں کیا جامہ قطری کا عالم بہ بالائے مبارک تھا جو اس دم
پڑھی پھر ان نماز اس دم نبی نے ہوئے باہم وہ سب اصحاب کے

۲ عن الفضل بن عباس قال دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مرضه

الذي توفي فيه وعلى رأسه عصابة صفراء فسلمت فقال يا فضل قلت لبيك يا رسول الله قال اشدد بهذه العصابة رأسي قال ففعلت ثم قعد فوضع كفه على منكبي ثم قام ودخل في المسجد وفي الحديث قصة طويلة

بیان کرتے ہیں فضل بن عباس ۔ کہ میں آیا رسول اللہ کے پاس ۔ یہ اوس ہنگام کا کرتا ہوں مذکور ۔ کہ تھے آپ جس روز رنجور

سبب ہے ذکر اس رنج و مرض کا ۔ کہ جس میں آپنے دنیا کو چھوڑا ۔ عصابہ زرد تھا حضرت کے سر پر ۔ سلام اونکو کیا واں میں نے آکر

مجھے یا فضل کہکر جو پکارا ۔ کہا لبیک میں نے آشکارا ۔ کہا ہوں مستعد یعنی بخدمت ۔ مجھے ہوتا ہے کیا ارشاد حضرت

کہا تو اس عصابہ سے مرا سر ۔ تو اب باندھ دے مضبوط کسکر ۔ غرض میں نے عصابہ سے اوسی دم ۔ سر والا کو باندھا خوب محکم

پھر اس کے بعد بیٹھے آپ و سجا ۔ رکھا کندھے پہ میری دست والا ۔ وہاں سے پھر بقدم آگے بڑھائے ۔ وہ مسجد کی طرف تشریف لائے

خبر میں تھا طویل الذیل احوال ۔ لکھا ہے ترمذی نے بیان حال

باب ما جاء في صفة أكل رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان صفت کھانے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

(۱) حدثنا ... عن ابن لكعب بن مالك عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يلعق اصابعه ثلاثا قال ابو عيسى وروى غير محمد بن بشار هذا الحديث قال كان يلعق اصابعه الثلث

بیان اکل و وصف نان و نگر ۔ نا خورش کا سے ۔ جناب سرور کونین کا تم ۔ کو سناتا ہے

کہا کعب ابن مالک کے پسر نے ۔ کہ مجھ سے یہ کہا میرے پدر نے ۔ کہ ہے تحقیق یہ حضرت کی عادت ۔ کہ انگشتان عالی کو بہ کثرت

پس از خوردن وہ باہیں انہیں لاتے ۔ زبان با صفا سے چاٹتے تھے ۔ ابو عیسی بیان کرتا ہے تکرار ۔ کہ ہے بس اس کا راوی ابن بشار

سوا اسکے جو راوی دیگر ہیں ۔ روایت اس طرح سے کرگئے ہیں ۔ کہ انگشت شہادت اور وسطی ۔ رہا معمول انکو چاٹنے کا

(۲) حدثنا ... عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اكل طعاما لعق اصابعه الثلث

انس بھی اب بشرح روایت ۔ بیاں یہ آپکی کرتا ہے عادت ۔ کہ جسدم آپ تھے کھانیکو کھاتے ۔ تو اپنی انگلیوں کو چاٹتے تھے

جناب سرور عالم کی تھی خو ۔ کہ تھے وہ چاٹتے تین انگلیوں کو

(۳) حدثنا ... عن ابن كعب بن مالك عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل باصابعه الثلث ويلعقهن

بیٹا کعب کا راوی اخبار ۔ زبان کعب سے کرتا ہے اظہار ۔ کہ کرتے جب تناول آپ کھانا ۔ تو رکھتے دخل بس تین انگلیوں کو

تناول سے جو ہو جاتی فراغت ۔ تو انکو چاٹ بھی لیتے تھے حضرت

(۴) حدثنا ... عن مصعب بن سليم قال سمعت انس بن مالك يقول أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بتمر فرأيته ياكل وهو مقع من الجوع

رکھے ہے منصب اخبار مصعب ۔ یہاں کرتا ہے یوں اظہار مصعب ۔ کہ میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے ۔ انس یا رب نبی نے جو کہا ہے
کہ شاہ افتخار انبیاء کے ۔ چھوہارے سامنے لائے گئے تو ۔ نظر میں سے جو کی دیکھی جا تھی ۔ بعینہٖ اشتہا کھاتے تھے حضرت
اٹھائے پاؤں کو بیٹھے ہوئے تھے ۔ عیاں آثار تھے بھوک کے تو

باب ما جاء فی صفۃ خبز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان روٹی مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں ۲ ۷ حدیثیں ہیں ۱۲

(۱) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت ما شبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز الشعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابو عیسٰی بیاں کرتا ہے تحریر ۔ زبان اسود راوی کی تقریر ۔ کہا اس نے واقف حال خبر نے ۔ سند دیگر جناب عائشہ سے
کہ وہ محبوبہ ختم رسالت ۔ بیاں کرتی تھیں یہ احوال عشرت ۔ کہ تھا یہ حال آل مصطفیٰ کا ۔ نبی کی اہل بیت با صفا کا
نہ کھاتے نان جو دو دن برابر ۔ انھوں نے پیٹ بھر کر سیر ہو کر ۔ رہی یہ آپ پر عسرت گرانی ۔ کیا جس روز تک نقل مکانی

(۲) عن سلیم بن عامر قال سمعت ابا امامۃ یقول ما کان یفضل عن اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبز الشعیر

سلیم ابن عامر نے کہا ہے ۔ کہ میں نے بو امامہ سے سنا ہے ۔ بیاں کرتا تھا وہ راوی احوال ۔ معیشت کا رسول اللہ کے حال
کہ تھے جو آپ کے سب اہل خانہ ۔ یہ تھی انکی معاش جاودانہ ۔ کبھی یعنی نہ انکی پاس بچتی ۔ زیادہ اور فاضل جو کی روٹی

(۳) عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبیت اللیالی المتتابعۃ طاویا ہو واہلہ لا یجدون عشاء وکان اکثر خبزہم خبز الشعیر

ہوا ثابت بقول ابن عباس ۔ کہ تھا اکثر یہ حال اشرف الناس ۔ بسر کرتے تھے یوں اوقات خالی ۔ کہ گھر ہوتا طعام شب سے خالی
بہت راتوں کو اہل بیت والا ۔ شکم خالی کیا کرتے تھے فوا ۔ طعام شب نہ پاتے تھے وہ اکثر ۔ غذا از الوان کھاتے تھے وہ اکثر
میسر گر انھیں ہوتا تھا کھانا ۔ تو وہ کھانا بھی ہوتا اسطرح کا ۔ کہ اکثر تھی نان جویں ہی ۔ بعسرت یوں معاش شاہ دیں تھی

(۴) عن سہل بن سعد انہ قیل لہ اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النقی یعنی الحواری فقال سہل ما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النقی حتی لقی اللہ عز وجل فقیل لہ ہل کانت لکم مناخل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما کانت لنا مناخل قیل کیف کنتم تصنعون بالشعیر قال کنا ننفخہ فیطیر منہ ما طار ثم نعجنہ

زبان سہل بن سعد کی بات   سنا ہے کہ شیخ ہوش کر سات
رسول اللہ کا وہ یار مقبول   ہوا اس حال سے ایکبار مسئول
کہ حضرت نے بہلا میدہ کی روٹی   تناول بھی کبھی فرمائی ہو گی
کہا اس واقف حال خبر نے   خبردار روا احادیث و اثر نے
کہ حال نان میدہ یعنی یہ سنتا   رسول اللہ نے اس کو نہ دیکھا
ہوئے اللہ سے جب تک وہ واصل   ہوئی کب انکو نان میدہ حاصل
دوبارہ سہل سے سائل نے پوچھا   کہ ہاں عہد رسول اللہ میں کیا
تمہارے پاس تھے موجود غربال   بیان اسکا بھی کیجیے حال
کیا پھر سہل نے سائل سے اظہار   نہ تھا غربال سے ہمکو سروکار
کہا پھر پوچھنے والے نے اسکو   کہ کیا کرتے تھے تم با آرد جو
سنایا سہل نے یہ اوسکو احوال   کہ ان روزوں میں تھا اسطرح کا حال
سبوس آرد جو کو جب ہم   کیا کرتے تھے یعنی پھونک کر دم
تف دم سے اوڑاتے تھے جو بھوسہ   تو بھی اوڑ لیتے تھے جو باقی اور رہتے
تھے دل اسطرح ہوسے اوڑاتے   خمیر آرد جو پھر بنا لیتے

٥ عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَكَلَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَّلَا فِي سُكُرُّجَةٍ وَّلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰى مَا كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلٰى هٰذِهِ السُّفَرِ

روایت یونس اسکا تک سے ہے   سند اسکی قتادہ سے انس ہے
قتادہ کو انس سے ہے سماعت   کہ اسکی جان پر ہو حق کی رحمت
کہا یعنی کہ مالک کے پسر نے   کہ فخر دو جہاں خیر البشر نے
کہا یا خوان پر کھانا لگا کے   طبقچہ میں نہ آیا ان کے آگے
نہ انکے سامنے حاضر ہوئے تھے   کبھی نان تنک یعنی چپاتی
کبھی حضرت نے وہ روٹی کھائی   لب جان بخش تک گر نہ آئی
سکھے ہے راوی اخبار ایسا   کہ میں نے پھر قتادہ سے یہ پوچھا
کہ تھے کس چیز پر کھانے کو کھاتے   جناب مصطفےٰ مجھکو بتا دے
جواب ایسا دیا اس خوش سیر نے   قتادہ واقف حال خبر نے
کہ یعنی آپ جب کھانے کو کھاتے   تو دسترخوان پر تھے وہ کھاتے

٦ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَدَعَتْ لِيْ بِطَعَامٍ فَقَالَتْ مَا اَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَاءُ اَنْ اَبْكِيَ اِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ اَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِيْ فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ

کہا مسروق نے احوال اپنا   کہ نزد عائشہ وارد ہوا تھا
یہ ام المومنین کے جی میں آیا   کہ میرے واسطے کھانا منگایا
کبھی سیر ہو کے میں کھانا کھاتی   کہ رہتا ہے مرا العین یہ عالم
کبھی کھاتی نہیں ہوں پیٹ بھر کر   کہ میں یہ چاہتی ہوں کہ از فرط
کہ دل کو کھولکے اب خوب رو لوں   ہر آب دیدہ اپنے منہ کو دھو لوں
بس میں پھر صورت ابر بہاری   مژہ پر اشک ہو جائے جاری
کہا میں نے عرض کیا کیا حال   کہ ہے کس واسطے یہ آپکا حال
کہا یہ عائشہ نے مجھکو ارشاد   کہ میں کرتی ہوں اس حال کو یاد
کہ جس حال پر دنیا حضرت   بیان کرتی ہوں یعنی در حقیقت
قسم ہے مجھکو ذات کبریا کی   کہ تھی حالت یہ محبوب خدا کی
رسالتماب سے دشوار تر تھا   کھایا سیر ہو کر دن میں دو بار
نہ پایا آپ نے ایسا زمانہ   کہ کھائے ایکدن دو بار کھانا

عن عائشة رضي الله عنها قالت ما شبع رسول الله صلى الله عليه وسلم من خبز شعير يومين متتابعين حتى قبض

ہوا یوں ارم مروی عائشہ سے	جناب زوجۂ خیر الوریٰ سے	کہ نان جو سے بھی دو دن برابر	نہ کھایا شاہ دیں نے پیٹ بھر کر
	گئے جب تک نہ دنیا سے حضرت	رہی لاحق یہی کچھ ان کو عسرت	

۸ عن انس قال ما اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم على خوان ولا اكل خبزا مرققا حتى مات صلوات الله عليه

کہا ہے یہ انس راوی ولی نے	نہ کھایا خواں پر کھانا نبی نے	بیاں کرتا ہے یہ احوال ان کا	کبھی نان تنک کو بھی نہ کھایا
ہوئی جب تک وفات نبیِ اقدس	یہی دستور حضرت کا رہا بس	سلام حق تعالیٰ اور رحمت	جناب مصطفیٰ پر تا قیامت

باب ما جاء في صفة ادام رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان سالن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اسمیں ۲۹ حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم الادام الخل

جناب عائشہ وہ بنت صدیق	بیاں کرتی ہیں یہ احوال تحقیق	کہ حضرت نے کیا ارشاد اس کا	کہ بہتر نانخورش ہے کیا ہی سرکہ

۲ عن سماك بن حرب قال سمعت النعمان بن بشير يقول الستم في طعام وشراب ما شئتم لقد رأيت نبيكم صلى الله عليه وسلم وما يجد من الدقل ما يملأ بطنه

سماک نے ایسا کہا ہے	کہ نعمان سے میں نے سنا ہے	بیان کرتا تھا یوں وہ حال	کا طالب کہ لوگوں سے یہ احوال
کہ لوگوں کس طرح کا ماجرا ہے	تمہیں کس وجہ سے اشتہا ہے	کہ جو کچھ چاہتا ہے دل تمہارا	اسی کھانے کو کرتے ہو گوارا
قسم کھا کے عرض میں ہوں کہتا	نبی کو یوں تمہارے میں نے دیکھا	کہ ناقص اور ناکارہ سی خرمے	رسول اللہ صلعم نہ پاتے
	وہ جس سے جناب پاک کھا کر	شکم اپنے کو کرے سیر یکسر	

۳ عن زهدم الجرمي قال كنا عند ابي موسى فاتي بلحم دجاج فتنحى رجل من القوم فقال ما لك قال اني رأيتها تأكل شيئا فحلفت ان لا آكلها قال ادن فاني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل لحم دجاج

روایت زہدم جرمی کی ہے	حقیقت اس کی یہ کچھ ہوئی ہے	بیاں کرتا ہے وہ یہ صورت حال	کہ تھے وہ ابو موسیٰ خوش افعال
ہم ان کے پاس تھے مجلس میں جب ہی	کہ واں ایسا ہوا احوال ناگاہ	کہ پیش آیا لحم مرغ خانہ	ہوا حاضر جو پیش آن یگانہ
خورش یہ ہے کہ کوئی شخص آیا	وہ مرغ خانگی کا گوشت لایا	پھر اس مجمع کے لوگوں سے کوئی یار	کنارہ ہو گیا مجلس سے یکبار
	ابو موسیٰ نے فرمایا کہ اسکو	کہ تو کیوں الگ ہو گیا [illegible]	

کہا اُسنے کہ میں نے مرغ دیکھا ۔ کہ وہ اشیائے بدبو کھا رہا تھا ۔ تو پس میں نے قسم کھائی باذکار ۔ کہ لحم مرغ کھاؤں گا نہ زنہار

کہا اس سے ابو موسیٰ نے ایسا ۔ کہ آ نزدیک کو کہتا ہے تو کیا ۔ کہ میں نے اسطرح دیکھا نبی کو ۔ کہ کھایا لحم مرغ خانگی کو بھی

۴ عَنْ سَفِيْنَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰى

سفینہ نام ہے ایک مرد او کے ۔ روایت اُسنے اپنے باپ کی کی ۔ سفینہ کو پدر نے بھی روایت ۔ پدر سے اپنے کی تا حد غایت

غرض جد سفینہ نے کہا ہے ۔ کہ یہ بھی ماجرا ایکبار کا ہے ۔ کہ میں نے آپ کے ہمراہ کھایا ۔ حُباری جانور کے لحم کو تھا

۵ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامُهٗ وَقُدِّمَ اِلٰى طَعَا
لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ اَحْمَرُ كَاَنَّهٗ مَوْلًى قَالَ فَلَمْ يَدْنُ
فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى اُدْنُ فَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَكَلَ مِنْهُ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يَاْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَحَلَفْتُ اَنْ لَّا اَطْعَمَهٗ اَبَدًا

بیان ہوتی ہے زہدم کی روایت ۔ کہ اس راوی نے کی ایسی روایت ۔ روایت کا یہ ہے راوی کی تفصیل ۔ کہ ہم نزدیک بوموسیٰ تھے بیٹھے

کہ وہاں لایا گیا کھانا آگے ۔ رکھا آگے ابو موسیٰ کے لا کے ۔ ہوا معلوم یعنی جب کہ دیکھا ۔ اُس میں لحم مرغ خانگی تھا

وہاں اشخاص تھے موجود اکثر ۔ ان اشخاص میں تھا اک مرد ۔ کہ تیم اللہ کی وہ قوم سے تھا ۔ برنگ سرخ تھا وہ مرد زیبا

کہ اپنی قوم کا گویا تھا مولا ۔ نہ آیا پاس تب کھانے کے زنہار ۔ ابو موسیٰ نے جب یہ حال دیکھا ۔ کہا اس سے کہ تو نزدیک آ

بتحقیق بیان کرتا ہوں ایسا ۔ کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا ۔ کہ لحم مرغ کھایا مصطفا نے ۔ جناب شافع روز جزا نے

کہا پھر معترض نے تھا یہ احوال ۔ کہ میں نے اسطرح دیکھا تھا ۔ یہ مرغ خانگی کچھ کھا رہا تھا ۔ پلید ایسی کہ تب سمجھا میں
وہیں کھائی قسم میں نے بالکل ۔ کہ کھاؤں گا نہ اسکا گوشت زنہار

۶ عَنْ اَبِيْ اَسِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ

کہا ہے بو اسید باحسب نیکو ۔ کہ فرمایا ہے یہ خیر البشر نے ۔ کہ تم سب روغن زیتون کھاؤ ۔ بدن میں اپنے یہ روغن لگاؤ

کہ بالتحقیق ہے احوال ایسا ۔ کہ یہ روغن ہے برکت کے شجر کا ۔ ہوئیں یہاں دو حدیثیں الخ وارد ۔ بلفظ و معنی و مضمون واحد

کلام مختصر میں نے اٹھایا ۔ رعایت مکرر کو نہ لایا

۷ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الدُّبَّاءُ فَاُتِيَ
بِطَعَامٍ اَوْ دُعِيَ لَهٗ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُهٗ فَاَضَعُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ لِمَا اَعْلَمُ اَنَّهٗ يُحِبُّهٗ

انس اہل خبر کا پیشوا ہے ۔ کہ خادم آپکی درگاہ کا ہے ۔ بیان کرتا ہے وہ یہ آپکی خو ۔ کدو آتا تھا خوش حضرت نبی کو

ہوا تھا اتفاق کار ایسا | کہ کھانا نیکو وہاں لایا گیا تھا | دیا اور کے لئے کھانا منگایا | ہوا شک لفظ میں راوی کو پہلا

انس کی گفتگو سے ہے یہ حاصل | کہ آیا تھا کدو بھی اسکی شامل | ہوا تھا میں تو یوں آمادہ کار | کہوں تا اسکو انکے آگے پہلا

کہ تھی معلوم مجکو یہ حقیقت | کہ ہوگی اس خورش سے انکو الفت | نقلت

۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ عِنْدَهُ دُبَّاءَ يُقْطَعُ مَا هٰذَا قَالَ نُكَثِّرُ بِهِ طَعَامَنَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَجَابِرٌ هٰذَا هُوَ جَابِرُ بْنُ طَارِقٍ وَيُقَالُ ابْنُ اَبِىْ طَارِقٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْرِفُ لَهُ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثَ الْوَاحِدَ

کہا جابر نے یہ احوال اپنا | کہ میں نزد رسول اللہ آیا | وہاں پر آکر میں نے یہ دیکھا | حضور پاک میں رکھا کدو تھا

کہ اسکی آپ قاشیں کر رہے تھے | کہا میں نے جناب مصطفے سے | کہ یہ کیا چیز ہے یوں آپ نے کی | طعام اپنا بڑھاتے ہیں ہم اس سے

غرض یہ ہے کہ فرمایا جابر | کہ اس سے ہے نا خورش ہوتا وافر | روایت تو ہوئی اتمام میاں | و لیکن اسم جابر میں ہاں کہا

ابو عیسی بیاں کرتا ہے ایسا | کہ یہ جابر تو ہے طارق کا بیٹا | کسی نے ذکر ایسا بھی کیا ہے | اسے ابن ابی طارق کہا ہے

بہر صورت یہ جابر نام راوی | ہوا ثابت کہ ہے مرد صحابی | و لیکن ہے حقیقت سطر کی | حدیث اس سے یہی ایک ہی

۹ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ قَالَ اَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ قَالَ اَنَسٌ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ حَوَالَى الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ

انس کہتا ہے تھا اک مرد درزی | ضیافت اسنے کی حضرت نبی کی | پکایا اسنے کھانا انکی خاطر | ہوا میں آپکے ہمراہ حاضر

غرض حضرت کے جب رونق افزا | طعام اسطرح کا نزدیک لایا | کہ تھے نان جو اور شوربا تھا | کدو و لحم خشک اسمیں ملا تھا

دیکھا اسکو ہی میں نے حقیقت | کہ ختم انبیا آثار رحمت | میان کاسہ دست پاک لاکر | کدو کی قاش ہر سو ڈھونڈتے تھے

اسی دن سے کدو ہے مجکو محبوب | ہمیشہ اسکو میں کہتا ہوں مرغوب

۱۰ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

جناب عائشہ کی سی بیان ہے | بآداب نبی رطب اللسان ہے | کہ تھا حضرت نبی کا حال ایسا | کہ رکھتے دوست وہ شہد و حلوا

۱۱ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَمَا تَوَضَّاَ

جناب ام سلمہ کی روایت | ہوئی وارد یہاں ایسی روایت | کہ اسنے پہلوے بریاں جو کہ | رکھا نزد نبی لا کر وہ پہلو

سنو پھر بعد کا حال نمایاں کیا کچھ نوش جان وہ لحم بریاں اٹھے پھر افتخار آفرینش گل زیب بہار آفرینش
ہوئے مصروف وہ سوئے عبادت لگے پڑھنے نماز اسوقت حضرت نہ فرمایا وضو لیکن مکرر کیا تھا اکتفا اول وضو پر

۱۲ عن عبد الله ابن الحارث قال أكلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم شواء في المسجد

یہ عبداللہ ہے حارث کا بیٹا بیان کرتا ہے باطرز دل آرا کہ تھی اسطرح کی تقریب آقا کہ ہم کھاتے تھے کھانا آپ کے ساتھ
رسول اللہ تھے مسجد میں بیٹھے وہاں وہ لحم بریاں کھا رہے تھے

۱۳ عن المغيرة بن شعبة قال ضفت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فأتي بجنب مشوي ثم أخذ الشفرة فجعل يحز لي بها منه قال فجاء بلال يؤذنه بالصلوة فألقى الشفرة فقال ما له تربت يداه قال وكان شاربه قد وفى فقال له أقصه لك على سواك أو قصه على سواك

مغیرہ ایک شب ہمراہ حضرت	ہوا تھا داخل بزم ضیافت	بیان کرتا ہے وہ اسطرح کا بیاں	کہ وہاں لایا گیا تھا لحم بریاں
جناب پاک پیمبر کا دوستا کر	لگے وہ گوشت کے نیزے سے کاٹ کھانا	غرض میرے لئے وہ لحم بریاں	جدا کاٹ کے رکھتے آپ تھے وہاں
پھر اتنے میں بلال آ کر پکارا	اذان دینے لگا وہ آشکارا	لگے ارشاد کرنے شاہ والا	دلاتا تھا مگر وقت عشا یاد
وہیں حضرت نے پھر کارد کو ڈالا	لگے ارشاد کرنے شاہ والا	کہ ہے اسکے لئے یعنی یہ کیا بات	کہ خاک آلود اسکی ہو جبیں آہ
بیان شارح نے کی تشریح و تفسیر	کہ تھا یہ کچھ مقصود تقریر	کہ تو نے دی اذان کیا جلد آکر	مناسب تھا توقف کچھ یہاں پر
نہایت وقت تھا باقی عشا کا	بہت ہنگام تھا یاد خدا کا	ابھی کھانے ہی کو ہم کھا رہے تھے	خورش سے ہم نہیں فارغ ہوئے تھے
تو وقت تھا مناسب تجکو اتنا	کہ کھا لیتے باطمینان کھانا	پھر اسکے بعد کرتے ہم عبادت	باطمینان مستحکم عبادت
کہی راوی نے یہاں آن اولی	کہ گذری یہ حقیقت تھی اتفاقاً	کہ موئے لب تھے ذن کے نہایت	طوالت کر گئے تھے حد علت
کہا یہ آپ نے اور دے کے ادراک	تراشوں موئے لب یک چوب مسواک	دیا مسواک پہ رکھ موئے لب کو	بلال اب قطع کردوں لب کے مو کو
یہاں جو کلمہ تردید لایا			ہوا تھا شک مگر راوی کو پیدا

۱۴ عن أبي هريرة قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم بلحم فرفع إليه الذراع وكانت تعجبه فنهس منها

نبی پاک کا یہ ماجرا ہے	کہ مروی ابو ہریرہ سے ہوا ہے	کہ کچھ ایک لحم وہاں لایا گیا	غرض بہر نبی حاضر کیا تھا
اسی میں لحم شانہ اس قدر	کوئی لایا بہ پیش فخر عالم	وہ یعنی جانتا تھا یہ حقیقت	کہ لحم شانہ سے رکھتے ہیں رغبت
ہو آپ لحم شانہ لیکے	بدندان مبارک کاٹتے تھے	پسند خاطر اقدس جو وہ تھا	تو اسطرح وہ لحم شانہ کھایا

۱۵ عن ابن مسعود قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعجبه الذراع قال وسم في الذراع وكان يرى أن اليهود سموه

ہوا ثابت بقول ابن مسعود	یہ حال احمد ممدوح و محمود	کہ تھا سردار عالم کا یہ عالم	وہ ہوتے لحم سے شانہ کے خرم
انہیں مرغوب تھا بکری کا شانہ	خورش اسکے پسند جاودانہ	ہوا تھا ایکدن اسطرح کا حال	کہ تھے وہان جو یہودان فعال
انھون نے زہر حضرت کو دیا تھا	یہودونکے فریب ایسا کیا تھا	کہ شانہ ایکدن بکری کا لیکر	ملایا زہر تھا اوسمین سراسر
کیا حب لحم زہر آلودہ حاضر	ہوا اوسوقت یہ اعجاز ظاہر	کہ بے کام و زبان بولا وہ شانہ	کیا اسنے کلام دوستانہ
کہ مجھ مین کر گیا ہے سم سرایت	نفرما دین تناول آپ حضرت	وہین دست مبارک کو اٹھایا	رسول اللہ نے اسکو نہ کھایا

ح عن ابی عبید قال طبخت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدرا وکان یعجبہ الذراع فناولتہ الذراع ثم قال ناولنی الذراع فناولتہ ثم قال ناولنی الذراع فقلت یا رسول اللہ وکم للشاۃ من ذراع فقال والذی نفسی بیدہ لو سکت لناولتنی الذراع بعد ذراع ما دعوت

کلام بو عبید سے لکھا ہے	کہ یہ بھی ایکدن کا ماجرا ہے	کہ پیغمبر واسطے حضرت نبی کے	نبی ہاشمی ابطحی کے
میان دیگ لحم پکا تھا	ہوئے سردار عالم رونق افزا	یہ تھے حضرت کی خوبی جاودانہ	پسند آتا انہیں بکری کا شانہ
تو مین نے ایک شانہ کو نکالا	رکھا لا کر حضور شاہ والا	کیا حب نوش جان حضرت نبی نے	تو پھر کرنے لگے ارشاد مجھسے
کہ لا تو اور شانہ میری خاطر	کیا اسکو بھی لا کے پیش حاضر	کیا بار سوم ارشاد مجھکو	کہ شانہ اور بھی نزدیک لا تو
کیا اظہار پھر مین نے یہ انسے	کہ شانے ہوتے مین بکری کے کتنے	عجائب یعنی یہ تو ماجرا ہے	کہان بکری مین شانہ تیسرا ہے
قسم پھر آپنے اسطرح کھائی	کہ ہے سوگند ذات کبریائی	بقدرت ہے جسکا میری جان پر	اگر خاموش تو رہتا یہان پر
نہ کرتا تو اگر تکرار کی بات	تو کھلتی اسجگہ اسرار کی بات	تو دینے مین کچھ تکرار لاتا	جہان تک مانگتا دیتا ہی جاتا

ح عن عائشۃ قالت ما کان الذراع احب اللحم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن کان لا یجد اللحم الا غبا وکان یعجل الیہا لانہا اعجلہا نضجا

سنو اب قول حضرت عائشہ کا	کہ ام المومنین کہتی ہین ایسا	نہ تھا حضرت کو لحم شانہ محبوب	مگر یہ بات تھی منظور و مطلوب
ہوا کرتا تھا کبھی ان کو میسر	تو وہ اس لحم کو رکھتے تھے خوشتر	سو اسی لحم شانہ جو کہ حضرت	کیا کرتے تھے شتابی از سرعت
	تو اس جلدی کی تھی وجہ بتایا	کہ وہ ہوتا ہے جلدی پختہ تر	

ح عن عبد اللہ بن جعفر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اطیب اللحم لحم الظہر

یہان راوی ہوا جعفر کا بیٹا	کہین کے آپ سے ایسا سنا تھا	جناب سرور کونین سے یعنی	بوصف لحم تھے ارشاد کرتے
	کہ سارے گوشتون سے گوشت بہتر	یہ لحم پشت ہے پاکیزہ خوشتر	

عن ام ہانی قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعندک شیء فقلت لا الا خبز یابس وخل فقال ہاتی ما اقفر بیت من ادم فیہ خل

بیان کرتی ہیں حضرت ام ہانی | کہ ہیں دختر وہ حضرت کے چچا کی | کہ میرے ہاں رسول اللہ آئے | بعین مرحمت تشریف لائے
ہوا مجھکو یہ حکم اشرف الناس | کہ کچھ کھانے کو ہے اسدم ترے پاس | کہا میں نے کہ ہوں اس وقت کا | نہیں کچھ خیر میرے پاس حاضر
مگر ہے ایک نان خشک اسجا | بجای نانخورش ہے او سرکا | کیا ارشاد حضرت نے کہ لاؤ | وہ روٹی اور سرکہ اب جو دو ہو
نہیں محتاج وہ گھر نانخورش کا | | | کہ ہووے جس جگہ موجود سرکا

عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فضل عائشہ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام

ابی موسی ہوا راوی خبر کا | حدیث ہادی جن و بشر کا | کہ فرماتے تھے یوں عالم کے سرور | کہ فضل عائشہ ہے عورتوں پر
| کہ جیسی ہے ثرید اوروں پہ تفوق | سبھی کھانوں سے افضل بتحقیق |

عن ابی ہریرۃ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضا من ثور اقط ثم راہ اکل من کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضا

بیان بو ہریرہ ہے بتصدیق | کہ انہنے آپ کو دیکھا بتحقیق | کہ کھا کر آپ نے ثور اقط کا | وضو بھی بعد اسکی پھر کیا تھا
پھر اس کے بعد کھاتا ہوا لکھ | کہ دیکھی یہ حقیقت بھی ہے | کہ لحم شانۂ بکری کو کھا کر | لگے پڑھنے نماز اسوقت سرور
تناول کرکے لیکن ہم | وضو ہر گز نہ حضرت نے کیا تھا | یہاں پر اہل تحقیق خبر نے | لکھا ہے شارحان معتبر نے
| وضو سے یاں مناسب غرض ہے | مراد شستن دست و دہن ہے |

عن انس بن مالک قال اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی صفیۃ بتمر وسویق

انس کہتا ہے کہ حضرت نبی کی | صفیہ سے ہوئی جب رسم عروسی | کیا تھا آپ نے ایسا ولیمہ | کہ تھا خرما و ستو کا ولیمہ
ولیمہ اسکو کہتے ہیں عرب میں | طعام و مسکن و محبوب بیاہ | کہ جب شوہر دولہن کو بیاہ لاوے | وہ اپنے گھر میں کچھ کھانا پکاوے
| کھلاوے اپنے یار و اقربا کو | ولیمہ کی یہ ہے تفسیر سن لو |

عن سلمی ان الحسن بن علی وابن عباس وابن جعفر اتوہا فقالوا لہا اصنعی لنا طعاما مما کان یعجب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحسن اکلہ فقالت یا بنی لا تشتہیہ الیوم قال بلی اصنعیہ لنا قال فقامت فاخذت شیئا من الشعیر فطحنتہ ثم جعلتہ فی قدر وصبت علیہ شیئا من زیت ودقت الفلفل والتوابل

ثم قربته الیهم فقالت هذا ما کان یعجب النبی صلے الله علیه وسلم ویحب اکله

سنو احوالِ سلمہ کی زبان کا کیا انہا ماس عورت نے ایسا
کہ یعنی وہ حسن فرزند حبیبا پسر عباس کا اور ابن جعفر
سبہ تینوں کو باہم سات آئے جہاں سلمہ تھی وہاں تشریف لائے
کہا اس سے کہ کھانا کچھ پکا تو ہمارے واسطے اسلئے کہ تو
کہ خوش آتا تھا جو حضرت نبی کو سبہ تے تھے خورش کو اسکو نیکو
کہا سلمہ نے یوں اُنسے کہ بیٹا نہ آوےگا تمہیں اب یہ خورش کھانا
اُنھوں نے پھر کہا اس سے بہ تکرار ہماری واسطے کچھ بھی لیا ر
کہا راوی نے وہ بی بی پھر اٹھکر لیا پاک جو لیکے آئی آسیا پر
پھر انکو پیش کر آرد بنا کے رکھا وہ دیگچی کی بیچ لا کے
کچھ اسپر روغن زیتون ڈالا ملائے اسمیں فلفل اور زیرا
یہ پھر کہنے لگی اُنسے وہ بی بی کہ ان چیزوں سے ہے ترکیب اسکی
کہ جس سے آپ تھے خوشحال ہوتے خورش کہ اسکے اصل یعنی تھے

ح عن جابر بن عبد الله قال اتانا النبی صلے الله علیه وسلم فی منزلنا فذبحنا له شاة فقال کانهم علموا انا نحب اللحم وفی الحدیث قصة

زبانِ جابر فرخندہ گفتار ہوئی ہے اس حقیقت سے گہربار
کہ حضرت سرورِ کونین آئے ہمارے گھر میں تشریف لائے
کیا بس ایک بکری کو ہمنے ذبح ہمارے خلق محمود و ممدوح
کیا ارشاد تب حضرت نے ایسا کہ تھا معلوم ان لوگوں کو گویا
کہ ہمکو ہے محبت لحم کے سات ہوا اس ذبح سے یعنی اثبات
طوالت سے خبر میں مشتہر ہے کہا راوی نے اسباب مختصر ہے

ح عن جابر قال خرج رسول الله صلے الله علیه وسلم وانا معه فدخل علی امرأة من الانصار فذبحت له شاة فاکل منها واتته بقناع من رطب فاکل منه ثم توضا للظهر فصلی ثم انصرف فاتته بعلالة من علالة الشاة فاکل ثم صلی العصر ولم یتوضا

ہوا منقول جابر کی زبان سے کہ نکلے آپ تھے اپنے مکان سے
غرض میں بھی تو تھا ہمراہ ہمدم کہ یہ ظاہر ہوا احوال اس دم
ہوئی داخل زنِ انصار کے ہاں جنابِ رہنمائی جن و انسان
زنِ انصار نے بکری کو لیکر کیا بس ذبح از بہر پیمبر
جنابِ مخزنِ اخلاق نیکو لگے کرنے تناول لحم بز کو
کیا پھر لا کے اس عورت نے حاضر چھوہاروں کا طبق کہ اُنکی خاطر
رسول اللہ نے خرمے کو کھایا پھر اسکے بعد وقت ظہر آیا
وضو فرمایا حضرت مصطفا نے نماز اسدم پڑھی خیر الوریٰ نے
فراغت آپنے جسوقت پائی حضور پاک میں وہ زن پھر آئی
بقیہ جو رہا تھا لحم بز کا اسے پیش حضرت لاکے رکھا
تناول کرکے پھر اس لحم کو بھی نماز عصر حضرت نے ادا کی
نفرمایا وضو لیکن مکرر کیا تھا اکتفا اول وضو پر

ح عن ام المنذر قالت دخل علی رسول الله صلے الله علیه وسلم ومعه علی ولنا دوال معلقة قالت فجعل رسول الله صلے الله علیه وسلم یاکل ومعه علی یاکل فقال رسول

صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مہ یا علی فانک ناقہ قالت فجلس علی والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یاکل قالت فجعلت لہم سلقا وشعیرا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی من ھذا فاصب فان ھذا اوفق لک

جو ثابت بقول ام منذر　کہ وہ یہ ماجرا کرتی ہیں ظاہر
ہمارے یہاں دوال نخل خرما　کہ تھیں اس وقت موجود و مہیا
کیا ارشاد حضرت نے علی کو　کہ اب تم یا علی انکو نہ کھاؤ
علی نے تھی جو بیماری اٹھائی　تو حضرت نے یہ بات انکو سنائی
علی مرتضیٰ بیٹھے ہوئے تھے　رسول اللہ خرمے کھا رہے تھے
بنایا یعنی آش سلق و جو کو　تو حضرت نے کہا حیدر کھاؤ
ہو الفظ دوال ہر میں جو تحریر　تو اب اس لفظ کی کرتا ہوں تفسیر
نجانی جس گھڑی انکو پاویں　انھیں ہمراہ خرما کاٹ لاویں
توقف اسکو انکے گھر جو دیجے　توبک کر اسکا ہر خوشہ رطب ہو
کہ میرے یہاں نبی تشریف لائے　علی مرتضیٰ بھی ساتھ آئے
چھوہارے آنکے کھانے لگے نبی سے　ہمراہ نبی کھانے علی نے
کہ یعنی ناتواں ہو تم نہایت　تمہیں تحقیق ہے لاحق نقاہت
کہا ہے ام منذر نے پھر ایسا　کہ یعنی میں نے یہ احوال دیکھا
پھر آگے قول ہے منذر کی ماں کا　کہ انکے واسطے میں نے بنایا
کہ اسکا حال تو اس طرح پہ ہے　کہ تمسے یہ موافق سر بسر ہے
عرب میں ہے دوال اسکا رکھا نام　کہ خوشہ شاخ خرما پر بہ اتمام
چھوارو نکی بھری شاخیں سراسر　وہ اپنے گھر میں لٹکاتے ہیں لاکر
یہ جسکا وصف شارح نے کیا ہے　دوال اس کے تئیں کہنا بجا ہے

تم عن عائشۃ ام المؤمنین قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتینی فیقول اعندک غداء فاقول لا قالت فیقول انی صائم قالت فاتانا یوما فقلت یا رسول اللہ انہ اھدیت لنا ھدیۃ قال وما ھی قلت حیس قال اما انی اصبحت صائما قالت ثم اکل

جناب عائشہ فرخندہ افعال　بیاں کرتی ہیں حضرت کا یہ احوال
کہ میرے پاس جو اسوقت موجود　طعام روز میں کہئے کہ مفقود
کہ یعنی کچھ نہیں موجود کھانا　تو میں کرتا ہوں روزہ کا ارادہ
کہ آنے میرے یہاں ختم رسالت　تو کی معروض میں نے یہ حقیقت
کہا ہیں لے کے جسکا حیس ہے نام　وہ ہدیہ آگیا ہے ابن ہنگام
کیا یعنی ارادہ صوم کا تھا　بہ ہنگام سحر میں جو اٹھا تھا
بیاں کہتے ہیں اکثر اہل اخبار　کہ صوم نفل میں صائم ہے مختار
کہا لیکن قضا اسکے تئیں ہے
کہ تھے جو آپ میرے یہاں گئے　تو وہ اس طرح تھے ارشاد کرتے
یہ سنکر آپ فرماتے تھے ایما　بقول خاص انی صائم کا
کہا ہے عائشہ نے اور پھر بھی　کہ صورت اس طرح کی ایکدن تھی
کہ ہے ہدیہ ہمارے یہاں کچھ آیا　کیا ارشاد حضرت نے وہ ہے کیا
کیا ارشاد تو ہو اس سے آگاہ　کہ میں نے صبح کے روزہ کی تھی راہ
بیان عائشہ کرتی ہیں ایسا　کہ حضرت نے پھر اس کھانے کو کھایا
پس از نیت گر آسکے لیکن　کہ کھانا کھائے بیشک کہا ہے
کہا بعضوں نے کچھ جو بھی کہا ہے

تم عن عبد اللہ بن سلام قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ کسرۃ

مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ فَوَضَعَ عَلَیْهَا تَمْرَۃً ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ اِدَامُ هٰذِهٖ فَاَکَلَ

بیاں کرتا ہے عبداللہ ایسا — کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا — کہ ٹکڑا نان جو کا ایک لیکر — رکھا بس ایک خرما اسکے اوپر
پھر اسکے بعد فرمایا ہویدا — کہ ہے یہ نانخورش یعنی اب اسکا — کیا پھر نوش جاں فخر عرب نے — جناب مصطفےٰ محبوب رب نے

(۲۹) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعْجِبُهُ الثُّفْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ یَعْنِیْ مَا بَقِیَ مِنَ الطَّعَامِ

بیاں کرتا ہوں بجمل انس کو — کہ تھی ایسی رسول اللہ کی خو — کہ بچ رہتا تھا جو کھانیکا نیچے — جناب پاک ہوتے اس سے خوشحال
غرض یہ ہی کہ جو بس ماندہ ریزہ — کہ رہ جاتا میان دیگ کا — خوش آتا تھا وہ ختم المرسلیں کو — جناب رحمۃ للعالمین کو

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ صِفَۃِ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ

یہ باب ہے بیان صفت وضو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نزدیک کھانیکے اور اسمیں دو حدیثیں ہیں

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَیْهِ الطَّعَامُ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِیْکَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَی الصَّلٰوۃِ

وضو ہے نام فعل خاص کا لیکن ہوا ثابت — کہیں یہ ہاتھ دھونے میں بھی استعمال پاتا ہے
خبر وارد یہ عبداللہ سے ہے — کیا یوں اس نے راہ گفتگو طے — کہ ختم انبیا مفروغ ہو کے — برآمد جو ہوئے بیت خلا سے
حضور سرور سردار عالم — رکھا لوگوں نے کھانا لا کے ہمدم — رکھا کھانا کیا معروض ایسا — کہ ہم لائیں نہیں پانی وضو کا
کیا تب آپنے یہ انکو ارشاد — کہ یعنی تم رکھو یہ بات کو یاد — کہ جو حکم خدا میرے تئیں ہے — تو وہ ہرگز سوا اسکے نہیں ہے
کہ یعنی جب نماز اٹھکر پڑھوں میں — وضو اسکے لئے اسدم کروں میں

(۲) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَاْتُ فِی التَّوْرٰىۃِ اَنَّ بَرَکَۃَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَرَاْتُ فِی التَّوْرٰىۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَرَکَۃُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ

بیان اس بات کا سلماں نے جتاکر — کہ یوں میں نے پڑھا توریت میں تھا — کہ دھونا ہاتھ کا کھانیکے کھا کر — ہی کھانیکی ہے برکت سراسر
غرض توریت کی پھر یہ حقیقت — بیاں کی میں نے جاکر پیش حضرت — خبر دی آپکو اس چیز کے سات — پڑھی تھی میں نے جو توریت میں بات
کیا بس آپ نے ارشاد مجھکو — کہ اب اس بات کو بھی جانیو تو — کہ قبل و بعد خوردن ہاتھ دھونا — ہی کھانے میں ہے برکت کا ہونا

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَ مَا یَفْرُغُ مِنْهُ

یہ باب ہے بیان قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قبل کھانا کھانے کے اور بعد فراغت کے اور اس میں سات حدیثیں ہیں

(۱) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقُرِّبَ اِلَیْهِ طَعَامٌ

ثم اکلنا فما کان اعظم برکۃ منہ اول ما اکلنا ولا اقل برکۃ فی آخرہ قلنا یا رسول اللہ کیف هذا قال انا ذکرنا اسم اللہ تعالیٰ حین اکلنا ثم قعد من اکل ولم یسم اللہ تعالیٰ فاکل معہ الشیطان

جناب سید کونین قبل و بعد کھانے کے | کیا کرتے تھے جو کچھ اور سب لکھنے میں آتا ہے

ابی ایوب کی یہ روایت | کہ ہم تھے ایکدن نزدیک حضرت | کہ بس اسوقت کھانا کھانیکو آیا | کوئی کھانا نہ دیکھا میں نے ایسا
کہ ہووے جو طعام ازروے برکت | زیادہ اس سے اول میں بغایت | غرض یہ ہے کہ ہمنے وہ جو کھایا | تو اسمیں اسطرح کا وصف پایا
پھر اس کھانے میں ہمنے آخر کار | عدیم البرکتی کے پائے آثار | کہا تب آپ سے ہمنے یہ قول | کہ کچھ کیجے بیاں کیفیت حال
کہ یعنی اس خورش میں خیر و برکت | ہوئی محسوس اول میں بکثرت | پھر آخر ہوگئی وہ خیر معدوم | ہمیں اسکا نہیں احوال معلوم
کہا حضرت نے ہاں ماجرا تھا | کہ ہمنے لیا نام خدا تھا | لیا وقت خورش نام الٰہی | اسی کے واسطے سے خیر آئی
پھر ایسا شخص اس کھانے پر آیا | کہ کھاتے وقت نام حق بھلایا | تو بس شیطان نے کھایا سات اسکے | ہوئی زائل وہ برکت اس خورش سے

۲ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فنسی ان یذکر اللہ تعالیٰ علی طعامہ فلیقل بسم اللہ اولہ و آخرہ

حدیث عائشہ اس طرح آئی | کہ فرماتے تھے محبوب الٰہی | کہ جب تم میں سے کھاوے کوئی کھانا | اسے ہو اور ایسا سہو پیدا
وہ یعنی ازرہ نسیان بھولے | کہ ہنگام خورش نام خدا لے | غرض اس کے تئیں لازم ہے یہ بات | فراموشی سے ہو فارغ جس اوقات
کہے وہ یعنی کرکے غور آخر | کہ بسم اللہ اول اور آخر

۳ عن عمر بن ابی سلمۃ انہ دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ طعام فقال ادن یا بنی فسم اللہ تعالیٰ وکل بیمینک وکل مما یلیک

عمر ہے یہ ابی سلمہ کا بیٹا | بیاں کرتا ہے وہ یہ حال اپنا | کہ آیا پاس حضرت مصطفیٰ کے | طعام اس دم رکھا تھا انکے آگے
کہا از راہ شفقت یا بنیّ | ہمارے پاس یعنی آ بنیّ | تناول کر خدا کا نام لیکے | بدست راست اپنے سامنے کی

۴ عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من طعامہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین

جناب بوسعید اس طرح گویا | کہ یہ دستور تھا حضرت نبی کا | کہ جب پاتے تھے کھانے سے فراغت | تو یوں حمد خدا کرتے تھے حضرت
کہ حمد بیحد اسکو سزا ہے | کہ جسنے ہمکو کھانیکو دیا ہے | پلایا ہمکو پانی کے تئیں ہے | بنایا اس نے ہمکو مسلمیں سے

۵ عن ابی امامۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفعت مائدتہ من بین یدیہ یقول الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مودع ولا مستغنی عنہ ربنا

ہوا ہے بو امامہ سے یہ منقول — کہ تھا یوں آپکا دستور معمول
کہ دسترخوان جب آ پیش حضرت — اٹھایا جاتا تھا باخیر و برکت
تو فرماتے تھے حضرت یہ دعا کو — تمامی حمد ہے ثابت خدا کو
بیاں حمداً کثیراً طیباً کا — رسول اللہ کا ورد زباں تھا
کہ یعنی حمد وافر طیب و پاک — کہ ہووے خیر ہی سے وہ شرفناک
نہ ہو وہ حمد قابل چھوڑنے کے — نہ ہووے بے نیازی اور اس سے
غرض ایسا وظیفہ آپکا تھا — بلفظ ربنا ختم دعا تھا

(۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الطَّعَامَ فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهٖ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَمّٰى لَكَفَاكُمْ

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات — کہ یعنی یوں ہوے اتفاقات
کہ تھے حضرت نبی کھانیکو موجود — کچھ اک اصحاب تھے ہمراہ انکے
رسول اللہ کے وہ یار و احباب — جلیس بزم تھے اس دم چھ اصحاب
کہ وہاں ناگاہ اعرابی جو آیا — وہ کھانا اس نے دو لقموں میں کھایا
کیا حضرت نے تب ارشاد ایسا — کہ گر یہ شخص بسم اللہ کہتا
تو یہ کھانا تمہیں کرتا کفایت — غرض تم سیر ہوتے حد غایت

(۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا

ہوا مفہوم گفتار انس سے — کہ تھے حضرت نبی ارشاد کرتے
کہ اس بندہ سے ہے اللہ راضی — کہ عادت جسکی ہو تحقیق ایسی
کہ ہووے ایک لقمہ سے وہ سیراب — ویا سیراب ہو یکدو سے آب
کرے وہ اسکا پہ شکر باری — ہے اسکی زباں پر حمد باری

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَدَحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

(۱) عَنْ ثَابِتٍ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَدَحَ خَشَبٍ غَلِيظًا مُضَبَّبًا بِحَدِيدٍ فَقَالَ يَا ثَابِتُ هٰذَا قَدَحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قسیم کوثر و تسنیم کے کاسہ کی کیفیت — سنو لے تشنگان شوق کیا راوی سناتا ہے

انس یار نبی کا یار ثابت — بیاں کرتا ہے یہ گفتار ثابت
کہ وہ جو تھا انس مالک کا بیٹا — نکالا اس نے کاسہ چوب کا تھا
پیالہ وہ دکھایا کھول کر — ہوئے آگاہ اس سے ہم سراسر
کیا تیار اس کو چوب سے تھا — سطبری تھی پیالہ میں ہویدا
پشیزی اس پہ آہن کی لگی تھی — لگی تھی اس پہ آہن کی پشیزی
کہا پھر مجھ کو ثابت انس نے — مخاطب ہو کے فرمایا مجھی سے
کہ یعنی یہ پیالہ جو دھرا ہے — یہ کاسہ کاسہ خیر الورٰی ہے

(۲) عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْقَدَحِ الشَّرَابَ كُلَّهُ الْمَاءَ وَالنَّبِيذَ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ

انس کا اور یہ قول سکر رہا | بکام جان ہے گویا شیر و شکر | قسم کھا کے بیان کرتا تھا ایسا | کہ اس کا سچی میں بے تکلف پلایا
رسول اللہ کو از قسم آبی | بھی شہد و نبیذ و شیر ساقی

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَۃِ فَاکِھَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان میوہ خوری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں پانچ حدیثیں ہیں

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ

شرف کیوں کر دم اس میوہ کو جو اثمار جنت پر | لب لعل مبارک تک جسے مقسوم لاتا ہے
ہی فرزند سے جعفر کے یہ بات | وہ ہے موسوم عبد اللہ کے ساتھ | بیاں کرتا ہے وہ راوی روایات | ہوئی مذکور یہ اس کی روایت
کہ حضرت سید کونین کھاتے | خیار تر کو با خرمائے تر تھے

(۲) عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْکُلُ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ

کیا ہے عائشہ نے یہاں یہ مذکور | کہ تھا حضرت نبی کا یہ بھی دستور | کہ خربوزہ چھوارے سے ملا کر | جناب سرور عالم تھے کھاتے

(۳) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ بَیْنَ الْخِرْبِزِ وَالرُّطَبِ

انس بھی یہاں بشرح عبارات | بیاں اس طرح کرتا ہے حقیقت | کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا | بوقت خوردن بطیخ و خرما
حضرت نوشجاں کرتے تھے مدام | چھوارے سے اور خربوزے کو باہم

(۴) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوْا بِہٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثِمَارِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَفِیْ مُدِّنَا اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنَّہٗ دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ لِلْمَدِیْنَۃِ بِمِثْلِ مَا دَعَاکَ بِہٖ لِمَکَّۃَ وَمِثْلِہٖ مَعَہٗ قَالَ ثُمَّ یَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِیْدٍ یَرَاہُ فَیُعْطِیْہِ ذٰلِکَ الثَّمَرَ

بیاں ہے بوہریرہ کی زباں کا | بھلا ہے مدعا بین اس بیاں کا | کہ تھے اتنا خاص جو اہل مدینہ | یہ ان لوگوں کا طور اتھا قرینہ
کہ جب وہ دیکھتے اول ثمر کو | تو لاتے نوبہ نو سیراب تر کو | بہ پیش نوبہار دشت جنت | بطور ہدیہ بھر یمن و برکت
رسول حق جب وہ پہلی پھل لے کر | یہ الفاظ دعا کو لب پہ لاتے | کہ اے اللہ کر برکت ہویدا | ہمارے واسطے میوہ میں پیدا
خدایا اور برکت رضا ہے | ہمارے اس مدینہ میں ہمیشہ | الٰہی اور کر برکت کو ظاہر | ہمارے وزن صاع و مد میں حاضر
خداوندا تھا خاص تیرا | کہ جس کا نام ابراہیم ہے | اسے تحقیق مجھ کو دوستی ہے | وہ تیرا دوست و پیغمبر نبی ہے

الٰہی میں بھی ہوں بندہ تمہارا | نبی بھی ہوں تمہارا آشکارا | خدایا تجھ سے جو اس نے دعا کی | برائے مکہ تھی جو التجا کی
الٰہی میں بھی اب کرتا دعا ہوں | مدینہ کے لئے وہ چاہتا ہوں | کہ ابراہیم نے چاہا ہے جیسے | ز بہر مکہ کی ہے جو تمنا
وہی ہے آرزو میرے خدایا | مدینہ کے لئے ہے وہ تمنا | دو چنداں اس سے بھی بہر مدینہ | دعا گو ہوں پئے شہر مدینہ
پھر اس کے بعد فرمایا سدا کی | کہ تھی عادت جناب مصطفےٰ کی | کہ آتا تھا نظر جو طفل اصغر | جناب مصطفےٰ اس کو بلا کر
عطا کرتے تھے اس نوبس ثمر کو | غرض طفل صغیر نوبسر کو

۵ عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ بَعَثَنِیْ مُعَاذٌ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَعَلَیْہِ اَجْرٌ مِنْ قِثَّاءٍ زُغْبٍ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ الْقِثَّاءَ فَاَتَیْتُہٗ بِہٖ وَعِنْدَہٗ حُلِیَّۃٌ قَدْ قَدِمَتْ عَلَیْہِ مِنَ الْبَحْرَیْنِ فَمَلَاَ یَدَہٗ مِنْهَا فَاَعْطَانِیْہِ

کہا بنت معوذ نے وہ احوال | کہ ہے اس طرح کیفیت حال | کہ تھا جو معاذ ابن عفرا | طبق دیکر مجھے تھا اس نے بھیجا
رکھے خرمائے تر تھے اس کے اندر | چھپی تھیں ککڑیاں کچھ ان کے اوپر | وہ ایسی ککڑیاں تھیں تازہ و تر | نمایاں جن کے ریشے تھے سراسر
غرض جو آپ کی ٹھیری تھی عادت | کہ وہ ککڑی سے رکھتے تھے محبت | تو بس میں اس طبق کو آئی لیکے | جناب سرور عالم کے آگے
طبق لائی تو میں نے وہاں دیکھا | کہ زیور پاس حضرت کے رکھا تھا | کہ ان کے واسطے تحقیق آیا | وہ زیور جانب بحرین سے تھا
رسول اللہ نے بھر ہاتھ بھر کر | عطا مجھ کو کیا اس میں سے زیور

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ صِفَةِ شَرَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان میں پینے کی چیز کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ

بذکر وصف آب طرز آشامیدن حضرت | مذاق جان کیا کیا لطف و کیفیت اٹھاتا ہے
برصف شربت ختم نبوت | جناب عائشہ سے ہے روایت | کہ تھا محبوب نزد شہ دیں | خنک شربت نہایت سرد و شیریں

۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَلٰی مَیْمُوْنَةَ فَجَاءَتْنَا بِاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰی یَمِیْنِهٖ وَخَالِدٌ عَلٰی شِمَالِهٖ فَقَالَ لِیَ الشَّرْبَةُ لَکَ فَاِنْ شِئْتَ اٰثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا کُنْتُ لِاُوْثِرَ عَلٰی سُؤْرِکَ اَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطْعَمَهُ اللّٰہُ طَعَامًا فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا

مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ

کیا عباس کے بیٹے نے ایسا کہ میں حضرت نبی کے ساتھ آیا
نقط میں گیا کہ خالد کو بھی لائے ن میمونہ کے گھر میں جبکہ لائے
جناب نوجہ سرور عالم تبرک شیر آئیں پیش اس دم
ن میمونہ جو ام المومنیں تھیں ہمارے واسطے وہ شیر لائیں
جناب سرور کون و مکاں نے کیا کچھ نوش جاں وہ شیر لے کے
بسمت راست میں بیٹھا ہوا تھا ادھر بائیں طرف خالد تھا بیٹھا
غرض پیکر جناب پاک نے شیر مخاطب ہو کے کی یوں مجھ سے تقریر
کہ یعنی پی چکا اول میں اس کو احق و مستحق اب بعد ہے تو
ولیکن تو اگر چاہے خوشی سے تو پہلے شیر خالد کے تئیں دے
بیاں کرتے ہیں عبد اللہ احوال کہ میں نے یوں کہا حضرت سے فی الحال
کہ مجھکو ہے بھلا کب یہ گوارا کہ ہے جو شیر بس خوردہ تمہارا
کروں میں دوسرے پر اس کو ایثار نہیں منظور مجھکو یہ بات زنہار
کیا پھر آپ نے ارشاد اس دم کہ کھانا جس کو دے خلاق عالم
اسے لازم ہے پڑھنا اس طرح کا مناسب شکر ہے اپنے خدا کا
کہ اے اللہ اس کھانے کے اندر ہمارے واسطے برکت عطا کر
کھلا تو ہم کو کھانا اور ایسا کہ ہوئے اس سے بہتر اور اچھا
کیا یہ اور بھی حضرت نے ارشاد پلائے شیر جس کو رب جواد
غرض لائے ہیں اس کو کہکر یہ دعا بھی زباں پر اس کی ہو یہ بات جاری
کہ اس میں کر عنایت رب عزت بہت کچھ خیر و افزائش بہ نہایت
غرض وہ تو عطا اس طرح کی ہو زیادہ اور افزوں اس سے بھی ہو
بیاں کرتا ہے راوی آخر کار کیا یوں آپ نے ارشاد و اظہار
کہ کوئی شے نہیں ایسی یہاں پر کہ ہوئے کھانے پینے کی برابر
مگر یہ شیر کہ ہے بات حاصل کہ ہے وہ کھانے پینے کی مقابل

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شُرْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان طریق آشامیدن رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں ۱۲

(۱) حٓ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ

کہا ہے ابن عباس ولی نے کہ محبوب خدا حضرت نبی نے
پیا اس طرح آب چاہ زمزم کہ تھے اس دم کھڑے سردار عالم

(۲) حٓ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا

کہا ہے عمرو نے اس خبر سے اسے اسناد ہے اپنے پدر سے
پدر بھی عمرو کا تا جد غایت ہے اپنے باپ سے کرتا روایت
یہ جد عمرو ہے جس نے دیکھا جناب سرور کونین کو تھا
کہ پانی نوش جاں کرتے نبی تھے کھڑے ہو کر کبھی اور گاہ بیٹھے

(۳) حٓ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ

بیاں کرتے ہیں عبد اللہ ایسا کہ میں نے آپ کو پانی پلایا
پلایا یعنی آب چاہ زمزم کیا پس نوش جاں حضرت نے اس دم

غرض یہ ہے کہ وقت نوشیدن آب کھڑے تھے حضرت محبوب وہاب

۳ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ اُتِیَ عَلِیٌّ بِكُوْزٍ مِّنْ مَّاءٍ وَّهُوَ فِی الرَّحْبَةِ فَاَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَغَسَلَ یَدَیْهِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَیْهِ وَرَاْسَهٗ ثُمَّ شَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ یُحْدِثْ هٰكَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ

بیاں اب راوی اخبار نزال — عیاں کرتا ہے کیفیت حال
کہ از بہر علی شیر وہاب — کوئی لے کر کے آیا کوزہ آب
وہ اک حجرہ جو تھا مسجد کے اندر — اسی کے درمیاں بیٹھے تھے حضرت
کف دست میں اس آب لیکے — علی نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے
دہن کو پھر کیا کلی سے سیراب — پھر اس کے بعد ڈالا ناک میں آب
کیا مسح بدن پاک اطہر — کیا پونچوں پہ بھی مسح سراسر
اسی کوزے سے پھر حضرت علی نے — پیا کچھ آب اس حق کے ولی نے
غرض یہ ہے پیا پانی جس جگہ — کھڑے تھے حیدر فرخندہ فرجام
کیا ارشاد اس کے بعد ایسا — کہ یعنی یہ وضو ہے اس شخص کا
کہ حال خود وضو جس شخص کا ہے — وضو ایسا اسے کرنا بجا ہے
رسول اللہ کو تھا یوں ہی دیکھا — انہوں نے بھی وضو ایسا کیا تھا

۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلٰثًا اِذَا شَرِبَ وَیَقُوْلُ هُوَ اَمْرَأُ وَاَرْوٰی

انس نے یہاں سنا کر اب بیاں کو — کیا سیراب مشتاقوں کی جاں کو
کہ پانی نوش جاں جب آپ کرتے — تو اس کے درمیاں دم تین بھرتے
بظرف آب وقت خوردن آب — وہ لیکن تین دم لیتے تھے سیراب
کہا کرتے تھے حضرت اور یہ بات — کہ پینا آپ کا اس طرح کے سات
گوارندہ غرض یہ بیشتر ہے — طراوت دینے والا سربسر ہے

۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَیْنِ

بذکر آب نوشی ابن عباس — بیاں کرتے ہیں حال اشرف الناس
کہ جب پانی کو پیتے شاہ ابرار — تو وہ پانی میں دم لیتے تھے دو بار

۶ عَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِیْ قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰی فِیْهَا فَقَطَعْتُهٗ۔

بیاں کبشہ نے کی ہے یہ حقیقت — کہ لائے جب یہاں تشریف حضرت
مرے گھر مشک پانی کی دھری تھی — کہ وہ لٹکی ہوئی پانی بھری تھی
غرض مشک معلق کے دہن سے — پیا حضرت نے پانی منہ لگا کے
کیا تھا نوش جاں وہ آب جس دم — کھڑے تھے اس گھڑی سرور عالم
بیاں کرتی ہیں کبشہ پھر یہ حال — اٹھی میں مشک کی جانب کو فی الحال
تو میں نے کیا اس کا بریدہ — کہ تا ہووے منہ وہ دنداں رسیدہ
نہ کوئی اور اس کو منہ میں لاوے — کس و ناکس کبھی منہ میں نہ لاوے
حقیقت یہ بھی شارح نے لکھی ہے — یہاں یہ دوسری تقریر کی ہے
کہ اس سے جو وہاں مشک کا منہ تھا — تو اس کے کاٹنے کا یہ سبب تھا
کہ اس جگہ تھے بہر حضرت — وہاں مشک کو کاٹا بہر عزت

کسی کو وہ اگر بیمار پاتے ۔ تو اس پر صبر کے زبانی آتے ۔ غرض پانی و جسکے لبتک آتا ۔ شفافی الحال وہ بیمار پاتا

عن ثمامة بن عبد الله قال كان انس بن مالك يتنفس في الاناء ثلثا وزعم انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتنفس في الاناء ثلثا

انس کا فعل یوں مروی ہے جو ۔ کہ پانی اس طرح اس نے پیا ہے ۔ وہ حضرت مصطفیٰ کا یار اکثر ۔ پیا کرتا تھا پانی تین دم کر
پیا کرتا تھا یہی وہ صحابی ۔ کہ یہ تقلید ہے حضرت نبی کی

عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل علينا وقربة معلقة فشرب من فم القربة وهو قائم فقامت ام سليم الى راس القربة فقطعتها

ہوئے داخل جناب پاک حضرت ۔ انس کے گھر میں از راہ عنایت ۔ وہاں اک مشک پانی کی بھری تھی ۔ معلق اور آویزاں دھری تھی
رسول اللہ کیا وہاں پر آیا ۔ دہان مشک سے منہ کو لگایا ۔ کھڑے پیتے رہے آپ اس سے پانی ۔ ز روئے لطف از راہ مہربانی
انس کی ماں نے جو حال دیکھا ۔ دہن جو کرکر دہان مشک کاٹا ۔ تبرک جانکر اس کو رکھا پاس ۔ باآداب ہاں اشرف الناس

باب ما جاء في تعطر رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان خوشبو لگانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چھ حدیثیں ہیں

(۱) عن انس بن مالك قال كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم سكة يتطيب منها

صبا کس کے تعطر کی خبر لائی گلشن میں ۔ گلاب و کیوڑہ اب آب خجالت میں نہاتا ہے

ملا ہے عطر کس گل نے بغیر ۔ کہ چھایا آج ہے جسکا چمن میں ۔ معطر چمن کس کے لئے ہے ۔ گل فردوس کو شرما دیا ہے
صبا نے کسکی بوئے پاک پہنچ ۔ دماغ گلستاں کو دی ہے سرشار ۔ کروں کیا وصف اس پاکیزہ تن کا ۔ کہ جان عطر ہے جسکا پسینا
معطر جسکی بو سے بوستاں ہو ۔ بھلا محتاج وہ کیا عطر کا ہو ۔ مگر عاجز نوازی کی یہی بات ۔ کہ تھا خوشبو سے انکو رابطہ تر
انس راوی کا بیند کو دشنگر ۔ دماغ جاں ہوا اپنا معطر ۔ بیان کرتا ہے حال مصطفیٰ کو ۔ کہ انکے پاس تھی از قسم خوشبو
ز تسبیح ہوئی مشغولی ہے ۔ وہ رکھتے اس لئے خوشبو رکھا کر

عن ثمامة بن عبد الله قال كان انس بن مالك لا يرد الطيب وقال انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يرد الطيب

انس کے پاس جب آتا تھا خوشبو ۔ نہ کرتا تھا انس زنہار اس کو ۔ رسول اللہ کا وہ خادم خاص ۔ بیان کرتا تھا یوں از روئے اخلاص
بصد احوال اس کو قبول کیا ۔ حضور پاک بھی جو رد نہ کرتا ۔ جناب عزت اسد الوار ۔ کبھی نے رد کئے زنہار زنہار

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث لا ترد الوسائد والدهن واللبن

بیاں ہو گرچہ یہ ابن عمر کا
کہ تکیہ اور روغن بو کے خوش کا

مگر دیتا ہے حضرت کا حوالا
کوئی دیوے تو رد کیجو نہ اصلا
غرض یہ تین چیزیں جو کوئی دے

کہ ہے یہ سرور عالم کا ارشاد
سوا اسکے اگر دیوے کوئی شیر
تو لینے میں نہ کچھ انکار کیجے

سمجھو اسکو مت سمجھو اور رکھو یاد
تو لینے میں نہ سمجھو اسکے تقصیر

ح عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طِیْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِیْحُهٗ وَخَفِیَ لَوْنُهٗ وَطِیْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِیَ رِیْحُهٗ

ہوا اس شخص سے مروی یہ حال
کہ جسکا رنگ ہو پنہاں تو غالب

کہ جنے بو ہریرہ سے سنا حال
مہکتی ہو مگر خوشبو نہایت
کہ وہ اسطرح کی خوشبو لگاویں

کہ ہے ارشاد یہ خیر الورا کا
ولیکن عورتوں کے واسطے تو
کہ جسکا رنگ غالب ہو پیا دیں

کہ مردوں کو وہ بو خوش ہے
مخالف حکم ہو موافق سن لو

ح عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِیَ اَحَدُکُمُ الرَّیْحَانَ فَلَا یَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ

ابی عثماں نے ایسا کہا ہے
کہ یہ ریحاں ہے جنت سے آیا
کہ وارد جو ہوا ہے لفظ ریحاں

کہ یہ قول جناب مصطفی ہے
نہیں انکار کرنا اس سے اچھا
درخت ناز بو مقصود ہے یہاں

کہ دیوے گر کوئی ریحان تم کو
یہاں جو شارح قول نبی ہے
لکھا ہے دوسرے شارح نے ایسا

کبھی لینے سے مت انکار کیجو
تو اس نے اسطرح تشریح کی
کہ ریحان نام ہے ہر خوشبو

ح عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عُرِضْتُ بَیْنَ یَدَیْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَلْقٰی جَرِیْرٌ رِدَاءَهٗ وَمَشٰی فِیْ اِزَارٍ فَقَالَ لَهٗ خُذْ رِدَاءَكَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْقَوْمِ مَا رَاَیْتُ رَجُلًا اَحْسَنَ صُوْرَةً مِنْ جَرِیْرٍ اِلَّا مَا بَلَغَنَا مِنْ صُوْرَةِ یُوْسُفَ

جریر خوبروئے ماہ سیما
فقط لنگی ہی پہنے وہاں سے نکلا
کہا پھر قوم سے حضرت عمر نے

بیاں کرتا ہے یہ احوال اپنا
کہا حضرت عمر نے مجھ سے ایسا
کوئی احسن نہ دیکھا میں نے اس سے
کہ جیسی شکل یوسف ابن یعقوب

کہ آگے آنکے حضرت عمر کے
جریر اپنی ردا کو تو اٹھا لے
جریر اسطرح کی رکھتا ہے صورت
سنی ہے ہم نے دلکش اور خوب

ردا میں نے اٹھائی وہ
بدن اپنے کو اب یعنی چھپا
کہ حسن با صفا دیکھو

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ کَیْفِیَّةِ کَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان کیفیت کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ...

ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْرُدُ سَرْدَکُمْ هٰذَا ...

هذا ولكنه كان يتكلم بكلام بين فصل يحفظه من جلس اليه

کلام سرورِ عالم کا یہ فیض نمایاں ہے		کہ جہل و کفر کے مُردوں کو وہ ابتک جلاتا ہے	
جناب عائشہ کرتی ہیں اظہار	کہ ایسی تو نہ تھی حضرت کی گفتار	کہ جیسی تم یہ باتیں جلد پیہم	کیا کرتے ہو تو گو بیش یا کم
مگر ایسا کلام مصطفا تھا	کہ ایک یک حرف آپ کا جدا تھا	جناب پاک محبوب الٰہی	بیاں کرتے تھے با طرزِ صفائی
کہ اسکے پاس جو ہوتا تھا بیٹھا			کلام پاک فوراً یاد کرتا

(٢) عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعيد الكلمة ثلاثا لتعقل عنه

دکھاتے ہیں انس ابن ربیع حال	کہ گفتارِ نبی کا تھا یہ احوال	کہ اک اک بات کو از روئے تفہیم	کہا کرتے سہ بارہ آپ تقریر
	کہ تا اصحاب عالم کی ہدایت	بخوبی اور آسانی سمجھ لیں	

(٣) عن الحسن بن علي قال سألت خالي هند بن ابي هالة وكان وصافا فقلت صف لي
منطق رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم متواصل
الاحزان دائم الفكرة ليست له راحة طويل السكت لا يتكلم في غير حاجة يفتتح الكلام
ويختمه باسم الله ويتكلم بجوامع الكلم كلامه فصل لا فضول ولا تقصير ليس بالجافي
ولا المهين يعظم النعمة وان دقت لا يذم منها شيئا غير انه لم يكن يذم ذواقا ولا يمدحه ولا
تغضبه الدنيا ولا ما كان لها فاذا تعدي الحق لم يقم لغضبه شيء حتى ينتصر له ولا يغضب
لنفسه ولا ينتصر لها اذا اشار اشار بكفه كلها واذا تعجب قلبها واذا تحدث اتصل بها
وضرب براحته اليمنى بطن ابهامه اليسرى فاذا غضب اعرض واشاح واذا فرح غض
طرفه جل ضحكه التبسم يفتر عن مثل حب الغمام

سنو فرزند حیدر کی روایت	ہوئی جس طرح یہ مروی روایت	کہ ہند ابن ابی ہالہ سے پوچھا	حسن ابن علی نے حال اسکا
بتا کیسا کلام پاک اطہر	جناب سرورِ عالم پناہ کی	کہ تو وصاف ہے حال نبی کا	جناب مستطاب احمدی کا
[illegible]	وہ رہتے تھے ہمیں اندوہگیں تھے	سدا رہتے تھے وہ اندوہگیں سا	نہایت فکر میں رہتے تھے ہر دم
کہ بابت جناب مصطفا کا	شفیع عاصیاں خیر الورا کو	بہت خاموش رہتے آپ اکثر	وہ بے حاجت کبھی کہتے نہ تھے بات
کلام حق اثر کا تمام	کیا کرتے تھے افکار و بانجام	کلام مختصر وہ آپ کا تھا	کہ مضمون و معانی سے بھرا تھا
[illegible]	کہ کرتا تھا تمیز حق و باطل	باندازِ مناسب تھی وہ گفتار	[illegible]

جفا عادت نہ تھی خیر البشر کی ۔ نہ لوگوں پر حقارت سے نظر کی
اگر ملتی انہیں تھوڑی بھی نعمت ۔ تو اسکو جانتے با شان عظمت

مذمت وہ نہیں کرتے تھے اصلا ۔ کسی کھانے کی گو ہوتا نہ اچھا
اگرچہ وہ مذمت بھی نہ کرتے ۔ مگر تعریف بھی اسکی نہ کرتے

انہیں غصہ میں لاتی تھی نہ دنیا ۔ نہ کار دنیوی غصہ میں لاتا
ولیکن امر دیں کا رب کا ۔ رسول اللہ آتے تھے غضب میں

جو امر دیں میں ہوتا فرق پیدا ۔ تو وہاں تاب تحمل تھی نہ اصلا
یہاں تک آپ ہوتے تھے غضبناک ۔ کہ ہوتے منتقم بے خوف و بے باک

پر اپنے واسطے از رہ رحمت ۔ کسی پر خشمگیں ہوتے نہ حضرت
نہ بدلہ بھی کسی سے آپ لیتے ۔ نہ اپنے واسطے وہ رنج دیتے

سنو یہ اور بھی دستور حضرت ۔ کسی جانب اگر کرتے اشارت
کف دست مبارک سے تمام ۔ کیا کرتے تھے حضرت بہر اتمام

اگر ہوتی تعجب کی کوئی بات ۔ الٹ لیتے تھے ہتھیلی کو اس اوقات
بہنگام سخن دستور یہ تھا ۔ ملاتے تھے کف دست صفا

ہتھیلی ہاتھ سیدھے کی اٹھا کر ۔ وہ بائیں ہاتھ کی جانب کو لاکر
کف یمنی سے باطن شست چپ کے ۔ بر انگشت صفا کو مارتے تھے

مقرر ہے عرب میں یعنی یہ بات ۔ کہ ماریں بات کہتے ہاتھ پر ہاتھ
سو یہ بھی عادت خیر البشر تھی ۔ غرض وقت سخن اسپر نظر تھی

عدیم المثل تھی یہ آپ کی خو ۔ اگر لاتا کوئی غصہ میں آنکو
تو وہ از رہ فضل عین الطاف ۔ گزرتے جرم سے اسکے وہیں صاف

نہ کلفت اس سے کچھ خاطر میں لاتے ۔ سراسر لطف ہی سے پیش آتے
اگر ہوتا خوشی کا اتنا عالم ۔ تو کرتے بند چشم پاک اسدم

بہنگام سرور و وقت فرحت ۔ رسول اللہ رکھتے تھے یہ عادت
لب لعل تبسم جو من کو فر ۔ تبسم میں رہا کرتے تھے اکثر

لب خنداں کا تھا انکے یہ عالم ۔ تبسم سے بھرے رہتے تھے ہر دم
بشکل ژالہ وہ دندان شفاف ۔ ہنسی کے وقت ہوتے تھے نمایاں

بَابُ مَا جَاءَ فِي ضِحْكِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان ہنسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں سات حدیثیں ہیں ۱۲

ح عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا فَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ

لب خنداں کا اس گل کے یہ اعجاز تبسم ہے ۔ کہ جو کنج قفس میں ہم اسیروں کو ہنسانا ہے

صبا لائی لب جاں بخش کو بو ۔ دیا مژدہ فردہ خاطروں کو
تبسم کا یہ کس کے ذکر آیا ۔ ہمارا غنچہ خاطر کھلایا

اگرچہ با دل ناشاد ہیں ہم ۔ اسیر غصہ صیاد ہیں ہم
مگر شکر کسی کا مسکرانا ۔ خوشی کا یاد آتا ہے زمانا

اب ایسی کیفیت حال ہے ہمکو ۔ لبو نہیں ہے ہنسی آنکھوں میں آنسو
ہنسانا ہے کسی کا مسکرانا ۔ رلاتا ہے فراق روئے رعنا

بس اب کافی لکھا آگے حکایت ۔ کہ ہے اب عزم اظہار روایت
کہا جابر نے ساق پاک والا ۔ نہ جز کی تھی عجب باریک و زیبا

کروں تعریف کیا انکی ہنسی کی ۔ ہنسی اس طرح کی ہوا کی
لب خنداں میں باعین تبسم ۔ تبسم تھا تبسم تھا تبسم

نظر میں تھی جو کی چشم نبی پر | تو دیکھیں سرمہ گوں وہ چشم اطہر | سیہ چشمی مگر بے سرمہ وہاں تھے | وہ مژگان سیہ آرام جان تھے

ح ۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَکْثَرَ تَبَسُّمًا مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ عبد اللہ ہے حارث کا بیٹا | وہ کہتا ہے کوئی ہم نے نہ دیکھا | تبسم میں زیادہ شاہ دین سے | جناب رحمت للعالمین سے

ح ۳ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَوَّلَ رَجُلٍ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ وَاٰخِرَ رَجُلٍ یَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ اَعْرِضُوْا عَلَیْہِ صِغَارَ ذُنُوْبِہٖ وَنَحُّوْا عَنْہُ کِبَارَھَا فَیُقَالُ لَہٗ عَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا کَذَا وَکَذَا وَھُوَ مُقِرٌّ لَا یُنْکِرُ وَھُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ کِبَارِھَا فَیُقَالُ اَعْطُوْہُ مَکَانَ کُلِّ سَیِّئَۃٍ عَمِلَھَا حَسَنَۃً فَیَقُوْلُ اِنَّ لِیْ ذُنُوْبًا مَّا اَرَاھَا ھٰھُنَا قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ فَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ

ابوذر کا کلام معتبر ہے | کہ وہ ہم صحبت خیر البشر ہے | کہا اُسنے کہ فرمایا نبی نے | جناب واقف سر خفی نے
کہ میں اس شخص کو پہچانتا ہوں | بتحقیق تمام جانتا ہوں | کہ اول ہوگا وہ جنت میں داخل | ہوا یعنی یہ اسکو فضل حاصل
اُسے بھی جانتا ہوں میں مقرر | کہ دوزخ سے بھی نکلے گا وہ آخر | سنو ہے ایک کا اسطرح احوال | کہ لائینگے اُسے محشر میں فی الحال
فرشتوں کو یہ ہوگا حکم صادر | کہ تم اس کو گناہ ان صغائر | تمامی سامنے لاکر دکھاؤ | مگر جرم کبیرہ کو چھپاؤ
وہیں جائیگا اس مجرم سے پوچھا | بتا تو نے کیا تھا ایسا ایسا | فلانے روز تو نے خطا کی | فلانے وقت یعنی یہ جفا کی
غرض اقرار وہ سب کا کریگا | کبیروں سے مگر ڈرتا رہیگا | کہوں ظاہر اگر وہ جرم پنہاں | تو میرا حال ہو کیسا پریشاں
غرض اسکے تئیں یزدان رحمن | کریگا عین رحمت سے یہ فرمان | کہ اس مجرم نے جو ظاہر کیے ہیں | بدل دو ہر بدی سے ایک نیکی
کہیگا پھر تو وہ مجرم گنہگار | جو دیکھیگا عیان رحمت کے آثار | کہ میرے اور بھی ہیں جرم پنہاں | نہیں میں دیکھتا انکا اثر یہاں
غرض اُسکی یہ ہوگی اس سخن سے | کہ انکو بھی خدا نیکی سے بدلے | ابوذر نے کہا جس وقت حضرت | ہویدا کر چکے یہاں تک حقیقت
تو میں نے خندہ زن حضرت کو دیکھا | ہنسا اتنا کہ دندان گہر وا | ہنسی کے وقت بالنور تجلا | ہوئے ظاہر وہ دندان مصفا

ح ۴ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ مَا حَجَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا ضَحِکَ

جریر ابن عبد اللہ نے یہاں | حقیقت کو کیا اپنی نمایاں | کہ میں جس روز سے اسلام لایا | رسول اللہ کی خدمت میں آیا
کسی دن مجھ سے کبھی وہ نہ چھپے | حجاب و قید سے تھا میں برا | اسلام کے بعد جب وہ دیکھتے تھے | تو حضرت دیکھتے ہی مجھکو ہنستے

ح ۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَھْلِ النَّارِ خُرُوْجًا رَجُلٌ یَّخْرُجُ مِنْھَا زَحْفًا فَیُقَالُ لَہُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّۃَ قَالَ فَیَذْھَبُ

لِيَدْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ
فَيُقَالُ لَهُ أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى فَيُقَالُ لَهُ
فَإِنَّ لَكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ
قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ

بقول صادق فرزند مسعود — روایت یوں ہوئی مذکور و مشہور
کہا اس خادم خیر الورا نے — کہ فرمایا جناب مصطفا نے

کہ میں پہچانتا ہوں اس بشر کو — مقیم دوزخ و نار و شرر کو
کہ آخر سب سے وہ بندہ خدا کا — چھٹے گا آتش دوزخ سے اسیر

کہ ضعف و ناتوانی کے سبب سے — وہ یوں نکلے گا اس جا غضب سے
کہ ہوویگا سرنیوں گر پڑتا — چلے گا بسکہ دشواری سے رستا

ملے گا اسکو یوں حکم الٰہی — کہ تو اب جلد ہو جنت کو راہی
کھڑا ہوویگا وہ جنت میں جا کر — وہاں لوگوں کو دیکھیگا نظر بھر

کہ وہ اپنے مکانوں میں مکیں ہیں — مکانات جناں خالی نہیں ہیں
پھرے وہ دیکھکر ایوان جنت — پھر آویگا بسوئی رب عزت

کہیگا آکے وہ اے رب باری — بھری جنت میں ہے خلقت تمہاری
کوئی خالی نہیں ہے قصر و ایوان — بجائے خود ہر اک انسان ہے واں

خداوند جہاں اس سے کہے گا — تجھے کچھ یاد بھی ہے وہ زمانا
کہ جسکے درمیاں اسوقت تھا تو — ہوا یعنی وہاں سے اب جدا تو

کہیگا وہ کہ اے غفار سبحاں — مجھے تو وہ زمانہ یاد ہے ہاں
پھر اسکے واسطے یہ حکم ہوگا — کہ تو اظہار کر اپنی تمنا

کریگا اپنی وہ حاجت کو اظہار — تو اس سے یوں کہیگا رب غفار
کہ لے جو ہے ترے دل کی تمنا — زیادہ دس گنا مثل دنیا

غرض سنکر یہ ارشاد عنایت — کہے گا وہ غریق بحر حیرت
کہ مجھ سے اب ہنسی کرتے ہو کیا تم — کہ دیتے ہو جہاں سے دس گنا تم

غرض تم بادشاہ لامکاں ہو — خداوند زمین و آسماں ہو
بھلا مجھ بندہ محتاج کیسات — ہنسی کی آپ فرماتے ہیں بات

کہا راوی نے دو عالم کے سرور — یہانتک ذکر لائے جب زباں پر
تو میں نے آپ کو تحقیق دیکھا — ہنسے یہانتک کہ دنداں ہو گئے وا

(٦) عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ
قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا
هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ
نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ احد

علی ابن ربیعہ ثقہ ہے — علی مرتضیٰ کا تابعی ہے
کیا اسنے بیاں یوں حال ایسا — کہ میں حضرت علی کے پاس آیا

غرض اسوقت ہاں حیدر کی سواری کے لئے مرکب تھا حاضر
رکاب میں مرکب میں رکھا پا تو میں نے یہ علی کا حال دیکھا

لیا نام خدا اول زمضمون سے کیا آگاہ سب لوگوں کو اس سے
پڑھا الحمد کو بعد کے سات لگے وہ پشت پہ اسکے جس آن تاب

پھر اسکے بعد سبحان الذی کو لگے پڑھنے وہ با آواز نیکو
یہ آیت پڑھ چکے جسوقت مسلکی پڑھا الحمد کو پھر تین باری

سہ نوبت پھر کہا اللہ اکبر لگے پڑھنے پھر استغفار حیدر
ہنسے پھر بعد اسکے شاہ مردان ہوئے سو مردان لب خندہ کنان

کیا یہ عرض پیچھے بو الحسن سے کہ میں کسواسطے آپ ہنستے
کہا حضرت علی نے مجھ جیسا کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا

کہ میں جسطرح ہنگام سواری بجا لایا یہ حمد و شکر باری
اسی صورت پڑھے پھر کیا حمد تو یہ سب پڑھ کے سوا یہ دعا

لگے ہنسنے بعنوان دلارا تو میں نے سرور عالم سے پوچھا
کہ آئی کیوں ہنسی اسوقت تمکو ہمیں بھی اس ہنسی کی کچھ خبر دو

کہا بس آپنے ارشاد اسدم کہ رب جز و کل خلاق عالم
بعین مرحمت ہوتا ہے خوشنود کہ جسدم کوئی عبد رب معبود

نیاز و عجز سے کرتا ہے گفتار کہ مجکو بخش دے اے رب غفار
خداوند جہان یہ جانتا ہے کہ اس بندہ کو میرا آسرا ہے

کوئی میرے سوا اسکی خطا کو نہ بخشے گا نہ بخشے گا اسے سو
غرض ہو جاکر راضی رب عزت ہنساوے کیوں نہ مجکو فرحت

ح عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَعْدٌ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مَعَهُ تُرْسٌ وَكَانَ سَعْدٌ رَامِيًا وَكَانَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا بِالتُّرْسِ يُغَطِّيْ جَبْهَتَهُ فَنَزَعَ لَهُ سَعْدٌ بِسَهْمٍ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَمَاهُ فَلَمْ يُخْطِئْ هٰذِهٖ مِنْهُ يَعْنِيْ جَبْهَتَهُ وَانْقَلَبَ وَشَالَ بِرِجْلِهٖ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكَ قَالَ مِنْ فِعْلِهٖ بِالرَّجُلِ

بیان راوی سعد با سعادت بیان کرتا ہے یہ حال حقیقت
کہ روز جنگ خندق سرور دیں ہوئے خندان بعنوان خوش آئیں

رسول اللہ کے اسوقت دندان ہوئے شفاف موتی سے نمایان
کہا پھر سعد سے عامر نے آ تب ہوئے تھے کیوں خندہ زن سرور

کہا اسنے کہ تھا یہ احوال کہ آیا ایک کافر لیکے واں ڈھال
سر اپنا ڈھال سے کافر چھپا کر رہا بکتا بری باتیں ستمگر

[illegible] کہ میرا تیر لگتا بے خطا تھا
اٹھایا اسنے جسدم فرق ناپاک تو میں نے تیر مارا بسطرح تاک

[illegible] لگا ماتھے کے اوپر گرا مردود فورًا کھاکے چکر
قدم جو اٹھ گیا اس بے حیا کا ستر مردود کا فورًا ہوا وا

[illegible] رسول اللہ ایسا کہ آگے تھے نظر دندان والا
دوبارہ سعد سے عامر نے پوچھا کہ کیا باعث تھا حضرت کی ہنسی کا

کہا اس نے کہ تیر سعد کھا کر گرا وہ مرد جب چکر میں آکر
یہ فضل سعد کیا انکو خوش آیا کہ جسنے آپکو اتنا ہنسایا

باب ما جاء في صفة مزاح رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان میں حق کے ہنسی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اوس باب میں ۵ حدیثیں ہیں

ح عن انس بن مالك قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا ذا الأذنين يعني يمازحه

مزاح وطیب میں جو آپ فرماتے تھے یاروں سے | ہنساتے تھے انہیں | ہم کو بھی حیراں رولاتا ہے
عجائب بات ہے یہ لگی کی | کہ حضرت نے بھی یاروں سے ہنسی کی | ولیکن وہ مزاح وطیب کے ساتھ | فضولی کی نہ فرماتے کبھی بات
انس کہتا ہے حضرت مصطفیٰ نے | کہا مجھکو کہ اے دو کان والے | ابو عیسیٰ نے یہاں تشریح کی ہے | کہ یہ حضرت کا انداز ہنسی ہے

ح عن انس بن مالك قال ان كان النبي صلى الله عليه وسلم ليخالطنا حتى يقول لأخ لي صغير يا ابا عمير ما فعل

انس کہتا ہے یہ خلق نبی تھا | کہ رہتے تھے بہت وہ ہم سے خلطا | باخلاق حسن تھے آپ صوفی | بعنوان مزاح وطیب معروف
عجب کچھ سرور عالم کا تھا حال | کہ تھا ہر طرح سے ایثار افضال | مرا تھا ایک بھائی مجھ سے چھوٹا | کہ طائر ایک وہ بچے نے پالا
نغیر اسکو تو کہتے ہیں بتازی | وہ بچہ اوس سے تھا مشغول بازی | غرض جب مر گیا وہ طیر اسکا | تو وہ بچہ ہوا غمگین بہت سا
رسول اللہ نے اسوقت ایسا | زرا وطیب اس بچہ سے پوچھا | نغیرا ہے وہ سیراب کیا کیا | وہ طائر سات تیرے کر گیا کیا

ح عن ابي هريرة قال قالوا يا رسول الله انك تداعبنا قال اني لا اقول الا حقا

بیان بوہریرہ ہے ہویدا | کہ تھا اصحاب نے حضرت سے پوچھا | کہ تم بھی یا رسول اللہ ہم سے | مزاح طیب کرتے ہو کرم سے
کہا حضرت نے یہ خوبی نبی ہے | مزاح طیب میں بھی راستی ہے | اگر کرتا ہوں میں کچھ طیب کی بات | تو ہو کرتی ہے وہ تحقیق کے ساتھ

ح عن انس بن مالك ان رجلا استحمل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني حاملك على ولد ناقة فقال يا رسول الله ما اصنع بولد الناقة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهل تلد الابل الا النوق

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا | کہ حضرت سے کسی نے تھا چاہا | کہ مجھکو کچھ عنایت ہو سواری | کریں تا میں سفر پھر یار داری
کیا ارشاد اس سائل سے ایسا | تجھے میں دونگا بچہ اونٹنی کا | چڑھا دونگا تجھے میں اس کے اوپر | کہا اسنے چڑونگا آہ کیونکر
کہا پھر آپ نے اس سے ہویدا | کہ ہر اشتر ہے بچہ اونٹنی کا

ح عن انس بن مالك ان رجلا من اهل البادية كان اسمه زاهرا وكان يهدي الى النبي صلى الله عليه وسلم هدية من البادية فيجهزه النبي صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يخرج فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان زاهرا باديتنا ونحن حاضروه وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحبه وكان رجلا دميما فاتاه النبي صلى الله عليه وسلم يوما وهو يبيع متاعه فاحتضنه من خلفه

فقال من هٰذا ارسلني فالتفت فعرف النبي صلى الله عليه وسلم فجعل لا يألو ما الصق ظهره بصدر النبي صلى الله عليه وسلم حين عرفه فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقول من يشتري هٰذا العبد فقال يا رسول الله اذًا والله تجدني كاسدًا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكن عند الله لست بكاسد

اس کا قول ہی ہوتا ہی معلوم	کہ زاہر نام تھا اک شخص موسوم	وہ تھا اک بادیہ کا رہنے والا	محبت سید کونین مکان تھا
بہت ہدیہ تحفہ ساتھ لیکر	حضور پاک میں آتا تھا اکثر	جو ہوتی چیز صحرائی عرب سے	وہ لاتا سامنے فخر عرب کے
یہاں سے بھی جناب فخر عالم	روانہ اسکو کرتے شاد و خرم	وہ جب صحرا کی رخصت پانے لگتا تھا	تو اسکو اسباب دیتے تھے بہت سا
رسول اللہ کا تھا قول زاہر	ہمارا بادیہ ٹھہرا ہے زاہر	کہ جو صحرا میں ہوتا ہے نمودار	ہمارے واسطے لاتا ہے ہر بار
ہم اسکے واسطے شہری ہیں شہری	کہ جو دی چیز جو اچھی یہاں کی	تو اسکے واسطے موجود کر دیں	روانہ یہاں سے با مقصود کر دیں
غرض یہ ہے کہ یہ صورت تھی حضرت	نہایت اس سے رکھتے تھے محبت	بظاہر گرچہ تھا بدشکل زاہر	مگر باطن میں تھا زیبا بظاہر
ہوا تھا اتفاق کار ایسا	کہ وہ بازار میں کچھ بیچتا تھا	کہ آ نکلے وہاں ناگاہ حضرت	اسے پیچھے سے پکڑا کرکے شفقت
ناگاہ پہنچ کے اس کو پکڑا	وہ پیچھے ہو کر اس طرح بولا	کہ ہے کون یعنی آکے جس نے	مجھے پکڑا ہے ہاں اب جلد چھوڑ دے
یہ کہکر پھر تامل سے نظر کی	تو صورت دیکھ کر خیر البشر کی	چمٹتا تھا وہ صدر احمدی سے	خلوص جان و اخلاص دلی سے
ہوا جاتا ہو لطف مصطفےٰ کا	جدا ہونا نہ کرتا تب گوارا	پھر اسکے بعد بولے شاہ ابرار	کہ اس بندہ کا ہے کوئی خریدار
کہا زاہر نے سوگند خدا ہو	کہ یہ بندہ تو کاسد کم بہا ہے	کیا ارشاد پھر حضرت نے اس کو	کہ نزدیک خدا کاسد نہیں تو
	دیا اس طرح فرمایا نبی نے	گراں ہے تو خدا کے پاس سن لے	

وعن الحسن قال اتت عجوز الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ادع الله ان يدخلني الجنة فقال يا ام فلان ان الجنة لا تدخلها عجوز قال فولت تبكي فقال اخبروها انها لا تدخلها وهي عجوز ان الله تعالى يقول انا انشأناهن انشاء فجعلناهن ابكارا

روایت یہ ہے مروی حسن سے	کیا آگاہ ماں پیغمبرن سے	کہ آئی وہ رسول اللہ کے پاس	گذارش کی کہ اب اے اشرف الناس
مرے حق میں دعا کیجئے خدا سے	ملی جنت مجھے تیری دعا سے	خدائے پاک دیوے مجھکو جنت	تمنا یہی رکھتی ہوں نہایت
کہا حضرت نے ام فلاں تو	ہوئی جو آپ کے خواہاں جنان تو	مقام پیرزن جنت نہیں ہے	بہشت پاک جائے نازنیں ہے
سنی جس وقت یہ بات اس نے بیچاری	یہاں روتی ہوئی اندوہگیں سات	کیا حضرت نے لوگوں کو اشارا	کہ اس بڑھیا سے کہہ دو آشکارا
کہ جنت میں تو بوڑھی نہ جائے	وہاں حاصل ہمیشہ ہو جوانی	نہ ہوگا اس میں داخل کوئی بڑھیا	کہ سب کیلئے واسطے وہاں ہو جو فرمایا

اگر یہاں سے کوئی بوڑھا گیا ہے	وہاں وہ نوجوان سی شکل کا ہے	خداوند تعالیٰ نے بھی اس کی	کلام پاک میں یا پہ خبر دی
زنان اہل جنت کی حقیقت	بیان کرتا ہے ایسے رب عزت	کہ ہم انکو وہاں ایسا کرینگے	دوبیزہ خوبرو زیبا کریں گے
برعنائی کرینگے بکر اُن کو	رہیں گی شوہروں کی ستا نو شو	وہ شوہر دوست ہونگی با دل شاد	موافق سات انکی اور ہمزاد

باب ما جاء في صفة كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب صفت کلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں نو حدیثیں ہیں

ح ١ عن عائشة قالت قيل لها هل كان النبي صلى الله عليه وسلم يتمثل بشيء من الشعر قالت كان يتمثل بشعر ابن رواحة ويتمثل يقول ع ويأتيك بالأخبار من لم تزود

بتقریب سخن جو آپ نے موزوں کلامی کی		بیاں وہ حال بھی کافی بموزونی سناتا ہے

کسی سائل نے حضرت عائشہ سے	کیا تھا حال استفسار آکے	کہ ختم انبیاء نے شعر موزوں	کیا بھی تھا یہاں سے اپنی مقرون
بوصف حال تمثیل و حکایت	کبھی اشعار بھی پڑھتے تو حضرت	کہا اس سے یہ ام المومنین نے	پڑھا تھا شعر ختم المرسلین نے
وہ تھا ابن رواحہ کی زباں کا	بہ تمثیل زماں اس کو پڑھا تھا	ستبدی لک الایام ما کنت جاہلا	ویاتیک بالاخبار من لم تزود
ستو یہ ترجمہ اس شعر کا ہے	رسول اللہ نے جسکو پڑھا ہے	کہ وہ اب اس کو ظاہر جلد ایام	کہ تو غافل رہا اس سے بنا کام
خبر لیکر کہے وہ شخص آیا			نہیں تو نے جسے توشہ دیا تھا

ح ٢ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أصدق كلمة قالها الشاعر كلمة لبيد ع ألا كل شيء ما خلا الله باطل وكاد أمية بن أبي الصلت أن يسلم — وكل نعيم لا محالة زائل

یہاں ہے بو ہریرہ سے روایت	کہ وصف شعر میں کہتے تھے حضرت	کہ شاعر کا جو قول راستی ہے	لبید اس شعر کا شاعر مگر ہے
تحقیق بیاں اس نے کہا ہے	کہ جانو چیز جو غیر خدا ہے	وہ ہے بس فانی و بے اصل باطل	زوال نعمت دنیا ہے حاصل
کیا حضرت نے یہ بھی قول ظاہر	کہ ہے وہ جو امیہ ایک شاعر	اور اسکے باپ کا صلت ہے نام	بزودی وہ مشرف ہو باسلام

ح ٣ عن جندب بن سفيان البجلي قال أصاب حجر إصبع رسول الله صلى الله عليه وسلم فدميت فقال هل أنت إلا إصبع دميت وفي سبيل الله ما لقيت

بیان کرتا ہے یہ جندب صحابی	کہ زخمی جب ہوئی حضرت کی انگلی	احد کی جنگ کا جب ہوا تھا	کہ پتھر ایک انگلی پر لگا تھا
ہوا انگشت سے جب خون جاری	تو فرمانے لگے حضرت یہ موزوں	کہ اے انگشت تو نے رسیدی	بدیدی در رہ حق انچہ دیدی

ح ٤ عن البراء بن عازب قال قال له رجل أفررتم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

يا ابا عمارة فقال لا والله ما ولّى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن ولّى سرعان الناس تلقّتهم هوازن بالنبل ورسول الله صلى الله عليه وسلم على بغلته وابو سفيان بن الحارث بن عبد المطلب آخذ بلجامها ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انا النبي لا كذب

براء کے پاس آیا ایک سائل — لگا اس طرح سے کہنے وہ قائل
کہ تم سب لوگ ہمراہ نبی سے — بوقت جنگ تھے ایکبار بھاگے
براء عازب یار نبی کا — کلام معترض سے دل بھر آیا
لگا کہنے کہ سوگند خدا ہے — یہ تیرا اعتراض نارسا ہے
رسول اللہ بھاگے تھے نہ زنہار — ہزیمت سے انہیں تھا سخت انکار
صحابہ آپکے بھی محو رضا تھے — بنایت جان نثار و دل فدا تھے
رہے وہ مستقل باصد جرأت — لڑے جسوقت کفاروں سے حضرت
مگر کچھ لوگ کرتے تھے شتابی — انہیں حاصل ہوئی ایسی خرابی
کہ جب چھٹنے لگا تیروں کا باراں — ہوئے وہ لوگ آپس سے پریشاں
ولیکن اس گھڑی ختم رسالت — سواری بغلہ تھی باشان و شوکت
ابوسفیان جو تھا حارث کا بیٹا — رسول اللہ کا وہ ابن عم تھا
عنان مرکب سردار عالم — وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے تھا اسدم
رسول اللہ کرتے تھے ارادا — کہ ہو دیں حامل ادبار اعدا
مگر وہ ابن عم خیر الورا کا — زروئے مصلحت تھا روکے رہتا
عجب کچھ حال تھا محبوب رب کا — ہراس و خوف تھا انکو نہ اصلا
بعین جرأت و فرط شجاعت — رجز پڑھنے لگے اسوقت حضرت
کہ میں ایسا نبی مصطفا ہوں — کہ صدق و راستی ہی بولتا ہوں
بتحقیق بیاں کہتا ہوں ایسا — کہ عبد المطلب ہے میرا دادا

وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة في عمرة القضاء وابن رواحة يمشي بين يديه يقول

بیان کرتا ہے یہ احوال ثابت — کہ ہے قول انس ہر حال ثابت
کہ ہنگام قضائے عمرہ حضرت — ہوئے داخل میاں مکہ حضرت
تو واں ابن رواحہ نام شاعر — کہ تھا وہ شاعر زیبا منظر سا
نبی کے دو شعر پڑھتا آگے آگے — چلا آتا تھا حضرت مصطفا کے

خلّوا بني الكفار عن سبيله — اليوم نضربكم على تنزيله
ضربا يزيل الهام عن مقيله — ويذهل الخليل عن خليله

کہ واں سے ہٹو اے قوم کفار — کہ رستہ ہے یہاں کے شاہ ابرار
بامر محکم تنزیل اس دن — کرینگے قتل تم لوگوں کو گن گن
لگینگی ایسی ضرب تیز تلوار — کہ اڑ جاوے تمامی کا سر سے
پڑیگی تم پہ ایسی مار پر مار — کہ اس شدت میں بھولے یار کو یار
کہا ابن رواحہ سے عمر نے — کہ اشعار تو حضرت کے آگے
میاں مکہ میں پڑھ رہا ہے — بھلا کب شعر پڑھنے کی یہ جا ہے
کہا ارشاد حضرت نے عمر کو — کہ اس کو روک مت اے سعد عمر تو
کہ کفاروں کو اس کا شعر اسی — زیادہ تیر سے لگتا ہے یہ

وعن جابر بن سمرة قال جالست النبي صلى الله عليه وسلم اكثر من مائة مرة وكان اصحابه

يتناشدون الشعر ويتذاكرون اشياء من امر الجاهلية وهو ساكت فربما تبسم معهم ۔

بیاں کرتا ہے جابرؓ یہ حقیقت ۔ کہ میں سو بار سے زیادہ بکثرت
ہوا ہوں ہم نشین بزم والا ۔ وہاں اصحابؓ کا یہ حال دیکھا
کیا کرتے تھے وہ اشعار خوانی ۔ مگر حضرت بلاتے تھے گرانی
مضامین زمان جاہلیت ۔ ہوا کرتے تھے شعروں میں صنعت
کبھی خاموش رہتے آپ سنکے ۔ کبھی کرتے تبسم سات انکے

ح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اشعر كلمة تكلمت بها العرب كلمة لبيد الا كل شيء ما خلا الله باطل

کہا ہے بوہریرہ مقتدا نے ۔ کہ فرمایا نبی مصطفےٰ نے
کہ اشعار عرب سے قول پوچھا ۔ بیاں ہے یہ لبید خوش زباں کا
الا کل شیٔ ما خلا اللہ باطل ۔ و کل نعیم لا محالۃ زائل

ح عن الشريد قال كنت ردف رسول الله صلى الله عليه وسلم فانشدته مائة قافية من قول امية بن ابي الصلت كلما انشدته بيتا قال لي النبي صلى الله عليه وسلم هيه حتى انشدته مائة يعني بيتا فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان كاد ليسلم

شرید خوش زباں کا یہ بیاں ہے ۔ کہ میں نے یوں کیا تھا راہ کو طے
ردیف سرور کون و مکاں تھا ۔ پس پشت نبی بیٹھا رواں تھا
بتقریب بیاں کرتا تھا اظہار ۔ امیہ نام شاعر کے کچھ اشعار
غرض جب تک کہ میں پڑھتا تھا دلدار ۔ تو فرماتے تھے حضرت اور بھی ہاں
بحکم سید کونین ہر بار ۔ اسی صورت پڑھ جاتا تھا اشعار
برائے خاطر سردار عالم ۔ پڑھے تھے ایکسو اشعار بیہم
غرض میں پڑھ چکا جب سو اشعار ۔ تو فرمایا یہ مجھ سے آخر کار
کہ شان شعر سے ہے یہ نمایاں ۔ نزدیک یہ امیہ ہو مسلماں

ح عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع لحسان بن ثابت منبرا في المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم او قال ينافح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ويقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى يؤيد حسان بروح القدس ما ينافح او يفاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

جناب عائشہ کرتی ہیں ظاہر ۔ کہ تھا حسان نامی وہ جو شاعر
جناب مصطفےٰ کا مدح خواں تھا ۔ بحق خاتم پیغمبراں تھا
تو اسکے واسطے مسجد کے اندر ۔ رسول اللہ رکھدیتے تھے منبر
کھڑا ہو کر وہ اس منبر پہ اس دم ۔ بیاں کرتا تھا وصف فخر عالم
دیا کفار کی کرنا مذمت ۔ کہ تھے وہ دشمن ختم نبوت
رسول اللہ فرماتے تھے ایسا ۔ کہ ہے حسان جو ثابت کا
تو اسکے واسطے باری تعالےٰ ۔ بجبرئیل امیں امداد کرتا
و حسن اس کلام میں ہے جب تک ۔ مقرر اس پہ تائید ملک

باب ما جاء في كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم في السمر

یہ باب ہے بیان کلام کرنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں بصورت افسانہ کے کہیں اور وہ حسب شب ہیں

ح عن عائشة رضي الله عنها قالت حدث رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة نساءه حديثا فقالت امرأة منهن كأن الحديث حديث خرافة فقال أتدرون ما خرافة إن خرافة كان رجلا من عذرة أسرته الجن في الجاهلية فمكث فيهم دهرا ثم ردوه إلى الإنس فكان يحدث الناس بما رأى فيهم من الأعاجيب فقال الناس حديث خرافة .

جناب شان رحمت صورت افسانہ جو باتیں
کیا کرتے تھے اب احوال وہ لکھنے میں آتا ہے

جناب عائشہ کرتی ہیں بیاں یہ | بیاں اس طرح سے افسانہ خواں ہیں | کہ حضرت نے میان اہل خانہ | سنایا ایک شب سب کو فسانہ
تمامی زوجۂ خیر الورا سے | کہا تھا ایک نے یوں مصطفا سے | کہ یہ تو آپ کا ایسا بیاں ہے | خرافہ سے کہ دیا نشان ہے
لگے کہنے جناب نیک فرجام | خرافہ ہے بھلا کس چیز کا نام | پھر آپ نے انکو بن پوچھے بتایا | خرافہ نام تھا ایک شخص ایسا
کیا جنات نے اس کو گرفتار | رہا مدت تلک انمیں وہ ناچار | یہ ہے مذکور ایام جہالت | ہوا یہ سانحہ از قبل بعثت
پھر اسکے بعد جنات پریشاں | اسے پہونچا گئے با جنس انساں | وہ انمیں ایک مدت تک رہا تھا | وہاں کا حال جو دیکھا کیا تھا
بیاں کرتا تھا از روئے عجائب | مقالات حکایات غرائب | غرض اب جو فسانہ ہو بندرت | خرافہ سے اسکو دیتے ہیں نسبت

حدیث ام زرع

یعنی حدیث خرافہ سے ۱۲

ح عن عائشة رضي الله عنها قالت جلست إحدى عشرة امرأة فتعاهدن وتعاقدن أن لا يكتمن من أخبار أزواجهن شيئا .

جناب عائشہ سے یہ ہے مروی | کہ گیارہ عورتیں بیٹھیں اکٹھی | انہیں سے وہ جگہ رکھتی ہے نسبت | جہاں رکھتی تھیں وہ جائے سکونت
کیا آپس میں ان سب نے یہ پیماں | کہ بھید اپنا کرے کوئی نہ پنہاں | جو اپنے شوہروں کی ہو حقیقت | کریں اظہار از روئے صداقت

قالت الأولى زوجي لحم جمل غث على رأس جبل لا سهل فيرتقى ولا سمين فينتقل . .

کہا اس نے جو تھی اول بڑا ایسا | کہ ہے میرا شوہر بے کس دبلا | وہ اس صورت سے ہے لاغر سراسر | کہ جیسے ہو شتر کا گوشت لاغر
وہ دبلا گوشت بھی تو کوہ پر ہے | آسانی نہ وہاں ہرگز گذر ہے | مثل یہ کا کہیں اس میں ذرا نام | کہ لایا جا کے وہ وہاں سے بانجام
یہ شکایت کا مقصود تھا | کہ ہے جیسے وہ مردہ میت

قالت الثانية زوجي لا أبث خبره إني أخاف أن لا أذره إن أذكره أذكر عجره وبجره . .

یہ کی اس دوسری عورت نے گفتگو	کہ کرسکتی نہیں کچھ حال اظہار	مرے شوہر کا ایسا کچھ بیاں ہے	کہ جسکے وصف میں قاصر زباں ہے
مجھے یہ خوف ہے گر کچھ کہوں میں	تو اسکے راز پنہاں کھول دوں میں	نہایت دور میرا ماجرا ہے	یہاں خاموش ہی رہنا بھلا ہے
قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ			
کری اس تیسری نے یہ حکایت	کہ میرا مرد ہے بدخو نہایت	کہوں کیا کچھ کہا جاتا نہیں ہے	مگر چپ بھی رہا جاتا نہیں ہے
زباں گر سامنے اسکے ہلاؤں	طلاق بائنہ فی الفور پاؤں	وگر خاموش بیٹھوں صبر کر کے	تو کر ڈالے نہ رنڈی نہ بیاہی کے
قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ			
کہا اس عورت چہارم نے یہ حال	کہ میں خاوند سے ہوں فارغ البال	وہ ہے اس طرز و اس انداز کا ساتھ	اسے گویا تہامہ کی کہوں رات
	نہ گرمی اس میں نہ سردی بھری ہے	ملال و بیم سے صافی بری ہے	
قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ			
کہی اس پانچویں عورت نے یہ بات	کہ ہے خاوند کی میرے اوقات	کہ آتا ہے اگر وہ گھر کے اندر	تو سوتا ہے بشکل یوز اکثر
نکلتا ہے اگر وہ گھر سے باہر	تو شکل شیر پھرتا ہے دلاور	نہیں ہوتا کسی حالت کا پرساں	خیال اسے ہے نہ گھر بچیاں !
قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ			
چھٹی عورت کا ہے یہ ماجرا	کہوں کیا ماجرا میں یگانے	کہا اس نے کہ میرا زوج عیار	وہ ایسا خود غرض ہے اور خودکار
کہ اسکے سامنے آوے جو کھانا	سبھی کھاوے نہ چھوڑے ایک دانا	اگر پینے کی کوئی چیز پاوے	وہ لاجرعہ میں دم میں چڑھا دے
اگر سووے تو ہے یہ عالم خواب	وہ کپڑے کو لپیٹے بشکل گرداب	برو دوش و سر و گردن چھپائے	نہ پھر وہ ہاتھ کو باہر نکالے
	نہ پوچھے حال زوجہ کا وہ زنہار	نہ اسکے رنج و راحت سے سروکار	
قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ			
اب اس ساتویں نے وصف شوہر	کیا ظاہر کہ ہے درماندہ مضطر	نہایت ناتوان سستی بھرا ہے	کہوں کیا ہائے خاموشی کی جا ہے
وہ تاریکی میں ہے گمراہ مطلق	بہنگام سخن درماندہ احمق	کوئی درد و الم ایسا نہیں ہے	کہ میرے زوج میں پیدا نہیں ہے
مجسم درد ہی رنجور تن ہے	گرفتار غم و رنج و محن ہے	بایں اطوار رکھتا ہے یہ بدخو	کہ ہاتھ آوے تو توڑے تیرا سر
	فقط سر کیا وہ ہے بے مہر ایسا	کوئی ثابت نہ چھوڑے عضو تن کا	
قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ			
زن ہشتم بیاں کرنے لگی صاف	کہ میرا زوج ہے گلزار اوصاف	کہوں کیا اس کی رعنائی کا عالم	بخوبی حسن و زیبائی کا

وہ اس کی تو بڑی خوش تربیت کرتا پکوں جی کا اس کی حال کیا کیا

قالت التاسعة زوجي رفيع العماد عظيم الرماد طويل النجاد قريب البيت من الناد

نویں جو عورت تھی یہ قصہ تھا سنا ‎ کہ میرا زوج ہے ایوان والا ‎ بلند و مرتفع اس کا ستون ہے ‎ محل اس کا برفعت بے ستون ہے

یہ بخشش پر کا عالم اس کی یہاں ہے ‎ کہ خاکستر کا انبار گراں ہے ‎ وہ قد آور جوان خوش لقا ہے ‎ نہایت اس کا لمبا پرتلا ہے

عمارت اس نے ہے ایسی اٹھائی ‎ کہ ہر لوگوں کے وہاں اکثر سمائی

قالت العاشرة زوجي مالك وما مالك مالك خير من ذلك له ابل كثيرات المبارك قليلات المسارح اذا سمعن صوت المزهر ايقن انهن هوالك

وہاں دسویں کی باری جبکہ آئی ‎ لگی خاوند کی کرنے بڑائی ‎ کہ کیا اچھا مرے مالک کا دم ہے ‎ وہ مالک مالک خیر و کرم ہے

بیاں کیا کیجئے اونٹوں کی کثرت ‎ کہ رکھتا ہے وہ بے حد نہایت ‎ کچھ ایسی کثرت جنس شتر ہے ‎ کہ صحرا اور جنگل ان سے پر ہے

انہیں ہے کار ہے اتنی خس و گاہ ‎ کہ ہے بس تنگ میدان چراگاہ ‎ یہ ہے معمول اس عالی ہمم کا ‎ کہ جس ہنگام ہے مہمان آتا

تو اس مہمان کی خاطر وہ خوش خو ‎ وہیں مذبوح کرتا ہے شتر کو ‎ غرض اونٹوں کا یہ عالم ہوا ہے ‎ کہ جب انکو شتربان ہانکتا ہے

تو وہ چوب شبان کی سنکے آوانا ‎ سمجھتی ہیں اپنے دل میں یہ راز ‎ کہ آیا ہے کوئی مہمان مسافر ‎ کہ ہنگام ذبح ہم کو اس کی خاطر

قالت الحادية عشرة زوجي ابو زرع وما ابو زرع اناس من حلي اذني وملأ من شحم عضدي وبجحني فبجحت الي نفسي وجدني في اهل غنيمة بشق فجعلني في اهل صهيل واطيط ودائس ومنق فعنده اقول فلا اقبح وارقد فاتصبح واشرب فاتقمح ام ابي زرع فما ام ابي زرع عكومها رداح وبيتها فساح ابن ابي زرع فما ابن ابي زرع مضجعه كمسل شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت ابي زرع فما بنت ابي زرع طوع ابيها وطوع امها وملء كسائها وغيظ جارتها جارية ابي زرع فما جارية ابي زرع لا تبث حديثنا تبثيثا ولا تنقث ميرتنا تنقيثا ولا تملأ بيتنا تعشيشا قالت خرج ابو زرع والاوطاب تمخض فلقي امراة معها ولدان لها كالفهدين يلعبان من تحت خصرها برمانتين فطلقني ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب شريا واخذ خطيا واراح علي نعما ثريا واعطاني من كل رائحة زوجا وقال كلي ام زرع وميري اهلك فلو جمعت كل شيء اعطانيه ما بلغ اصغر آنية ابي زرع قالت عائشة رضي الله عنها فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت لك كابي زرع لام زرع ◆

کیا اس گیارہویں نے آخر کار ‎ کہ ابوزرع وہ منعم مرد زردار ‎ مرا وہ شوہر زینت فزا تھا ‎ مرے کانوں کو زیور سے بھرا تھا

دیا اس طرح کا آرام مجھکو ۔ کہ آئی فربہی پر دونو بازو
رکھا اس نے مجھے خوش حال شاداں ۔ رہی آرام و راحت سے مری جاں

بیاں میں کیا کروں اپنا نسب کا ۔ ہوئی تھی بکریوں اونٹوں میں پیدا
کہ تھے وہ لوگ انہیں بس بضاعت ۔ گذر کرتے تھے با تنگی و حسرت

مجھے وہاں سے یہ اپنے گھر میں لایا ۔ عروج نشہ دولت دکھایا
یہاں حاصل ہوئی یہ سرفرازی ۔ سنی بانگ شتر آواز تازی

سبھی خیل و حشم دیکھا مہیا ۔ بہت غلہ کا یہاں انبار پایا
ہوئی لیکن یہاں توقیر حاصل ۔ رہی باقی نہ کوئی حسرت دل

سحر تک بے ملال و بے کدورت ۔ بعیش و عشرت کرتے استراحت
مجھے جسوقت ہوتی خواہش آب ۔ تو آب سرد پیکر ہوتی سیراب

ابی زرع کی وہ جو ایک ماں تھی ۔ دکھیں یہ ماں بزرگ خانداں تھی
میسر تھا اسے ساماں دولت ۔ تمامی خانہ و ایوان بوسعت

ابی زرع کا کیا اچھا وہ بیٹا ۔ نہایت نازنیں زیبا مصفا
وہ اس کی خوابگاہ بے کدورت ۔ غلاف تیغ ہے گویا بصورت

وہاں وہ نازنیں آرام کرتا ۔ مصفا تیغ کی صورت بدن تھا
خورش درکار ہو جسوقت اسکو ۔ تو بزغالہ کا بس لے آئیں بازو

ابی زرع کی بیٹی مہ جبیں تھی ۔ مگر ماں باپ کی فرماں بری تھی
وہ تھی فربہ عجب انداز کی سات ۔ کہ جسکا رشک ہمسایہ کو دن رات

ابی زرع کی لونڈی گلبدن تھی ۔ امین رازدار و بے ظن تھی
کہوں کیا اس سے آگے افسانہ ۔ ابوزرع گیا بیرون خانہ

جہاں وہ کارخانہ شیر کا تھا ۔ جدا کرتے تھے روغن اور اسکا
ہوا وارد وہاں جسوقت آکر ۔ تو دیکھی ایک عورت ماہ پیکر

کہ دو بچے لیے وہ نازنیں تھی ۔ نہایت نازک و زیبا حسیں تھی
وہ چیتے کی طرح کرتی تھی بازی ۔ یہ تھی بچوں سے گرم دلنوازی

وہ اسکے جو انار تازہ تر تھے ۔ وہ ان سے کھیلتے دونوں پسر تھے
غرض دیکھا جو بوزرع نے اسکو ۔ ہوا بس عاشق ہر تار گیسو

اسے وہاں سے بیاہ کر گھر میں لایا ۔ خوشی سے بازی خانہ بنایا
مجھے گھر سے وہیں باہر نکالا ۔ کہوں کیا سوت نے آکر نکالا

کیا پھر بعد اسکے میں نے شوہر ۔ کہ وہ بھی اپنے گھر سے تھا تونگر
رئیس قوم تھا مرد سپاہی ۔ لیے نیزے کو گھوڑے پر مباہی

مجھے وہ اپنے گھر جسوقت لایا ۔ سبھی سامان دولت کا دکھایا
کیا اس شوہر ثانی نے حاضر ۔ بز و گاو و شتر کو میری خاطر

سوا اسکے سبھی سامان دولت ۔ عطا مجھ کو کیا اس نے بکثرت
کہا اے ام زرع اس کو آ لے ۔ یہ وقت عیش ہے کھاؤ کھلالے

کہوں کیا اس نے جو مجھکو دیا ہے ۔ اکٹھا گر کروں جو کچھ ملا ہے
ابوزرع کا تھا جو ظرف ادنا ۔ یہ سب اسکے مقابل ہو نہ سکا

جناب عائشہ با خوش بیانی ۔ بیاں جب کر چکیں یہاں تک کہانی
کیا ارشاد ختم المرسلیں نے ۔ جناب شافع روز پسیں نے

کہ ام زرع کا جو صاحب تھا ۔ ابی زرع نے جو اس کو دیا ہے
اسی صورت سے میں بھی تیری خاطر ۔ بہر صورت ہوں دلداری کو حاضر

ہوئی لیکن جدائی ان میں پیدا ۔ مگر میں ہوں تری صورت کا شیدا
مجھے تو ساتھ تیرے ہے نہایت ۔ محبت ہے محبت ہے محبت

باب ما جاء فی صفۃ نوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ح عن البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ

كَفَّهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ الْاَيْمَنِ وَقَالَ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

بیانِ خوابِ وصفِ قوم و ذکرِ استراحت میں — جنابِ سیدِ ابرار کی یہ باب آیا ہے

کہا فرزندِ عازب نے کہ حضرت — بوقتِ عزمِ خوابِ استراحت — بجائے خوابگاہِ پاک زیبا — ہوا کرتے جب تشریف فرما
کفِ دستِ یمینِ شاہِ لولاک — رکھا کرتے تھے زیرِ عارضِ پاک — دعا اس طرح کرتے تھے اُس دم — کہ اے پروردگارِ ربِ عالم
عذابِ حشر سے مجھ کو بچا لے — قیامت کے تزلزل سے اماں کر

۲۔ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا فَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ...

حذیفہ سے ہوئی مروی روایت — کہ تھی سیدِ عالم کی عادت — کہ جب تشریف لاتے سوئے بستر — تو لاتے یہ دعا اپنی زباں پر
کہ تیرا نام لے کر یا الٰہی — سوئے موت میں ہوں چلا ہی — حیات و زندگانی بار دیگر — مجھے ہو نام سے تیرے میسر
غرض وہ جس گھڑی پھر جاگتے تھے — تو فوراً اس دعا کو آپ پڑھتے — کہ ہے شکر خداوند تعالے — کہ جس نے بعد مرنے کے جلایا
سبھوں کو اسکی جانب لوٹنا ہے — وہی بس مالکِ روزِ جزا ہے

۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ فَنَفَثَ فِيْهِمَا وَقَرَأَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا رَأْسَهٗ وَوَجْهَهٗ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

ہوا ثابت کلامِ عائشہ سے — کہ حضرت جس گھڑی بستر پہ آکر — تو بس دونوں کفِ دستِ مکرم — ملا کر آپ کر لیتے تھے باہم
وہ پڑھ کر قل ہو اللہ احد کو — پھر آگے کی بھی پڑھتے سورتیں دو — جو پڑھ چکتے تو انکو پھونک کر آپ — بس اپنے ہاتھ لاتے سوئے سر آپ
کفِ دستِ مبارک لیکر سر کو — ملاتے تھے تمامی دوش سے — جو ہوتا آگے کا اندامِ مبارک — بقبلِ سینہ و رخسار و تارک
پھراتے ہاتھ جو سارے بدن پر — یا سر و اسکے ہر عضوِ تن پر — مکرر لیا یا رسولِ حضرت — کہ کرتے اس عمل کو تین نوبت

۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ فَاَتَاهُ بِلَالٌ فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ ۔

کہا عباس کی بیٹے نے ایسا! — کہ میں آنکھ یہ حال دیکھا — کہ تھے مصروف خوابِ استراحت — رسولِ مصطفےٰ دریائے رحمت
جمالِ کلوی پاک سے تھی — کلوی صاحبِ لولاک سے تھی — کرتا آپ کے سونے کی انداز — لگے سو نیند میں آنی تھی آواز

پھر آکے وہاں بلال باصفا نے | اذاں دی خادم خیر الوریٰ نے | اٹھے حضرت موذن کی اذاں سے | نماز کو کر پھر بھی اخلاص جاں سے
اگرچہ آپ سوتے سے اٹھے تھے | وضو لیکن نہ فرمایا نبی نے | کہ یہ بھی خاصہ خیر الورا تھا | وضو جاتا نہ تھا سونے سے جاتا
روایت ہے یہ طول حال کی سات | گر آئی بیاں اجمال کی سات

ح ۵ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ

بیاں کرتا ہے یہ احوال ثابت | کہ مجھ کو انس سے حالی ثابت | کہ جب ختم رسل محبوب وہاب | ادم آتے تھے سوئے جامۂ خواب
تو بطرز سپاس و حمد باری | کیا کرتے تھے یوں نعمت شماری | کہ وہ خلاق شایان ثنا ہے | کہ جس نے کھانے پینے کو دیا ہے
دیئے مشکل کشا ہر مشکلوں کا | وہی دنیا ہے سونے کے لیے جا | ہماری واسطے مسکن دیا ہے | ہمیں آرام و راحت سے رکھا ہے
بہت مخلوق ہیں دنیا میں ایسی | کہ ہے جائے سکونت کو ترستی | بہت ایسے بھی دنیا میں تشویر | کہ وہ حیران پریشاں سر بسر ہیں
غرض یہ ہے کہ ہم پر رب عزت | کیا کرتا ہے کیا انعام و رحمت

ح ۶ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهٗ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ

بیاں کرتا ہے ایسا بو قتادہ | کہ تھا آپ کا عزم داداؤ | کہ جو ہنگام شب تو تھی آرام | تو تھا اس طرح کے آرام کا کام
ہتھیلی ہاتھ سیدھی کو اٹھا کے | تکیہ وہ کنپٹی سیدھی کو رکھتے | پھر ایسا گر نغیس ہوتا تھا مطلب | کہ کرتے نوم حضرت آخر شب
تو سوتے اس طرح خیر البشر تھے | کہ رکھتے وہ ہتھیلی زیر سر تھے | و لیکن ساعد دست مکرم | کھڑے کرتے رسول اللہ ہر دم

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عِبَادَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان عبادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں [illegible] حدیثیں ہیں

ح ۱ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

کسے طاقت اٹھائے سختیاں راہ عبادت کی | رسول اللہ کا حوصلہ تھی اٹھاتا ہے

نماز مصطفائی کی حقیقت | ہوئی قول مغیرہ سے روایت | کہ تھی ایسی نماز اشرف ناس | کہ دونوں پاؤں ورم کر آئے تھے آماس
بہنگام قیام ایسی مشقت | اٹھاتی تھی کہ سوجے پا حضرت | کہا لوگوں نے حضرت مصطفیٰ سے | کہ ہیں کیوں آپ شدت اٹھاتے
قصوروں و آخر تمہارے | خدا پاک نے بخشے ہیں سارے | کیا جعفر نے لوگوں کو یہ اظہار | ادا کیوں کر نہ کیجے شکر غفار
وہ منعم جس نے نعمت عطا کی | اسی کی شکر میں محنت ادا کی

۷ عن الاسود بن یزید قال سألت عائشة عن صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فقالت کان ینام اول اللیل ثم یقوم فاذا کان من السحر اوتر ثم اتی فراشه فان کانت له حاجة الم باهله فاذا سمع الاذان وثب فان کان جنبا افاض علیه من الماء والا توضأ وخرج الی الصلوة

روایت اسود راوی سے آئی
کہ اس نے عائشہ سے التجا کی
کہ حضرت کی نماز شب سے مجکو
مفصل اور مشرح جا خبر دو

انہوں نے یوں کیا اظہار مطلب
کہ سو رہتے تھے حضرت اول شب
مگر پھر جاگ اٹھتے تھے اس دم
رہا کرتی تھی جب دم تک کچھ کم

نماز وتر اس ہنگام پڑھ کے
تھے اپنے بستر اطہر پہ آتے
اگر حاجت انہیں ہوتی تھی لاحق
تو ہوتی اہل خانہ سے موافق

پھر اسکے بعد جب سنتے اذاں کو
تو کرتے غسل با عزم نماز نیکو
جو ہوتی تھی اگر غسل کی بات
لگے کرتے غسل اس ہنگام اوقات

وضو ہی کر کے وہ باہر کو آتے
ادا کرتے نماز صبح کو تھے

۸ عن ابن عباس انه اخبره انه بات عند میمونة وهی خالته قال فاضطجعت فی عرض الوسادة واضطجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طولها فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا انتصف اللیل او قبله بقلیل او بعده فاستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یمسح النوم عن وجهه ثم قرأ العشر الآیات الخواتیم من سورة آل عمران ثم قام الی شن معلق فتوضأ منها فاحسن الوضوء ثم قام یصلی قال عبد اللہ بن عباس فقمت الی جنبه فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یده الیمنی علی راسی ثم اخذ باذنی الیمنی ففتلها فصلی رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین قال معن ست مرات ثم اوتر ثم اضطجع ثم جاءه المؤذن فقام فصلی رکعتین خفیفتین ثم خرج فصلی الصبح

بیاں عباس کا بیٹا یہ راوی
بیاں جو حال سو اس نے خبر دی
کہ میمونہ میری خالہ سگی تھی
کہ تھیں وہ زوجہ والا نبی کی

رہا میں ایک شب جا انکے گھر تھا
تو یہ احوال واں اس رات گذرا
کہ جب آرام کا ہنگام آیا
مجھے عرض وسادہ پر سولایا

کیا حضرت نے سونے کا ارادہ
تو سوئے آپ بر طول وسادہ
یہاں تک استراحت آپ نے کی
کہ پوری ہو گئی جب رات آدھی

وہاں اس دم قریب نصف شب تھی
وا کچھ ڈھل گئی تھی نصف شب بھی
غرض جاگے شہ لولاک اس دم
ملا ہاتھوں کو بر روئے مکرم

اثر یہ خواب کا باقی رہا تھا
اسے روئے مبارک سے اٹھایا
پھر اسکے بعد با احسان تکیہ
لگے پڑھنے وہ ان دس آیتوں کو

ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار لایات لاولی الالباب الی آخره

ہوئی پھر ختم جب یہ اصل سورت
تو اک مشک کی جانب بحضرت
یہاں مشک معلق کو کھولا آب
کیا اس سے وضو با حسن آداب

نماز شب لگے پڑھنے پھر اٹھ کر | کھڑا میں بھی ہوا انکی برابر | سبو کو دست چپ میں گو کھڑا تھا | تو سیدھا ہاتھ میرے سر پہ رکھا
وہ میرے کان دہنے کو پکڑ کے | مجھے سیدھی طرف فی الحال لائے | ہوئے پھر آپ مصروف عبادت | ادا کرتے رہے دو دو ہی رکعت
دوگانہ وہ چھ۔ اس طرح پڑھ کے | لگے پھر وتر بھی پڑھنے برابر | پھر اس کے بعد سوئے آپ حضرت | یہاں تک آپ نے کی استراحت
کہ ہنگام سحر نزدیک تھا | مؤذن بھی اذاں دینے کو آیا | اٹھے سنکر اذاں فی الحال حضرت | ادا کی جلد ہلکی سی دو رکعت
بزودی پڑھ چکے جب وہ دوگانہ | ہوئے پھر جانب مسجد روانہ | وہاں پھر آکے محبوب الٰہی | لگے پڑھنے نماز صبحگاہی

ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

کیا عباس کے بیٹے نے مذکور | کہ تھا یہ آپ کا معمول و دستور | کہ شب کو سو کے جب اٹھتے تھے حضرت | پڑھا کرتے تھے وہ تیرہ ہی رکعت

ح عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ
أَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

بیاں کی عائشہ نے یہ روایت | کہ تھی حضرت نبی کی یہ بھی عادت | کہ سو جاتے اگر وہ ہو کے بیتاب | دیا آنکھوں نہیں ہوتا غلبۂ خواب
تو پڑھتے تھے تہجد کو نہ اس شب | مگر دن کو ادا کرتے یہ مطلب | وہ بارہ رکعتیں پڑھتے تھے دن کو | تہجد کو ادا کرتے تھے دن کو

ح عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ...

بیاں بوہریرہ سے عیاں ہے | کہ یہ ارشاد ختم مرسلاں ہے | کہ جو کوئی تہجد کو کھڑا ہو | تو بس یہ بات بھی لازم ہے اسکو
کہ اول تو پڑھے اٹھ کر دو رکعت | ادا کرلے بآسانی و سرعت | کہ ہے یعنی یہ آداب تہجد | کلید فتح باب تہجد

ح عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى
رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا
دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

یہاں اب زید راوی کا بیاں ہے | وہ اپنے حال کو کرتا عیاں ہے | کہ یہ شہرا مجھے منظور جس دم | کہ دیکھوں میں نماز فخر عالم
تو میں نے عتبۂ سردار عشرت | بشوق دل بنایا تکیۂ سر | دیا خیمہ جناب مصطفا کا | سر مشتاق کا تکیہ بنایا
فرض پڑھنے لگے جب وقت حضرت | نماز شب تو دیکھی یہ حقیقت | کہ پہلے پڑھ کے دو رکعت ہی برو | طوالت پر نظر پھر آپ نے کی
لگے پڑھنے پھر ایسی وہ دو رکعت | کہ تھی جس میں طوالت پڑھ نہایت | سوم بارہ پڑھا پھر جو دوگانا | تو وہ اس دوسری سے مختصر تھا
چارم بار با تجدید نیت | ہوئے مشغول پھر بہ دو رکعت | تو اس میں کی کمی بار سوم سے | جناب سرور دنیا و دیں نے

غرض جب پانچویں نیت کو باندھا ۔ چہارم سر بسجودی تھا گزارا ۔ چھٹی نیت پھر اسکو بعد کی تھی ۔ وہاں سب سے باسانی پڑھی تھی
نماز وتر کو آخر پڑھا تھا ۔ غرض اس رات کا یہ ماجرا تھا ۔ ہوا ثابت مجھ میں سے نگاہ جب ۔ پڑھیں حضرت نے تیرہ رکعتیں سب

۸ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَاَلَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَزِیْدَ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُوْلِہِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُوْلِہِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَۃُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ

ابی سلمہ نے پوچھا عائشہ سے ۔ کہ کیا حال ہاں مجھ کو بتانے ۔ کہ روزوں کے مہینے میں پیمبر ۔ نماز شب پڑھا کرتے تھے کیونکر
کہا اس سے ام مومنین نے ۔ جناب زوجہ سردار دیں نے ۔ کہ اے سائل نماز شب میں حضرت ۔ کمی بیشی کی رکھتے تھے نہ عادت
ہوا کرتا تھا رمضاں کا مہینا ۔ و یا اسکے سوا ہوتا مہینا ۔ پڑھا کرتے تھے وہ گیارہ ہی رکعت ۔ تو ان گیارہ کی تھی ایسی حقیقت
کہ اول چار رکعت تھے پڑھتے ۔ رسول اللہ جس حسن ادب سے ۔ نہ پوچھ اب مجھ سے انکے حسن کی بات ۔ کہ تھیں کیسی وہ حسن و طول کی سات
پھر اسکے بعد بھی وہ چار رکعت ۔ پڑھا کرتے تھے با حسن طوالت ۔ کہا جاتا نہیں مت پوچھ اصلا ۔ کہ تھا کیا حال چاروں رکعتوں کا
پڑھا کرتے تھے پھر وہ تین رکعت ۔ نماز وتر ہے جس سے عبادت ۔ غرض میں نے کہی یہ بات ان سے ۔ کہ سوتے ہو تم وتروں سے پہلے
کہا اے عائشہ یا حسن کے ۔ میرا دل خواب میں بھی جاگتا ہے ۔ اگرچہ آنکھ میں نیند کی ہو ۔ لیکن میرے دل کو آگہی ہے

۹ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُوْتِرُ مِنْہَا بِوَاحِدَۃٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْہَا اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ

جناب عائشہ کرتی بیاں ہیں ۔ جنہوں کے بیاں میں دُرفشاں ہیں ۔ کیا کرتی تحقیق یہ حضرت کی عادت ۔ پڑھا کرتے تھے وہ گیارہ ہی رکعت
تو ان گیارہ کی تھی تفریق ایسی ۔ کہ ان میں ایک رکعت وتر کی تھی ۔ فراغت آپ جب پڑھنے سے ہوتے ۔ تو اپنی داہنی کروٹ پہ سوتے

۱۰ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ تِسْعَ رَکَعَاتٍ

بیاں یہ عائشہ کا اک یہی ہے ۔ خلاف قول سابق بیگماں ہے ۔ کہ تھی ختم رسالت کی یہ عادت ۔ پڑھا کرتے تہجد نو ہی رکعت

۱۱ عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ اَنَّہٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ذُو الْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ قَالَ ثُمَّ قَرَاَ الْبَقَرَۃَ ثُمَّ رَکَعَ فَکَانَ رُکُوْعُہٗ نَحْوًا مِّنْ قِیَامِہٖ فَکَانَ یَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَکَانَ قِیَامُہٗ نَحْوًا مِّنْ

رُکُوعِہٖ وَکَانَ یَقُوْلُ لِرَبِّیَ الْحَمْدُ لِرَبِّیَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَکَانَ سُجُوْدُہٗ نَحْوًا مِّنْ قِیَامِہٖ وَکَانَ یَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَکَانَ مَا بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ نَحْوًا مِّنَ السُّجُوْدِ وَکَانَ یَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ حَتّٰی قَرَاَ الْبَقَرَۃَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَآءَ وَالْمَآئِدَۃَ اَوِالْاَنْعَامَ

حذیفہ نے یہ بات کہی جو کسی رات ۔ نماز شب رسول اللہ کے سات ۔ تو وہ کرتا ہے بظاہر صورت حال ۔ کہ دیکھے آپ کے میں نے یہ افعال
کہا جب آپ نے اللہ اکبر ۔ تو اسکو بھی لگے پڑھنے برابر

ذُوالْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَۃِ

پڑھا پھر آپ نے الحمد پڑھ کر ۔ بقر کو ابتدا سے تا آخر ۔ شنو حال رکوع مصطفائی ۔ سہ بارہ جس میں یہ تسبیح کی تھی

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

پھر اسکو بعد جب سر کو اٹھایا ۔ باندازِ رکوع قومہ کیا تھا ۔ بوقت قومہ شایان اسرار ۔ زبان پاک تھی اس طرح گویا

لِرَبِّیَ الْحَمْدُ لِرَبِّیَ الْحَمْدُ

پھر اسکے بعد جو سجدہ میں آئے ۔ رہے اُوہ دیر تک سر کو جھکائے ۔ بیاں کرتے رہے عظمت خدا کی ۔ ستائش کی جناب کبریا کی

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

غرض سجدہ سے جب سر کو اٹھایا ۔ کیا واں بھی توقف سجدہ کا ۔ پڑھا مابین سجدوں اس دعا کو ۔ کہ یارب بخش دے میری خطا کو

رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ

رسول اللہ نے یہ سورتیں چار ۔ پڑھیں تھیں چار رکعت میں بتکرار ۔ بقر اول پڑھی پھر آل عمران ۔ نسا کو بعد تو وہ مائدہ خوان
ہا دائے نماز چار رکعت ۔ رہے اس طرح سے مشغول حضرت ۔ ولیکن سورۂ انعام کا نام ۔ لیا راوی نے بہر رفع ابہام
کہ اس کو شک یہاں پیدا ہوا تھا ۔ کہ جانے مائدہ انعام لایا

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاٰیَۃٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ لَیْلَۃً

بیاں کی عائشہ نے یہ حقیقت ۔ کہ یعنی ایک شب تا یا ن حضرت ۔ رہے مشغول یوں یاد خدا میں ۔ عبادت کی جناب کبریا میں
کیا تھا ایک ہی آیت کو تکرار ۔ یہ آیت رات بھر پڑھتے رہے ہر بار

اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْلَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ صَلَّیْتُ لَیْلَۃً مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَزَلْ قَائِمًا حَتّٰی ھَمَمْتُ بِاَمْرِ سُوْءٍ قِیْلَ لَہٗ وَمَا ھَمَمْتَ بِہٖ قَالَ ھَمَمْتُ اَنْ اَقْعُدَ وَاَدَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ عبداللہ ہیں مروی صحابی — حقیقت یوں اُس نے بیاں کی — کہ میں جو ایک شب حضرت نبی کا — بہ ہنگام تہجد مقتدی تھا

یہاں تک آپ نے کی تھی درازی — کہ آئی تھی مرے جی میں بُرائی — کہا لوگوں نے یہ احوال سُن کر — کہ تو اپنی بُرائی کو بیاں کر

کہا اُس نے کہ تھا یہ خطرۂ بد — کہ جب محبوب حق حضرت محمدؐ — ہوئے مصروف و مشغول عبادت — رہے محو قیام بالطوالت

تو اُس دم میرے دل میں سمائی — کہ اب بس کیجیے اُن سے جدائی — نبی کو چھوڑ کر میں بیٹھ جاؤں — نہ تکلیف جماعت اب اُٹھاؤں

۱۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَیَقْرَأُ وَھُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَائَتِہٖ قَدْرُ مَا یَکُوْنُ ثَلٰثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً قَامَ فَقَرَأَ وَھُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَکَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ

کہا یہ عائشہ نے اور یہ حال — کہ تھا حضرت نبی کا یہی احوال — وہ پڑھتے تھے نماز اس طرح پر بھی — ادا کرتے قرأت بیٹھ کر بھی

مگر تھی قدر جس دم آیتیں تیس — وہا باقی رہا کرتی تھیں چالیس — کھڑے ہو کر پڑھا کرتے تھے حضرت — اُن آیا تو نکو تا اتمام رکعت

رکوع و سجدہ کر لیتے تھے جس دم — تو پڑھتے دوسری رکعت بھی باہم — وہ اس میں بھی کیا کرتے تھے ایسا — کیا تھا رکعت اول میں جیسا

۱۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِہٖ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ لَیْلًا طَوِیْلًا قَائِمًا وَلَیْلًا طَوِیْلًا قَاعِدًا فَاِذَا قَرَأَ وَھُوَ قَائِمٌ رَکَعَ وَسَجَدَ وَھُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَأَ وَھُوَ جَالِسٌ رَکَعَ وَسَجَدَ وَھُوَ جَالِسٌ

یہ عبداللہ ہیں راوی خبر کا — جناب عائشہؓ سے اُس نے پوچھا — کہ شاہ دیں قسیم حوض کوثر — نوافل کو ادا کرتے تھے کیونکر

کہا مسئول نے سائل سے یہ بات — کہ تھے راتوں کو یوں با قیام و قعود — انہیں تھی مشغلہ یہ بات حاصل — کھڑے ہو کر پڑھا کرتے نوافل

رکوع میں پشت بالا کو جھکا کے — جو ہو جاتی تھی سجدے سے فراغت — تو بیٹھے بس گھڑی فی الفور عادت — کبھی طرز دگر اُن کا چلن تھا

کبھی طرز دگر اُن کا چلن تھا — نوافل میں کھڑے ہوتے نہ اصلا — قرأت بھی وہ پڑھتے بیٹھ کر تھی — رکوع و سجدہ بھی کرتے تھے بیٹھے

۱۶ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ سُبْحَتِہٖ قَاعِدًا وَیَقْرَأُ بِالسُّوْرَۃِ وَیُرَتِّلُھَا حَتّٰی تَکُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْھَا ۰ ۰ ۰

یہ حفصہ زوجۂ خیر البشر ہیں — بیاں کرتی روایت معتبر ہیں — کہ تھی نبی کی یہی عادت — کہ پڑھتے بیٹھ کر نفلی قرأت

بیاں کرتے تھے وہ آیات قرآں — بترتیل حروف و حسن ارکاں — بہ تعدیل و ترتیل و مخارج — ادا کرتے قرأت کے مدارج

غرض اس طرح پڑھتے تھے سورت — کہ ہو جاتی عیاں اس میں طوالت — جو اس سورت سے بھی سورۃ بڑی تھی — وہ اسکے سامنے چھوٹی سی ہولی

۱۷ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَخْبَرَتْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی

كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ ۔

بیاں کی عائشہ نے یہ حقیقت	کہ جب نزدیک تھے ایام رحلت	تو اُن روزوں شفیع روز محشر	نوافل بیٹھ کر پڑھتے تھے اکثر

١٨ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ ۔

کہا نافع سے یہ ابن عمر نے	کہ میں نے ساتھ ختم المرسلین کے	پڑھی تھی ظہر کی پہلے دو رکعت	پڑھی پھر ظہر سے پیچھے دو رکعت
پس مغرب دو رکعت مصطفےٰ نے	پڑھی تھی گھر میں آ خیر الورٰی نے	نماز فرض پڑھ کے بھی عشا کی	دو رکعت آپ نے گھر میں ادا کی

١٩ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَيُنَادِي الْمُنَادِي قَالَ أَيُّوبُ أُرَاهُ قَالَ خَفِيفَتَيْنِ ۔

ہوا حفصہ سے یہ مذکور منقول	کہ تھا یہ آپ کا دستور و معمول	کہ ہنگام ظہور صبح حضرت	بزودی تھے پڑھا کرتے دو رکعت
مؤذن تھا اذاں جس وقت دیتا			یہ اُس ہنگام شیوہ آپ کا تھا

٢٠ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ يَقُولُ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تُطِيقُونَ ذَلِكَ قَالَ قُلْنَا مَنْ أَطَاقَ مِنَّا ذَلِكَ صَلَّى فَقَالَ كَانَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ

یہ عاصم نام ہے ضمرہ کا بیٹا	علی مرتضیٰ سے اُس نے پوچھا	کہ کچھ حال نماز روز حضرت	مجھے بتلائے شاہ ولایت
کہ دن میں وہ بجا لاتے نوافل	رہا کرتے تھے کس کس وقت شاغل	کہا اُس کو جناب بوالحسن نے	علی مرتضیٰ خیبر شکن نے
کہ تم میں سے نہیں طاقت کسی کو	ادا جو کر سکے فعل نبی کو	کہا عاصم نے ہے سب کچھ بجا ہی	کروں کا مرے یہ مدعا ہے
مگر ہم میں سے جو طاقت کسی کو	بجا لاوے وہ افعال نبی کو	کہا تب اس سے یہ حضرت علی نے	کہ جس ہنگام میں سورج نکل کے
بلند ہوتا ہے مشرق سے ذرا سا	کہ وقت عصر جب جا ہے جتنا	پڑھا کرتے تھے دو رکعت کو اُس دم	جناب سرور سردار عالم

پھر اس کے بعد جب خورشید چڑھ کے ۔ وہ اتنا دور ہوتا تھا افق سے ۔ کہ وقت ظہر مغرب سے ہے جو ۔ تو اس دم بھی جناب پاک معبود
غرض یہ ہو کہ پڑھتے چار رکعت ۔ نماز چاشت ہی جس سے عبارت ۔ پھر اس کے بعد قبل ظہر حضرت ۔ علاوہ اس سے پڑھتے چار رکعت
نماز ظہر پڑھ لیتے جس ہنگام ۔ تو بعد ظہر دو رکعت سے تھا کام ۔ تھے قبل عصر پڑھتے رکعتیں چار ۔ جناب شاہ دیں سلطان ابرار
مگر پڑھتے بھی چاروں رکعتوں کو ۔ جناب مصطفیٰ کر کر کے دو دو ۔ دوگانہ پڑھ کے جو تسلیم فاصل ۔ کیا کرتے جناب عرش منزل
فرشتے جو مقرب ہیں خدا کے ۔ سلام ان پر بھی حضرت بھیجتے تھے ۔ تمامی انبیا اور ان کی امت ۔ رہے ہیں داخل تسلیم حضرت

باب صلوٰۃ الضحیٰ

یہ باب ہے نماز چاشت میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

١ عن معاذة قالت قلت لعائشة أكان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى قالت نعم أربع ركعات ويزيد ما شاء الله

نماز چاشت کے احکام کو باب نوافل سے ۔ لکھوں باہم ملا کر دل یہی رغبت دلاتا ہے
معاذہ نے یہ پوچھا عائشہ سے ۔ نماز چاشت بھی حضرت پڑھتے ۔ بیاں کی عائشہ نے یہ حقیقت ۔ پڑھا کرتے تھے حضرت چار رکعت
وہ پڑھ لیتے تھے اس سے بھی زیادہ ۔ خدا کا جس قدر ہوتا ارادہ

٢ عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي الضحى ست ركعات

انس سے اس طرح آئی روایت ۔ چھ رکعت چاشت کی پڑھتے تھے حضرت

٣ عن أم هانئ أنها قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل بيتها يوم فتح مكة فاغتسل وسبح ثماني ركعات ما رأيته صلى صلوة قط أخف منها غير أنه كان يتم الركوع والسجود

زبان ام ہانی کا بیاں ہے ۔ کہ اس احوال کو کرتی عیاں ہے ۔ کہ روز فتح مکہ آپ آئے ۔ مرے گھر خیر سے تشریف لائے
وہاں آ کر نہائے تن کو دھویا ۔ پڑھا پھر آٹھ رکعت کو اسی جا ۔ رکوع سجدہ کر کے جلد حضرت ۔ نمودی ہو گئے پڑھ کے فراغت

٤ عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة أكان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى قالت لا إلا أن يجيء من مغيبه

بیاں کرتا ہے عبد اللہ لیا ۔ کہ میں نے عائشہ سے یہ کہا تھا ۔ کہ پڑھتے تھے نماز چاشت حضرت ۔ کہا اس نے نہ تھی یہ ان کی عادت
کہ جب وہ سفر سے پھر کے آتے ۔ بوقت چاشت گھر تشریف لاتے ۔ تو پڑھ لیتے تھے اس دم اکثر ۔ نماز چاشت بھی حضرت پیمبر

٥ عن أبي سعيد الخدري قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى حتى نقول لا يدعها ويدعها حتى نقول لا يصليها

لکھا ہے بوسعید باخبر نے	کہ تھے حضرت نماز چاشت پڑھتے	باندازِ دوام و طرزِ دائم	رہا کرتے تھے اس عادت پہ قائم
کیا کرتے تھے ہم آپس میں گفتا	نہ چھوڑیں گے کبھی اسکو زنہار	پھر اسکے بعد مخدومِ دو عالم	یہاں تک اسکو کرتے ترک باہم
	کہ ہم کرتے تھے یہ آپس میں چرچا	کہ اب اسکو پڑھینگے وہ نہ اصلا	

ح ۶ عن ابی ایوب الانصاری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدمن اربع رکعات عند زوال الشمس فقلت یا رسول اللہ انک تدمن ھذہ الاربع الرکعات عند زوال الشمس فقال ان ابواب السماء تفتح عند زوال الشمس فلا ترتج حتی تصلی الظھر فاحب ان یصعد لی فی تلک الساعۃ خیر قلت افی کلھن قراءۃ قال نعم قلت ھل فیھن تسلیم فاصل قال لا

ابو ایوب انصاری کی تقریر	بعینہ اب یہاں ہوتی ہے تحریر	کہ ہنگامِ زوالِ شمس حضرت	پڑھا کرتے ہمیشہ چار رکعت
کیا یہ عرض میں نے مصطفیٰ سے	کہ جب ڈھلتا ہے سورج استوا سے	پڑھا کرتے ہیں حضرت کیوں یہ چار	ہمیشہ دائما اسوقت ہر بار
کہا حضرت نے ہر یہ وقت ایسا	ہوا کرتے ہیں در ہائے فلک وا	نہیں جبتک نمازِ ظہر پڑھتے	کھلے رہتے ہیں در ہائے فلک کے
مجھے یہ بات ہے از حد مرغوب	کہ میرا کوئی فعلِ احسن و خوب	بسوئے آسماں جاوے زمیں سے	لے درگاہ رب العالمیں سے
ابو ایوب انصاری نے پھر بھی	رسول اللہ سے یہ بات پوچھی	کہ پڑھتے آپ ہیں جو چار رکعت	پڑھا کرتے ہیں آپ ان میں قرأت
کیا ارشاد حضرت نے یہ سنکر	کہ ان سب میں قرأت ہے مقرر	ہوا پھر آپ سے اسکا بھی سائل	کہ ہے ان میں بھلا تسلیم فاصل
	کہا حضرت نے ہو اس سے خبردار	سلام ان چار میں ہے ایک ہی بار	

ح ۷ عن علی کرم اللہ وجہہ انہ کان یصلی قبل الظھر اربعا وذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلیھا عند الزوال

علی مرتضیٰ کی تھی یہ عادت	کہ قبل ظہر پڑھتے چار رکعت	کہا کرتے تھے وہ اس بات کو بھی	کہ یہ عادت رسول اللہ کی تھی
کہ ان میں جس طرح ہو اس وقت پڑھتا	اسی صورت ... سے پڑھتا ہوا کا	کہ با طول و درازی چار رکعت	پڑھا کرتے تھے قبل ظہر حضرت

ح ۸ عن عبد اللہ بن سعد قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی بیتی والصلوۃ فی المسجد قال قد تری ما اقرب بیتی من المسجد فلان اصلی فی بیتی احب الی من ان اصلی فی المسجد الا ان تکون صلوۃ مکتوبۃ

یہ عبد اللہ بیٹا سعد کا تھا	رسول اللہ سے اسنے کہا تھا	کہ میں ہنگام آرائے نوافل	رہوں گھر میں کہ ہوں مسجد میں داخل
کہا حضرت نے تو دیکھتا ہے	کہ میرا گھر تو مسجد سے لگا ہی	ولیکن مجکو ہے محبوب یہ بات	نوافل کو پڑھا گھر میں جس اوقات

تو پڑھے اسکو اپنے گھر میں کے	نماز فرض مسجد میں جا کے

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیچ بیان روزہ رکھنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں پندرہ حدیثیں ہیں

ح عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا رَمَضَانَ

رہا جو کچھ روبہ آپ کا صوم نوافل میں	بتفصیل و بیاں یہاں ترمذی اسکو بتاتا ہے
جناب عائشہ سے یہ خبر ہے	بیان روزہ خیر البشر ہے
رکھا کرتے تھے روزہ یہاں تک	کہ ہوتا تھا ہمیں ایسا کا شک
پھر اسکے بعد جو کرتے تھے افطار	تو روزے سے نہ تھا انکو سروکار
کہ اب صوم نوافل کا کبھی نام	نہ لیویں گے جناب نیک فرجام
نہ حضرت نے رکھا ہم برابر	مہینے بھر تلک روزہ مقرر
کہ اکثر بیشتر صوم نوافل	رکھا کرتے تھے وہ باغبت دل
کہ وہ روزہ پہ روزہ ہی رکھینگے	نہ انکو اب کبھی کھائیں پئیں گے
یہاں تک انکی روزہ چھوٹ جاتا	کہ ہمکو یہ ہوا کرتا گماں تھا
حقیقت یہ تو اس سے علاوہ	کہ آتے جب کہ وہ ہوتے قدہ
ولیکن روزہ ماہ مبارک	مہینے بھر تلک رکھتے تھے حضرت

ح عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَرٰى أَنْ لَا يُرِيدَ أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَرٰى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا وَكُنْتَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ نَائِمًا

کیا مسئول سائل نے انس کو	کہ حال روزہ حضرت بتا تو
کہ جس دن صوم رکھتے یہاں تلک تھے	کہ دلیں ہم کیا کرتے یہ شک تھے
پھر اسکے بعد روزہ چھوڑ دیتے	نہ ہرگز صوم کا وہ نام لیتے
کہ ہرگز آپ ہو دیں گے نہ صائم	نہ حضرت ہونگے پھر روزے کے قائم
کہ وہ دوراں تو ہوتے سب کے بیدار	پڑھا کرتے نوافل کو بتکرار
پھر اسکے بعد جو کرتا گزارا	تو انکو رات بھر سوتا ہی پاتا
	کبھی آرام وہ دیتے تھے تن کو
انس بولا یہ تھا انکا قرینہ	کہ ہوتا تھا کوئی ایسا مہینہ
کہ اب روزہ نہ چھوڑیں گے کبھی وہ	رکھینگے بس زیادہ اس سے بھی وہ
یہاں تک چھوڑتے تھے صوم نوافل	کہ ہمکو یہ گماں ہوتا تھا کامل
ہو جسطرح حال صوم مذکور	ہو حال نماز شب بھی سطور
اگر تو دیکھتا ہنگام شب میں	تو پاتا آپ کو طاعات تب میں
غرض عادت جناب مصطفیٰ کی	باندازو طریق مختلف تھی
ریاضت میں کبھی رکھتے بدن کو	

ح عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ

بیاں جو ام سلمہ کی زباں کا — کہ میں نے تو کبھی دیکھا نہ ایسا
کہ پیہم متصل دو دو مہینے — رکھا ہو صوم بھی حضرت نبی نے
مگر شعباں کو رمضاں سے ملا کر — رکھا کرتے تھے وہ روزہ بپا

ح عن عائشۃ قالت لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم فی شہر اکثر من صیامہ فی شعبان کان یصوم شعبان الا قلیلا بل کان یصوم کلہ

جناب عائشہ کہتی ہیں ایسا — کہ میں نے آپکو ایسا نہ دیکھا
کہ وہ روزہ رکھا کرتے ہوں اکثر — کسی ایام میں پیہم برابر
مگر شعبان میں ختم رسالت — رکھا کرتے تھے روزہ نکو بکثرت

ح عن زر عن عبد اللہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من غرۃ کل شہر ثلثۃ ایام وقل ما کان یفطر یوم الجمعۃ

ہوئی منقول زر سے یہ روایت — کہ عبد اللہ کہتا تھا کہ حضرت
رکھا کرتے تھے روزہ اول ماہ — یکم سے تا سوم با جان آگاہ
یہ عادت آپکی ہر ماہ میں تھی — ریاضت یوں خدا کی راہ میں تھی
بروز جمعہ بھی فرخندہ اوقات — کیا کرتے تھے اکثر صوم کیبات

ح عن عائشۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتحری صوم الاثنین والخمیس

جناب عائشہ سے ہے روایت — بیاں کرتی ہیں وہ احوال حضرت
کہ روز پنجشنبہ ذات اطہر — رہا کرتے تھے روزہ دار اکثر
اسی صورت سے روزہ پیر کے روز — رکھا کرتے تھے با حال دلفروز

ح عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس فاحب ان تعرض عملی وانا صائم

کلام بوہریرہ سے عیاں ہے — کہ ختم المرسلین کا یہ بیاں ہے
کہ ہوتا ہے عیاں جو پیر کا دن — تو اس دن میں سبھی اعمال گن گن
خداوند جہاں کے پاس لیجا — حضور کبریا میں سب دکھاویں
بروز پنجشنبہ بھی مقرر — کریں اعمال حاضر پیش داور
غرض میرے تئیں روزہ کا رکھنا — پسند آتا ہے ان روزوں میں بیشک
یہ ہے مقصود صوم و روزہ داری — کہ جب اعمال جاویں پیش باری
تو ہے اپنے تئیں محبوب یہ بات — کہ جاوے صوم بھی اعمال کیسات

ح عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من الشہر السبت والاحد والاثنین ومن الشہر الاخر الثلثاء والاربعاء والخمیس

سنو یہ قول حضرت عائشہ کا — کہ ام المومنین کہتی ہیں ایسا
کہ ہوتا تھا کوئی ایسا مہینا — کہ جسمیں آپکا تھا یہ قرینا
کہ وہ روزہ سے ہوتے حضرت امجد — سنیچر اتوار اور پیر کے روز
کبھی حضرت رکھا کرتے تھے روزہ — سہ شنبہ چہار شنبہ پنجشنبہ

ح ٩ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ فِي شَعْبَانَ

بیان عائشہ یہ دوسرا ہے — کیا مذکور ایسا ماجرا ہے — کہ وہ شعبان میں روزہ بکثرت — رکھا کرتے تھے باعین برکت
کسی ایام میں اس سے زیادہ — نہ رکھتے تھے رسول اللہ روزہ

ح ١٠ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ أَيِّهِ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِي مِنْ أَيِّهِ صَامَ

معاذہ عائشہ کے پاس آکے — لگے کہنے یہ ام مومناں سے — کہ یعنی تین روزے ہر مہینے — رکھے بھی تھے بھلا حضرت نبی نے
کہا اس نے کہ ہاں ایسا ہوا ہے — رسول اللہ نے یوں بھی کیا ہے — معاذہ پھر لگے کہنے دوبارہ — کہ کیجے حال یہ بھی آشکارا
وہ کرتے ابتدا کس روز سے تھے — رکھا کرتے تھے کن روزوں میں مل کے — شروع ماہ سے یا اوسط ماہ — و یا آخر میں کرتے صوم کی چاہ
کہا اس نے وہ اس دستور پر تھے — بحال روزہ داری بے خطر تھے — نہ مطلب کچھ انھیں تخصیص سے تھا — رکھا روزہ غرض جس روز چاہا

ح ١١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيضَةُ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ فَمَنْ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

ہوئی مروی روایت عائشہ سے — سنا راوی نے حضرت عائشہ سے — کہ روزہ ہے جو عاشورہ کے دن کا — پسند آیا قریشی قوم کو تھا
غرض یہ ہے کہ وقت جاہلیت — قریشی لوگ رکھتے تھے بکثرت — رسول اللہ کا جب وقت آیا — تو حضرت نے بھی اس روزہ کو رکھا
گئے مکہ سے جب سوئے مدینہ — وہاں بھی آپ نے رکھا یہ روزہ — کیا اصحاب کو بھی اس کا مامور — کہ یہ روزہ رکھا کیجے بدستور
مگر جب روزہ ماہ مبارک — ہوا ہم سب کے اوپر فرض بیشک — تو روزہ روز عاشورہ کا چھوٹا — مگر اب حکم یہاں وارد ہے ایسا
رکھے یہ صوم جس کے جی میں آئے — نہیں خواہش جو اس روز کھاوے

ح ١٢ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَصُّ مِنَ الْأَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيقُ

ہوا ثابت کلام علقمہ سے — کہ وہ سائل ہوا تھا عائشہ سے — کہ کوئی روز مخصوص عبادت — کیا کرتے بھی تھے ختم رسالت
کہی مسئول نے سائل سے یہ بات — کہ تھے وہ اس طریق راہ یکساں — کیا کرتے تھے طاعات دائمی — عبادت میں کئی اوقات ساعی
بھلا تم میں سے ہے کس میں یہ طاقت — کہ ان کی طرح ہو مشغول عبادت

ح ١٣ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ فَقَالَ

ان هذه قلت فلانة لا تنام الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم من الاعمال ما تطيقون فوالله لا يمل الله حتى تملوا وكان احب ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي يدوم عليه صاحبه

روایت ہے یہ حضرت عائشہ سے — کہ میرے یہاں رسول اللہ آئے
کوئی عورت جو بیٹھی تھی تو پایا — تو فرمانے لگے یوں اشرف الناس
کہ ہے یہ کون کچھ اسکا بیاں کر — مفصل حال کو اسکے عیاں کر
کہا میں نے یہ عورت زاہدہ ہے — غرض ایسی چلن کی عابدہ ہے
نہیں سوتی ہے یہ زنہار شب میں — سحر کرتی ہے شب کو یاد رب میں
کیا ارشاد حضرت نے یہ سنکر — کہ جو کہتا ہوں وہ لازم ہے تم پر
وہاں تک تم کرو طاعت عبادت — کہ پاؤ آپ میں طاعت کی طاقت
قسم کھاتا ہوں میں نام خدا کی — سنو تم بات یہ راہ صفا کی
نہیں لاتا ملالت رب عزت — تمہیں جبتک نہیں آتی ملالت
غرض یہ ہے کلام مصطفی کا — کہ جہاں تک کیجو طاعت خدا کی
جہاں تک حوصلہ دل کا اٹھاوے — گراں باری نہ کچھ خاطر میں آوے
بیاں کی عائشہ نے یہ بھی حالت — کہ تھی حضرت کو اس طاعت سے الفت
کہ جس طاعت میں عامل اس عمل کا — بطور دائمی شاغل ہو رہتا

(١٤) عن ابي صالح قال سالت عائشة وام سلمة اي العمل كان احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالتا ما ديم عليه وان قل

ابی صالح نے پوچھا تھا یہ کچھ — جناب ام سلمہ عائشہ سے
کہ مجھ کو اس عمل کا تم بتا دو — کہ جو محبوب تھا محبوب رب کو
جناب ام سلمہ عائشہ بھی — ابی صالح سے بولیں بات یہ تھی
خوش آتا تھا نبی کو کام ایسا — ہمیشہ جسپہ ہو انسان رہتا
بظاہر گرچہ چھوٹا سا عمل ہو — ولیکن دائما کرتا ہو اس کو

(١٥) عن عوف بن مالك يقول كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فاستاك ثم توضأ ثم قام يصلي فقمت معه فبدأ فاستفتح البقرة فلا يمر باية رحمة الا وقف فسأل ولا يمر باية عذاب الا وقف فتعوذ ثم ركع فمكث راكعا بقدر قيامه ويقول في ركوعه سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة ثم سجد بقدر ركوعه ويقول في سجوده سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة ثم قرأ ال عمران ثم سورة سورة يفعل مثل ذلك

بیاں کی عوف نے اپنی حقیقت — کہ تھا ایک شب میں ہمراہ حضرت
جناب فخر انبیا نے — کیا مسواک کو اول وضو سے
فراغت جو ہوئی جب کرکے مسواک — وضو بھی کرکے اٹھے شاہ لولاک
کھڑے بس ہو گئے با عین تمکین — لگے پڑھنے نماز اسلام شد دین
اٹھا میں بھی جناب پاک کے ساتھ — جناب شاہ لولاک کے ساتھ
نماز احمدی کا حال ظاہر — بیاں کرتا ہوں میں جو [illegible]
کہ فارغ آپ الحمد سے ہو — کیا آغاز پھر سورہ بقر کو
کہوں کیا آپکا طرز قرأت — کہ آتی تھی جہاں رحمت کی آیت

پھر جاتے تھے اسجا پڑھتے پڑھتے | طلب کرتے تھے رحمت کو خدا سے | کوئی ایسی اگر آتی تھی آیت | عذاب حق کی تھی جسمیں حقیقت
پھر جاتے وہاں بھی پڑھتے پڑھتے | پناہ حق تعالی مانگتے تھے | رکوع تب دو سلطان ابرار | قیام پاک سے کم تھا نہ زنہار
غرض اسدم جھکائی پشت والا | رہے حضرت بایں الفاظ گویا

سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

پھر اسکے بعد جب سجدہ میں آئے | رہے وہ دیر تک سر کو جھکائے | تو اسدم بھی حضور رب باری | زباں پر یہ رہی تسبیح جاری

سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

لگے سجدوں سے فارغ جب ہوا تو | پڑھی پھر دوسری رکعت ابرار | پڑھی تھی واں آل عمران کی قرات | پڑھی پھر تیسری میں اور سورت
چہارم جس گھڑی رکعت ادا کی | تو اسمیں اور ہی سورت ادا کی

بَابُ مَا جَاءَ فِی قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان قرات نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں ۱۲

ح عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِیَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا

قرات میں رسول اللہ کی حافظ ابو عیسی | بتصریح بیاں کیا | کیا حدیثیں اب سناتا ہے
جناب ام سلمہ نے کہا ہے | کہ یوں قرآن حضرت نے پڑھا ہے | قرات کا یہ آپکی ماجرا تھا | کہ ایک ایک حرف اس میں جدا تھا

ح عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَدًّا

قتادہ نے انس سے آکے پوچھا | کہ یہ حال مفصل مجھ کو بتلا | کہ فخر انبیا ختم رسالت | ادا کسطرح کرتے تھے قرات
انس بولا کہ تھی اسطور کی بات | پڑھا کرتے تھے حضرت آیات

ح عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

جناب ام سلمہ سے روایت | ہوئی وارد باحوال قرات | بیاں کرتی ہیں حال شرع | کہ قرآں یوں پڑھا کرتے شہ دین
یہ دیکھا انکا انداز قرات | پڑھا کرتے جدا ایک ایک آیت

ح عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ اَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رُبَّمَا اَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً

کہا سائل نے حضرت عائشہ سے | کہ اب تک میں نہیں آگاہ۔ کبھی | کہ پڑھتے تھے آپ کیسی قرات | بلندی یا کہ پستی کی قرات

کہی بس عائشہ نے اُن سے یہ بات | کہ پڑھتے آپ تھے کس طور سے شب | کبھی پڑھنے میں وہ اسرار کرتے | کبھی آواز کو اظہار کرتے
غرض طرز بلندی اور پستی | قبول خاطر خیر الورا تھی | کہا سائل نے حمد کبریا ہے | کہ امر دین میں گنجائش رکھی ہے

۵ عَنْ اُمِّ هَانِیٍ قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَاَنَا عَلٰى عَرِيْشِيْ

یہاں راوی ہوئی ہیں اُم ہانی | بیاں کرتی ہیں با شیریں زبانی | کہ میں نے آپ کا پڑھنا سنا ہے | قرات سے جو قرآن کو پڑھا ہے
بوقت شب جو کرتے تھے تلاوت | تو میں سنتی تھی اپنے گھر قرات

۶ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُوْلُ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ يَقْرَاُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَقَرَاَ وَرَجَّعَ قَالَ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ لَوْلَا اَنْ يَّجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيَّ لَاَخَذْتُ لَكُمْ فِيْ ذٰلِكَ الصَّوْتِ اَوْ قَالَ اللَّحْنِ

بیاں قرہ کی بیٹی نے کیا ہے | کہ عبد اللہ سے میں نے سنا ہے | بیاں کرتا ہے عبد اللہ ایسا | کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا
کہ تھے بیٹھے ہوئے بالائے ناقہ | رسول اللہ روز فتح مکہ | وہ اس دم پڑھ رہے تھے با خوشی کی | عجب لہجہ سے یہ آیات قرآں

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اِلٰى اٰخِرِهٖ

پڑھی جاتی تھی اس ہنگام اوقات | نہایت خوش ادا ترصیع کے سات | کہا راوی نے جو تجھ سے پڑھ دوں | تو میں ویسی قرات پڑھ سناؤں
ولیکن ہے یہاں اس بات کا ڈر | کہ مجھ کو گھیر لیں گے لوگ آکر

۷ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ نَبِيُّكُمْ حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ لَا يُرَجِّعُ

قتادہ سے ہوئی مروی روایت | بیاں کرتا ہے خلاق رسالت | کہ جو پیغامبر دنیا میں آیا | خوش آوازی ڈھلے اپنے ساتھ لایا
بحسن صورت و صوت آرا | ہوئے پیغامبر دنیا میں پیدا | تمہارے بھی نبی خیر البشر کو | ہوئی حاصل تمامی خوبی رو
ملی اُن کو خوش آوازی کی دولت | نہ پڑھتے پر مرصع وہ قراءت | بروز فتح جو ترصیع کی تھی | تو وہ ناقہ کے اوپر عارضی تھی

۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا يَسْمَعُهَا مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ

کہی عباس کے بیٹے نے یہ بات | کہ پڑھتے آپ اس طور کی آیات | سنا کرتے قرات کو وہی تھی | کہ رہتے تھے قریب خانہ خاص

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ بُكَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے رونے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چھ حدیثیں ہیں

۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فهو يصلي وفي جوفه ازيز كازيز المرجل من البكاء

ہوا ثابت مجھے شافع محشر سے یہ کافی — کہ رونا آپ کا ہم عاصیوں کو بخشواتا ہے

کیا جاتا ہے وہ احوال تحریر — کہ ہادی جب کہ ہے قرآن و تفسیر — کہا اس نے سنو میری حقیقت — کہ گذری ایک دن ایسی حقیقت

کہ میں حضرت نبی کے پاس آیا — تو وہاں مشغول طاعت ان کو پایا — نمازا سوقت جو پڑھتے تھے حضرت — تو تھی بس جوش رقت سے یہ حالت

درونِ سینہ کو من سے دہاں — صدا آتی تھی شکل دیگ جوشاں

۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمِلَانِ

کہا مسعود کے دانا پسر نے — کہ مجھ سے یوں کہا میرے پیمبر نے — کہ تو آیات وحی آسمانی — بیاں کر سامنے میرے زبانی

کیا معروض جب یہ پیش حضرت — کہ میرے واسطے کب ہے یہ لیاقت — کلام حق ہوا ہے تم پہ نازل — قرأت کی حقیقت تم کو حاصل

چاہوں میں آپکے گر قرأت — مجھے بھی نہیں ایسی لیاقت — کیا ارشاد پھر خیر الورٰی نے — رسول اللہ ختم انبیاء نے

کہ میں آیات قرآنی کا سننا — زبان غیر سے ہوں دوست رکھتا — جو سمجھا آپکے میں مدعا کو — وہیں پڑھنے لگا سورۂ نسا کو

غرض جب پہنچتے پہنچتے پیش حضرت — وہاں پہ آگئی میری یہ آیت

وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا

تو میں نے اس گھڑی دیکھا یہ عالم — کہ روتے تھے رسول اللہ پیہم

۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَبْقٰى ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَرْفَعَ رَاْسَهٗ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَرْفَعَ رَاْسَهٗ فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِيْ وَيَقُوْلُ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِيْهِمْ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ فَلَمَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا انْكَسَفَا فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

ابن عمرو صحابی کہتا — وہ ہے اس بات کو ذکر کرتا — کہ یعنی ایک دن سورج گہا تھا — زمانہ وہ رسول اللہ کا تھا

غرض پہو دیکھ کے سورج کی ات ۔ لگے پڑھنے نماز اس وقت حضرت
قیام ایسا کیا اس طول کے ساتھ ۔ کہ سمجھے لوگ یاں اس طرح کی بات
کہ اب شاید کھڑے ہی رہینگے ۔ رکوع و سجدہ کا ہیکو کرینگے
جھکے حضرت جو پھر زانو پہ رکھ ہاتھ ۔ رہے اتنا خشوع و عجز کے ساتھ
کہ یہ ہر دم گماں تھا ہر بشر کا ۔ کہ اب تو سر میں اٹھینگے نہ ہلا
بحال قومہ جس دم آپ آئے ۔ تو وہاں اتنا رہے سر کو اٹھائے
کہ وقت قومہ پیدا تھی یہ حالت ۔ کہ سجدہ کو نہیں جائینگے حضرت
غرض وہ آگئے سجدہ میں جس دم ۔ جھکائے سر رہے با دیدۂ نم
گماں تھا دیکھکر حال طوالت ۔ نہیں ہوئے کی سجدہ سے فراغت
غرض اس وقت حضرت ابکر اکبر ۔ کہے جاتے تھے یوں با دیدہ تر

رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِیْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَہُمْ وَاَنَا فِیْہِمْ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِیْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَہُمْ وَہُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُکَ

وہیں ہنگام اتمام دو رکعت ۔ عیاں ہونے لگے آثار رحمت
گہن خورشید کی صورت سے چھوٹا ۔ جہاں تاریکی و ظلمت سے چھوٹا
اٹھے پھر حضرت محبوب سبحاں ۔ ہوئے مشغول حمد و شکر یزداں
فراغت ہو کے حمد کبریا سے ۔ کہی یہ بات مخلوق خدا سے
کہ ہر جو دیکھئے شمس و قمر کو ۔ نشان قدرت ازرہ ہے جانو
یہ دونوں جب گرفتار گہن ہوں ۔ اسیر پنجۂ رنج و محن ہوں
تمہیں اس وقت میں لازم ہے یہ بات ۔ رہاں بجا ہو خدا کی یاد کیساتھ

(۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْنَۃً لَّہٗ تَقْضِیْ فَاحْتَضَنَہَا فَوَضَعَہَا بَیْنَ یَدَیْہِ فَمَاتَتْ وَہِیَ بَیْنَ یَدَیْہِ وَصَاحَتْ اُمُّ اَیْمَنَ فَقَالَ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَبْکِیْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَلَسْتُ اَرَاکَ تَبْکِیْ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ اَبْکِیْ اِنَّمَا ہِیَ رَحْمَۃٌ اِنَّ الْمُؤْمِنَ بِکُلِّ خَیْرٍ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اِنَّ نَفْسَہٗ تُنْزَعُ مِنْ بَیْنِ جَنْبَیْہِ وَہُوَ یَحْمَدُ اللّٰہَ تَعَالٰی

پسر عباس کا راوی اخبار ۔ یہاں کرتا ہے یہ احوال اظہار
کہ تھی حضرت نبی کے ایک دختر ۔ بعمر خرد ضعیف تن سے لاغر
مرض سے وہ گرفتار محن تھی ۔ قریب مرگ وہ پاکیزہ تن تھی
جو دیکھا آپنے یہ حال دختر ۔ بغل میں لے لیا اس کو اٹھا کر
پھر اس کے بعد جو خاطر میں آیا ۔ نبی نے سامنے اپنے لٹایا
غرض اس دختر حضرت کی رحلت ۔ ہوئی پیش جناب شان رحمت
وہاں جو ام ایمن نے یہ دیکھا ۔ لگی رونے کہ وا دردا دریغا
کہا تب آپ نے اس نیک زن سے ۔ کہ تو روتی جو ہے رنج و محن سے
رسول اللہ کے نزدیک تجھکو ۔ نہیں لازم کرے نوحہ گری کو
کہا تب ام ایمن نے کہ حضرت ۔ تمہیں بھی دیکھتی ہوں بحال رقت
کہا حضرت نے رقت مجھکو کب ہے ۔ یہ رونا عین رحمت کا سبب ہے
کہ ہے مومن کو حاصل خیر کی بات ۔ بہر صورت تمامی حال کے ساتھ
بوقت مرگ جب پہلو سے اسکے ۔ بنہایت بیکلی سے جان نکلے
تو اس دم بھی نہیں کرتا وہ زاری ۔ ادا کرتا ہے حمد شکر باری

(۵) عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ

مَظعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبكِي اَو قَالَ عَينَاهُ تُهرَاقَانِ

کہی ہے عائشہ نے یہ حقیقت	کہ خیر المرسلیں ختم نبوت	بوقت رحلت عثمان مظعون	ہوئے غمگیں نہایت اور محزوں
وہ عثماں جو پسر مظعون کا تھا	قضائے ایزدی سے جب موا تھا	رسول اللہ نے اُس وقت آکر	دیا بوسہ رُخ عثماں کے اوپر
جب اس یار کے مرنے پہ گریاں	مگر راوی نے لفظ شک لکھا یہاں	کہ آنکھیں یا جناب مصطفیٰ کی	ہوئی تھیں شدت رقت سے جاری

ح ٦ عَن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ قَالَ شَهِدنَا ابنَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى القَبرِ فَرَاَيتُ عَينَيهِ تَدمَعَانِ فَقَالَ اَفِيكُم رَجُلٌ لَم يُقَارِفِ اللَّيلَةَ قَالَ اَبُو طَلحَةَ اَنَا قَالَ انزِل فِي قَبرِهَا

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا	کہ میں بھی اس جگہ حاضر ہوا تھا	یہاں ختم رسل سرور عالم	جلیس قبر تھے با دیدۂ نم
جنازہ دختر خیر الورا کا	برائے دفن وہاں لا کر رکھا تھا	رسول اللہ تھے با عین رقت	نہایت اشک ریزاں چشم حضرت
کیا ارشاد ایسا شاہ دیں نے	جناب پاک ختم المرسلیں نے	کہ ہے ایسا کوئی جو آج کی شب	ہوا ہووے نہ وہ خواہان مطلب
با اہل خود نکی ہو یعنی قربت	اسے حاصل ہو اس معنی سے عزت	ابو طلحہ ہوا اس وقت گویا	کہ میں ہوں یا رسول اللہ ایسا
ہوا اُس کے لیے پھر حکم حضرت	کہ بو طلحہ برائے دفن میت	شتابی قبر میں یعنی اُتر آ	ابو طلحہ وہیں مرقد میں اُترا

بَابُ مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیچ بیان بستر شریف رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں

ح ١ عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيهِ مِن اَدَمٍ حَشوُهُ لِيفٌ

بیان بستر و فرش جناب سرور عالم		جہاں کے منعموں کو خواب غفلت سے جگاتا ہے	
جناب عائشہ سے یہ خبر ہے	بیان بستر خیر البشر ہے	کہا اُس محرم راز نبی نے	وہ بستر جس پہ سوتے آپ یعنی
	بنا تھا قسم چرمی سے وہ بستر	بھرا تھا لیف خرما اسکے اندر (چھال)	

ح ٢ عَن جَعفَرِ بنِ مُحَمَّدٍ عَن اَبِيهِ قَالَ سُئِلَت عَائِشَةُ مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي بَيتِكِ قَالَت مِن اَدَمٍ حَشوُهُ لِيفٌ وَسُئِلَت حَفصَةُ مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي بَيتِكِ قَالَت مِسحًا نَثنِيهِ ثَنيَتَينِ فَيَنَامُ عَلَيهِ فَلَمَّا كَانَ ذَاتُ لَيلَةٍ قُلتُ لَو ثَنَيتُهُ اَربَعَ ثَنيَاتٍ كَانَ اَوطَأَ لَهُ فَثَنَينَاهُ لَهُ بِاَربَعِ ثَنيَاتٍ فَلَمَّا اَصبَحَ قَالَ مَا فَرَشتُمُونِي اللَّيلَةَ قَالَت قُلنَا هُوَ فِرَاشُكَ اِلَّا اَنَّا ثَنَينَاهُ بِاَربَعِ ثَنيَاتٍ قُلنَا هُوَ اَوطَأُ لَكَ قَالَ رُدُّوهُ لِحَالَتِهِ الاُولَى فَاِنَّهُ مَنَعَتنِي وِطَاءَتُهُ صَلَاتِي اللَّيلَةَ

کلام جعفر صادق زبان ہے ۔ کہ میرا باپ یوں کرتا بیاں ہے
کہ بستر سرورِ کون و مکاں کا ۔ تمہارے گھر میں کیسی طرح کا تھا
کہ تھا ہاں جنس چرمی کا وہ بستر ۔ بھرا تھا لیف خرما سے سراسر
کہ ام المومنین حضرت بی بی کا ۔ تمہارے گھر میں فرش جو بچھا تھا
وہ بستر واسطے خیر البشر کے ۔ بچھا دیتی تھی دوہرا ٹاٹ کرکے
کیا میں نے یہ اندیشہ کسی رات ۔ کہ سویا کریں آرام کے ساتھ
غرض جب چار تہ کرکے بچھایا ۔ اُنہوں نے صبح تک آرام پایا
کہا حضرت نبی سے بیبی ایسا ۔ وہی فرش قدیمی آپ کا تھا
تو میں نے واسطے بستر تمہارا ۔ بنا کر چار تہ شب کو بچھایا
بچھایا کرو اسے دوہرا ہی کرکے ۔ کہ پیدا یا نہ پھر مجکو ضرر ہے

کہ کیفیت فراش احمدی کی ۔ کسی نے عائشہ سے جاکے پوچھی
کہا سائل سے ام مومنان نے ۔ رسول اللہ کی آرام جاں نے
اسی صورت سے کوئی سائل حال ۔ گیا تھا پوچھنے حفصہ سے احوال
کہا حفصہ نے یہ احوال سنکر ۔ کہ دو تہ ٹاٹ تھا حضرت کا بستر
بوقت شب جناب نیک انجام ۔ کیا کرتے تھے اس بستر پہ آرام
یہ بستر چار تہ کرکے بچھاؤں ۔ تو نہیں پیا استراحت سے سلاؤں
کہی وقت سحر حضرت نے یہ بات ۔ بچھایا فرش کیسا آج کی رات
مگر دل میں میرے آئی تھی یہ بات ۔ کہ سو دیں آپ کچھ آرام کے ساتھ
جواب ایسا دیا حضرت نے سنکر ۔ کہ ہے یہ ٹاٹ کا میرا جو بستر
کہ جیسے نرمی بستر نے یہ بات ۔ تہجد سے مجھے روکا اسی رات

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَوَاضُعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان فروتنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں بارہ حدیثیں ہیں ۱۲

ح عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ اِنَّمَا اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ

بیاں کس طرح کیجے آپکے حلم و تواضع کو ۔ کہ یہاں خامہ بعین عاجزی سر کو جھکاتا ہے

کہا خطاب کے بیٹے عمر نے ۔ کہ مجھسے یوں کہا خیر البشر نے
کہ جیسی عیسیٰ مریم کی بابت ۔ نصاریٰ نے کہا ہی بے نہایت
محمد بندۂ درگاہ رب ہے ۔ خدا کی بندگی میں روز و شب ہے

کہ میرے واسطے ہنگام تعریف ۔ نہ اس درجہ کرو اظہار توصیف
بہا نسکے ان کے درجہ کو بڑھایا ۔ کہ آخر کہدیا بیٹا خدا کا
کہو بندہ مجھے تم اس خدا کا ۔ کہ جس نے مجھکو پیغمبر بنایا

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهٗ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ اجْلِسِيْ فِيْ اَيِّ طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ شِئْتِ اَجْلِسْ اِلَيْكِ

انس راوی بیاں کرتا ہی کہ ایکا ۔ رسول اللہ کے خلق حسن کا
مجھے لاحق ہوا ہے ایک ہی کام ۔ وہ یعنی آپسے ہو ویگا انجام
تیری خاطر سے میں بیٹھا رہونگا

کہ آئی کوئی عورت پیش سرور ۔ لگی کہنے کہ اے ختم رسالت
کہا حضرت نے اسکو گر تو ایسا ۔ مدینہ میں جہاں چاہے چلا جا
کہیگی مجھے جو حاجت سنونگا

۳ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيْفٍ عَلَيْهِ اِكَافٌ مِنْ لِيْفٍ

انس راوی جو ہے مالک کا بیٹا	بیاں کرتا ہے عادات نبی کا	کہ کرتے تھے مریضوں کی عیادت	جنازوں کے بھی جاتے ساتھ حضرت
سمائی تھی یہ طرز انکساری	خر کی پشت پر کرتے سواری	اگر کوئی غلام بے بضاعت	رسول اللہ کی کرتا تھا دعوت
تو وہ اقبال کر لیتے تھے اس کا	کہ عاجز پروری سے مدعا تھا	ہوئی قوم قریظہ سے لڑائی	تو اس دن بھی یہ انکی طرز دیکھی
حمار برق پیکر زیر راں تھا	خیال رزم قوم کافراں تھا	کہوں کیا بات ان کی سادگی کی	زمام لیف خرما ہاتھ میں تھی چھال
	بجائے زین جو پالاں کسا تھا	تو وہ بھی لیف خرما کا بنا تھا	

۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى اِلٰى خُبْزِ الشَّعِيْرِ وَالْاِهَالَةِ السَّنِخَةِ فَيُجِيْبُ وَلَقَدْ كَانَتْ لَهٗ دِرْعٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ فَمَا وَجَدَ مَا يَفُكُّهَا حَتّٰى مَاتَ

انس یہ اور جو کرتا بیاں ہے	بیان علم ختم مرسلاں ہے	کہ تھا دستور یہ خیر الوریٰ کا	کہ جو دعوت کوئی حضرت کی کرتا
اگر ہوتی وہ دعوت اس طرح کی	کہ ہوتی جو کی روٹی اور چربی	بعین رغبت تشریف لاتے	ز روئے علم نان جو کو کھاتے
بیاں یہ اور بھی کرتا ہے راوی	کہ تھی وہ جو زرہ حضرت نبی کی	یہودی سے قرض کچھ لیا تھا	زرہ کو پاس اسکے رکھ دیا تھا
	رہی لاحق یہاں تک تنگیٔ عسرت	نہ چھوٹی وہ زرہ تا وقت رحلت	

۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَحْلٍ رَثٍّ وَعَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ لَا تُسَاوِيْ اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا لَا رِيَاءَ فِيْهِ وَلَا سُمْعَةَ

ہوا معلوم یہ قول انس سے	کہ بہر حج رسول اللہ آئے	سواری کا یہ اُن کی ماجرا تھا	جہاز کہنہ اشتر پر کسا تھا
وہ چادر آپ جو اوڑھے ہوئے تھے	تو یہ ہوتا تھا ثابت دیکھنے سے	کہ یہ جو چادر شاہ امم ہے	بہا میں چار درہم سے بھی کم ہے
یہاں بعضوں کی یہ بھی گفتا	نہ تھی اوڑھی وہ چادر شاہ ابرا	پڑی تھی اونٹ پر وہ چادر پاک	کہ بیٹھے جس پہ تھے شاہان لولاک
غرض اسدم جناب مصطفیٰ نے	دعا اس طرح کی خیر الوریٰ نے	اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا لَا رِيَاءَ فِيْهِ وَلَا سُمْعَةَ	

۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ

انس کہتا ہوا ایسی حقیقت	کہ تھی یاران حضرت کی یہ حالت	نہ رکھتے تھے کسی کو دوست اتنا	بجز ذات محب رب وہاب

فدا تھے آپ پر سو جان سے جی سے	مگر باہر نہ تھے انکی خوشی سے ادا ہی سے وہ پہچانتے تھے	غرض یہ ہے کہ با ایں حب و الفت کرنا خوش آپ میں ایسی ادا سے	نہ اٹھتے تھے پئے تعظیم حضرت

ح عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا
عَنْ حِلْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَذَكَرَ
الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ قَالَ الْحَسَنُ فَكَتَمْتُهَا الْحُسَيْنَ زَمَانًا ثُمَّ حَدَّثْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ
عَمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ وَوَجَدْتُهُ قَدْ سَأَلَ أَبَاهُ عَنْ مَدْخَلِهِ وَعَنْ مَخْرَجِهِ وَشَكْلِهِ فَلَمْ يَدَعْ مِنْهُ شَيْئًا
قَالَ الْحُسَيْنُ فَسَأَلْتُ أَبِي عَنْ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ إِذَا أَوَى
إِلَى مَنْزِلِهِ جَزَّأَ دُخُوْلَهُ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ جُزْءًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجُزْءًا لِأَهْلِهِ وَجُزْءًا لِنَفْسِهِ ثُمَّ جَزَّأَ جُزْأَهُ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ النَّاسِ فَيَرُدُّ ذٰلِكَ بِالْخَاصَّةِ عَلَى الْعَامَّةِ وَلَا يَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَيْئًا وَكَانَ مِنْ سِيْرَتِهِ فِي جُزْءِ الْأُمَّةِ
إِيْثَارُ أَهْلِ الْفَضْلِ بِإِذْنِهِ وَقَسْمُهُ عَلَى قَدْرِ فَضْلِهِمْ فِي الدِّيْنِ فَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَةِ وَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَتَيْنِ وَ
مِنْهُمْ ذُو الْحَوَائِجِ فَيَتَشَاغَلُ بِهِمْ وَيُشْغِلُهُمْ فِيْمَا يُصْلِحُهُمْ وَالْأُمَّةَ مِنْ مَسْأَلَتِهِمْ عَنْهُ وَإِخْبَارِهِمْ
بِالَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ وَيَقُوْلُ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ وَأَبْلِغُوْنِي حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيْعُ إِبْلَاغَهَا
فَإِنَّهُ مَنْ أَبْلَغَ سُلْطَانًا حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيْعُ إِبْلَاغَهَا ثَبَّتَ اللّٰهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُذْكَرُ
عِنْدَهُ إِلَّا ذٰلِكَ وَلَا يَقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ غَيْرَهُ يَدْخُلُوْنَ رُوَّادًا وَلَا يَفْتَرِقُوْنَ إِلَّا عَنْ ذَوَاقٍ
وَيَخْرُجُوْنَ أَدِلَّةً يَعْنِي عَلَى الْخَيْرِ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَخْرَجِهِ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيْهِ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْزُنُ لِسَانَهُ إِلَّا فِيْمَا يَعْنِيْهِ وَيُؤَلِّفُهُمْ وَلَا يُنَفِّرُهُمْ وَ
يُكْرِمُ كَرِيْمَ كُلِّ قَوْمٍ وَيُوَلِّيْهِ عَلَيْهِمْ وَيُحَذِّرُ النَّاسَ وَيَحْتَرِسُ مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَطْوِيَ عَلَى
أَحَدٍ مِنْهُمْ بِشْرَهُ وَلَا خُلُقَهُ وَيَتَفَقَّدُ أَصْحَابَهُ وَيَسْأَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي النَّاسِ وَيُحَسِّنُ
الْحَسَنَ وَيُقَوِّيْهِ وَيُقَبِّحُ الْقَبِيْحَ وَيُوَهِّيْهِ مُعْتَدِلُ الْأَمْرِ غَيْرُ مُخْتَلِفٍ لَا يَغْفُلُ مَخَافَةَ أَنْ يَغْفُلُوْا
وَيَمَلُّوْا لِكُلِّ حَالٍ عِنْدَهُ عَتَادٌ لَا يُقَصِّرُ عَنِ الْحَقِّ وَلَا يُجَاوِزُهُ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ مِنَ النَّاسِ خِيَارُهُمْ
أَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُ أَعَمُّهُمْ نَصِيْحَةً وَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَحْسَنُهُمْ مُوَاسَاةً وَمُؤَازَرَةً قَالَ فَسَأَلْتُهُ
عَنْ مَجْلِسِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْمُ وَلَا يَجْلِسُ إِلَّا عَلَى ذِكْرِ اللّٰهِ

وَاِذَا انْتَهٰى اِلٰى قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ وَيَاْمُرُ بِذٰلِكَ يُعْطِي كُلَّ جُلَسَائِهِ بِنَصِيبِهِ لَا يَحْسَبُ
جَلِيسُهُ اَنَّ اَحَدًا اَكْرَمُ عَلَيْهِ مِنْهُ مَنْ جَالَسَهُ اَوْ فَاوَضَهُ فِي حَاجَةٍ صَابَرَهُ حَتّٰى يَكُونَ هُوَ الْمُنْصَرِفُ عَنْهُ مَنْ سَاَلَهُ
حَاجَةً لَمْ يَرُدَّهُ اِلَّا بِهَا اَوْ بِمَيْسُورٍ مِنَ الْقَوْلِ قَدْ وَسِعَ النَّاسَ بَسْطُهُ وَخُلُقُهُ فَصَارَ لَهُمْ اَبًا وَصَارُوا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً
مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ عِلْمٍ وَحِلْمٍ وَصَبْرٍ وَاَمَانَةٍ لَا تُرْفَعُ فِيهِ الْاَصْوَاتُ وَلَا تُؤْبَنُ فِيهِ الْحُرَمُ وَلَا تُنْثٰى فَلَتَاتُهُ مُتَعَادِلِينَ يَتَفَاضَلُونَ
فِيهِ بِالتَّقْوٰى مُتَوَاضِعِينَ يُوَقِّرُونَ فِيهِ الْكَبِيرَ وَيَرْحَمُونَ فِيهِ الصَّغِيرَ وَيُؤْثِرُونَ ذَا الْحَاجَةِ وَيَحْفَظُونَ الْغَرِيبَ

روایت ہے امام متقی سے — حسن ابن علی سبط نبی سے
کہ حضرت مصطفیٰ کو وصف انشا — بیاں کیجے ہمارے سامنے منشا
کہا اسنے کہ تھے فخر دو عالم — بزرگ و نامور محمود و اکرم
بطولانی حسن سے اس خبر کو — کہا تھا ہند نے با طرز نیکو
پس اب تو غرض میں نے یہ اخبار — حسین ابن علی سے کی جو اظہار
بیاں دسنے مرے مجھ سے بھی آکے — سنا ہی تھا جو پوچھا شوق دل سے
سبھی باتوں کا سائل ہو چکا تھا — اُسے سب حال حاصل ہو چکا تھا
سبھی شکل و شمائل مصطفیٰ کے — پدر سے میرے بھائی کر چکا تھا
کہ جو کچھ باپ سے تو نے سنا ہے — سنوں میں بھی بھلا وہ حال کیا ہے
ہوا تھا باپ سے میرے یہ سائل — کہ گھر میں جب نبی جاتے تھے داخل
کہا میرے پدر نے مجھ سے ایسا — کہ یہ معمول تھا حضرت نبی کا
غرض اس حصہ اول میں مقرر — خدا کے پاک کی کرتے عبادت
با خود وہ جو حصہ تیسرا تھا — مقرر تھا برائے ذات والا
کہ تھے وہ جو نہایت خاص اعلیٰ — حضور ان کے آکر با اخلاص
خلاص و عام سے حضرت نے اعلا — فیوض ظاہر و باطن نہ روکا
تو سمیل اہل فضل و علم اکثر — باذن شاہ دیں آتے وہاں پر
وہاں آتے تھے جو کوئی اہل حاجت — کوئی رکھتا تھا اک یا کئی حاجت
جناب صاحب عالم سبھی سے — ہمیشہ ذکر سے مشغول رہتے

کہ میں نے ہند سے اک بار پوچھا — کہ وہ مداح ختم المرسلیں تھا
سبب اس بات کی یعنی ہے چاہت — سنا دے مجھکو کچھ تو نعت حضرت
یہ تھا چہرہ کہ ان کے نور حامل — کہ مہر جیسے فروغ ماہ کامل
حسن کہتے ہیں یہ اخبار میں نے — چھپائی تھی حسین اپنے اخی سے
تو پایا اس طرح کو جیسے احوال — کہ پہنچا ابن ابی ہالہ سے یہ حال
حقیقت اور بھی پوچھی یہ پائی — کہ میرے باپ سے بھی میرے بھائی
کہ تھے کس طرح وہ گھر میں آتے — وہ کس انداز سے باہر تھے جاتے
کہا شبیر سے میں نے کہ بھائی — بتا مجھکو وہ حال مصطفائی
کہا شبیر نے ہاں اے برادر — ہوئی تھی یہ حقیقت اسطرح پر
تو اس جا کیا کیا کرتے تھے حضرت — وہاں تھی آپکی کیا رسم و عادت
وہ کرتے تین حصے اپنے اوقات — کہ تھے خوگر وہ اس اخلاق کے سات
دوم حصہ کے اندر جا بخانہ — ادا کرتے حقوق اہل خانہ
مگر اس تیسرے حصے کے اوقات — ہوئے تھے منقسم اس طور کے سات
مشرف ہوتے تھے فیض احد سے — عوام الناس کو تعلیم کرتے
رسول اللہ کی تھی یہ بھی سیرت — کہ وہ جو وقت تھا مخصوص امت
غرض اہل بقدر فضل اسلام — رسول اللہ فرماتے تھے انعام
کوئی دو حاجتوں کا تھا طلبگار — کسی کے واسطے حاجات بسیار
ہوا کرتی تھی جو اصلاح کی بات — رکھا کرتے انہیں اس شغل کے سات

کسی سے آن کے جو بات پوچھی
انہیں لازم ہو جو کچھ سکے بتایا
نہ ہووے گر کسی میں اتنی طاقت
سنو یہاں درپے تحقیق کی بات
تو اس بندہ کی حاجت کوئی لاکر
قیامت میں خداوند تعالیٰ
غرض جو حاجتوں کا مبتلا تھا
نہ ہوتے تھے جدا مجرب ادب سے
کیا شبیر نے بھی مذکور ایسا
کیا سیر پدر نے تب یہ مذکور
کیا کرتے تھے وہ یاروں کو باہم
شریف قوم جو ہوتے تھے اشخاص
سبھی لوگوں کو تھے حضرت ڈرتے
نہ ہوتے وہ کسی سے بے مروت
کیا کرتے سبھوں کی پرسش حال
کلام احسن و بہتر کو حضرت
کلام زشت کی ختم رسالت
مخالف تھا نہ ان کا طور و دستور
اگر ڈر تھا انہیں اس بات کا تھا
رسول اللہ رہتے تھے بہر حال
نہ وہ تقصیر پر بیاں کرتے
کہ جو لوگوں کو کرتے تھے نصیحت
مراعات و کرم سے پیش آتے

بتاتے بات اُس کے فائدہ کی
وہ ان لوگوں کو جو حاضر نہ آئیں
کہ لاوے مجھ تلک وہ اپنی حاجت
کہ گر ہووے کوئی حاجت سے ساکت
سناوے خدمت سلطاں میں جاکر
رکھے ثابت قدم حاجت رسا کا
قبول خاطر خیر الوریٰ تھا
مگر وہ کھانے پینے کے سبب سے
کہ اپنے باپ سے پھر بیٹے پوچھا
کہ تھا یہ آپ کا معمول و دستور
کہ الفت سے رہیں باہم فراہم
باکرام رسول اللہ تھے خاص
عذاب کبریا قہر خدا سے
بحسن خلق فرماتے تھے شفقت
کہ ہے کس طرح یعنی حال و احوال
بتائید سخن دیتے تھے قوت
کیا کرتے تھے سستی و حقارت
امور اختلافی سے رہے دور
کہ یہ غافل نہ ہو جاویں مبادا
امور لاہدی سے فارغ البال
حد حق سے قدم باہر نہ رکھتے
نہ رکھتے تھے امور دیں سے غفلت
بفضل رحمت و امداد لاتے

کہا کرتے تھے یہ بھی اشرف الکل
کہ محفل ہے مری جو لوگ ہیں چند
تو ہے لازم یہاں جو شخص آیا
غرض ہووے وہ حاجتمند ایسا
یہ اس کا مرتبہ نزد خدا ہے
نہ ہوتا ذکر کچھ نزدیک حضرت
حضور پاک میں ہوتے تھے داخل
نکلتے وہاں سے وہ اہل سعادت
کہ جب آتے تھے حضرت گھر سے باہر
زبان پاک کو وہ بے ضرورت
نہ تھی یہ بات حضرت کو گوارا
شریف قوم کو کرتے تھے والی
وہ اپنی ذات پاک با صفا کے
تفقد آپ کا اصحاب پر تھا
اگر سنتے کسی سے خیر کی بات
ہوا کرتی قبیح و زشت جو بات
طریق اوسط و امر میانہ
نہ ہوتے تھے کبھی امت سے غافل
امور دیں سے یعنی بغفلت
غرض اسباب جو جس کام کا تھا
بہ نزدیک شفیع روز محشر
بزرگ نامور وہ شخص تھا واں
کہا پھر یوں حسین ابن علی نے

کہ جو اشخاص آتے ہیں مرے پاس
رہے مجبور وہ ہو کر کے معذور
مجھے حاجات ان کی سب خبر دیں
کہ سلطاں تک ہوا اس کا گذارا
کہ وہ ثابت قدم روز جزا ہے
بجز ذکر و بیان اہل حاجت
تمامی طالبان علم و فاضل
تو ہوتے راہی راہ ہدایت
کیا کرتے تھے کیا باہر نکل کر
تکلم کی کبھی دیتے نہ رخصت
کہ انہیں صورت نفرت ہو پیدا
بابذال عنایات توالی
نگہبان و امین و پاسباں تھے
بہت لطف و کرم اصحاب پر تھا
تو آتے پیش وہ تحسین کے ساتھ
نہ ہوتے ملتفت اس بات کے ساتھ
وہ رکھتے تھے پسند و جا بجا
لگا رہتا بہت اس کی طرف دل
نہ اپنے دل میں لاویں یہ ملالت
وہاں رہتا تھا موجود و مہیا
وہی اشخاص تھے بہتر سراسر
کہ جو لوگوں سے ہو مصروف احساں
کہ بیٹے پھر یہ پوچھا تھا پدر سے

کرتا تھا کیا مجلس حضرت کا دستور | کرے اس ذکر کو سبھی مجکو مسرور
جواب ایسا پڑھے میں نے پایا | کہ بزم پاک کا دستور یہ تھا

لیا کرتے تھے وہ اللہ کا نام | باآغاز و بانجام و باتمام
اگر حضرت کسی محفل میں آتے | جہاں پاتے جگہ وہاں بیٹھ جاتے

صفت آخر میں وہ لیتے تھے آرام | نشست صدر محفل شی تھا کام
کیا کرتے تھے امت کو بھی ارشاد | کہ یعنی تم رکھو اس بات کو یاد

کسی کی تم اگر محفل میں آؤ | جہاں پاؤ جگہ وہاں بیٹھ جاؤ
جسے مجلس میں حضرت کی گذر تھا | نصیب اپنے سو ہوتا بہرہ ور تھا

شنو یہ اور بھی اعجاز کی بات | انہیں تھا یہ کرم ہر شخص کے سات
کہ کرتا ہر بشر ایسا گماں تھا | کہ مجھ پر خاص ہے اکرام اُن کا

بہ نزدیک تسیم حومن کثر | گرامی کون ہے میری برابر
جناب سرور دنیا و دیں کا | جلیس و ہمنشیں جو شخص ہوتا

وہ ایسا شخص حاجت لا کے آتا | کہے کر آپ کو ہمسر اٹھاتا
تو ہنگام حضور اہل حاجت | بیاں تک صبر فرماتے تھے حضرت

کہ وہ اہل غرض اہل تمنا | وہاں سے آپ ہی تھا پھر کے آیا
سوال اُس نے کیا جس شخص نے جو | نہ خالی پھیرتے تھے آپ اُس کو

دیا اُس سائل حاجت کو حضرت | کیا کرتے کلام مہر و شفقت
یہ حُسنِ خلق یہ صافی بیاں تھا | فصاحت جس نے کی لوگوں میں پیدا

سبھوں کے ساتھ تھے یوں مہرباں آپ | کہ ہو بیٹے پہ جیسے مہرباں باپ
بانعام شفیع روز محشر | سبھی آپس میں تھے یکساں برابر

کہوں مجلس خیر الوریٰ تھی | مقام علم دین جائے حیا تھی
بیاں صبر و سکونت کا کروں کیا | بلند آواز وہاں کوئی نہ کرتا

یہ تھا بزم امانت کا تقاضا | کسی کا عیب وہاں ظاہر نہ ہوتا
حرام و فحش سے زنہار زنہار | نہ اُس مجلس میں کرتا کوئی گفتار

اگر اُس اہل بزم باصفا سے | کوئی تقصیر کرتا تھا خطا سے
تو اُس تقصیر کا چرچا زباں پر | نہ لاتا تھا کوئی باہر نکل کر

برابر تھے سبھی وہاں پیش حضرت | مگر وہ شخص رکھتے تھے فضیلت
کہ جو پرہیز و تقویٰ میں علم تھے | وہ خاص امت خیر الامم تھے

وہ اہل بزم احباب تواضع | بہم رکھتے تھے یہ اب تواضع
کہ گر آتا بزرگ و پیر صورت | کیا کرتے بہت توقیر و عزت

جو آتا کوئی طفل خرد و اصغر | وہ کرتے رحم و شفقت اُسکے اوپر
وہ اہل حاجت اہل غرض کی | تمنائے دلی کرتے تھے پوری

اگر ہوتا وہاں وارد مسافر
کیا کرتے تھے اُس کی پاس خاطر

ج عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيْتُ عَلَيْهِ لَاَجَبْتُ

انس ہے رہبر راہ ہدایت | بیاں کرتا ہے اب ایسی روایت
کہ فرمایا سر برج کرم نے | جناب مصطفیٰ عالی ہمم نے

کہ ہدیہ گر کوئی دے لا کے مجکو | وہ ہدیہ مختصر گر پائے بز ہو
تو میں اسکے تئیں کر لوں ثابت | نہ پھیروں یعنے از راہ مروت

دیا وہ پایہ بزکو نکا دے | کھلانے کو کوئی مجکو بلا دے
تو وہ دعوت بھی کرونگا اجابت | چلا جاؤنگا یعنے سوئے دعوت

۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ

یہ عبداللہ کا بیٹا ہے جابر | بیاں کرتا ہے یہ احوال ظاہر | کہ میری یہاں رسول اللہ آئے | بعین مرحمت تشریف لائے
یہ تھا حضرت نبی کا طور سادہ | کہ آئے بے تکلف پا پیادہ | نہ خچر کی سبب انکے زیر ران تھا | سواری میں استر کوئی وہاں تھا

۲۹ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ سَمَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْسُفَ
وَاَقْعَدَنِیْ فِیْ حِجْرِهٖ وَمَسَحَ عَلٰی رَاْسِیْ

بیاں کرتا ہے یوسف حال اپنا | کہ حضرت نے رکھا تھا نام میرا | کنار پاک میں مجھ کو بٹھا کر | پھرایا دست الا میرے سر پر
غرض یہ ہے کہ ایسی مہر و شفقت | کیا کرتے تھے ہم لوگوں پہ حضرت

۳۰ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا خَیَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ لَهٗ ثَرِیْدًا
عَلَیْهِ دُبَّاءٌ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْخُذُ الدُّبَّاءَ وَكَانَ یُحِبُّ الدُّبَّاءَ قَالَ
ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ فَمَا صُنِعَ لِیْ طَعَامٌ اَقْدِرُ عَلٰی اَنْ یُّصْنَعَ فِیْهِ دُبَّاءٌ اِلَّا صُنِعَ ۔۔

انس کہتا ہے تھا وہ مرد درزی | کہ کی تھی جس نے دعوت مصطفٰے کی | یہ نزدیک جناب سرور دین | رکھا لاکر ثرید اس نے بہ تمکیں
ثرید اس طرح ہے اسنے رکھا تھا | کہ اسپر کچھ کدو بھی چن دیا تھا | کدو سی بسکہ تھی حضرت کو رغبت | کو کرتے نوش تا خوش ہو کے حضرت
انس کہتا ہے اب اپنا سا نانا | کہ پکتا ہے مرے گھر جو کہ کھانا | اگر ممکن ہے آمیزش کدو کی | تو اس میں ڈالدیتا ہوں میں بھی
مری اس بات پر یعنی نظر ہے | کہ حضرت کو کدو مرغوب تر ہے

۳۱ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قِیْلَ لِعَائِشَةَ مَاذَا كَانَ یَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِهٖ
قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ یَفْلِیْ ثَوْبَهٗ وَیَحْلُبُ شَاتَهٗ وَیَخْدُمُ نَفْسَهٗ

کسی مشتاق حال مصطفٰے نے | کہا تھا یہ جناب عائشہ سے | کہ گھر میں آپ کے تھے جب وقتا | رہا کرتے تھے وہاں کس شغل کی تا
کہا صدیقہ صادق زباں نے | کہ اے سائل کہوں کیا حال تجھ کو | جناب مصطفٰے کیا ہی بشر تھے | بعادات بشر ہر طرح پر تھے
چنا کرتے تھے جامہ سے پشش کو | غرض یہ ہے نہ تھی نخوت کی وہاں بو | وہ اکثر شیر بز کا کھینچتے تھے | غرض ہر کام کو انجام دیتے
بیاں جو واقف حال خبر ہے | رہ تحقیق کو کرتا ہے یوں طے | کہ جو پشاک تن حضرت میں چلا | پشش ہوتے نہ تھے پیدا ہو وہاں
ولیکن عادت محبوب باری | کہ تھی عین نیاز و خاکساری | تو فرط عجز سلطان معراج | لباس اہلبیت و ثوب ازواج
بدست پاک لیکر صاف کرتا | اگرچہ نہ خادم اور آسیب پشش سے

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰی زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَهٗ حَدِّثْنَا

اَحَادِیثَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا اُحَدِّثُکُمْ کُنْتُ جَارَہٗ فَکَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَیْہِ الْوَحْیُ بَعَثَ اِلَیَّ فَکَتَبْتُہٗ لَہٗ فَکُنَّا اِذَا ذَکَرْنَا الدُّنْیَا ذَکَرَھَا مَعَنَا وَاِذَا ذَکَرْنَا الْاٰخِرَۃَ ذَکَرَھَا مَعَنَا وَاِذَا ذَکَرْنَا الطَّعَامَ ذَکَرَہٗ مَعَنَا فَکُلُّ ھٰذَا اُحَدِّثُکُمْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

جناب مستطاب پیشوائے مرسلاں کا اب		بیان عظمت اشفاق و حسن خلق آتا ہے	
کہا ہے زید کے بیٹے نے ایسا	کہ فرماتا تھا مجھ سے باپ میرا	کہ کچھ اشخاص میری پاس آتے	کہ دے ہم کو خبر حال نبی سے
کبھی میں یہ بات اس قوم کے سنے	بھلا تم کو سناؤں کونسی بات	کہ میں ہمسایہ خیر البشر میں	رہا کرتا تھا یعنے اپنے گھر میں
ہوا کرتا نزول وحی جس دم	تو بولے مجھے سردار عالم	لکھا کرتا تھا میں آیات قرآں	رسول اللہ فرماتے جو تم واں
کہوں کیا حسن خلق مصطفائی	کہ تھا کیا حوصلہ کیسی سمائی	اگر ہم لوگ کرتے ذکر دنیا	تو کرتے آپ بھی ویسا ہی چرچا
اگر ہم ذکر کرتے آخرت سے	تو وہ بھی آخرت کا ذکر کرتے	اگر کھانے کا کرتے تھے بیاں ہم	یہی مذکور کرتے وہ بھی باہم
اسی صورت غرض ہر حال آتا	ہماری ساتھ تھے مصروف اوقات	نہایت لطف عین مرحمت سے	ہماری ساتھ تھے مشغول رہتے

۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقْبِلُ بِوَجْہِہٖ وَحَدِیْثِہٖ عَلٰی اَشَرِّ الْقَوْمِ یَتَأَلَّفُھُمْ بِذٰلِکَ فَکَانَ یُقْبِلُ بِوَجْہِہٖ وَحَدِیْثِہٖ عَلَیَّ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنِّیْ خَیْرُ الْقَوْمِ فَقُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَنَا خَیْرٌ اَوْ اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَقُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَنَا خَیْرٌ اَمْ عُمَرُ فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَنَا خَیْرٌ اَمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عُثْمَانُ فَلَمَّا سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَدَقَنِیْ فَلَوَدِدْتُ اَنِّیْ

بیاں کرتا ہے ایسا عمرو بن عاص	کہ تھا آپ کا انداز اخلاص	بشر پر تھے جو لوگ مشہور	غرض تالیف تھی انکی ہی منظور
وہ میرے ساتھ با شیریں زبانی	کیا کرتے تھے بیحد مہربانی	کہ مجھ کو یہ گماں رہتا تھا اکثر	کہ ہوں سب قوم کے لوگوں سے بہتر
یہاں تک کہ گماں نے مجھکو گھیرا	کہ میں نے ایک دن حضرت سے پوچھا	بتاؤ اب مجھے یعنے بہ تحقیق	کہ میں بہتر ہوں یا بوبکر صدیق
کہا مجھ سے جناب شاہ دیں نے	کہ ہاں بوبکر ہی بہتر ہے تجھ سے	کہا پھر میں نے یہ خیر البشر سے	کہ میں بہتر ہوں درجہ میں یا عمر
کیا ارشاد تب حضرت نے ایسا	کہ ہے تجھ سے بڑا درجہ عمر کا	کہا بار سوم پھر آپ سے میں نے	کہ میں بہتر ہوں یا عثمان مجھ سے
کہا حضرت نے ہے عثمان بہتر	ترے درجے سے اور سائل سراسر	عمرو بن عاص کہتا ہے کہ جس دم	یہ مجھ سے کہہ چکے سردار عالم
یقین آیا مجھے باصدق ایماں	ہوا پر قول سے اپنے پشیماں	کہ بیجا کس لئے پوچھی تھی یہ بات	نہ ان سے پوچھتا ایسا کاش ہیہات

۳ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا قَالَ لِیْ اُفٍّ

وما قال لشيءٍ صنعته لم صنعته ولا لشيءٍ تركته لم تركته وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
من احسن الناس خلقا ولا مسست خزا قط ولا حريرا قط ولا شيئا كان الين من كف رسول الله
صلى الله عليه وسلم ولا شممت مسكا قط ولا عطرا كان اطيب من عرق رسول الله صلى الله عليه وسلم

انس کہتا ہے میں تو دس برس تک ۔ رہا ہوں خدمت حضرت میں بیشک ۔ کہوں میں خلق کیا حضرت نبی کا ۔ مجھے اُف تک نہیں فرمایا اصلا!

وہاں جس چیز کو میں نے بنایا ۔ نہ فرمایا کہ تو نے یہ کیا کیا ۔ جو مجھ سے ترک ہوتا تھا کوئی کام ۔ نہ لیتے آپ بھی اس کام کا نام

کہوں کیا حسن خلق سرور دیں ۔ سزا ہے حمد کے شایاں تحسیں! ۔ وہ حسن خلق میں کیا ہی حسیں تھے ۔ کہ فخر اولین و آخریں تھے

ملائم جو ہتھیلی تھی نبیؐ کی ۔ خز و دیبا میں وہ نرمی نہ پائی ۔ کف دست جناب مصطفےٰ کو ۔ کہو نسبت بھلا کس چیز سے ہو

پسینے کا یہ تھا حضرتؐ کے عالم ۔ کہ بوئے عطر تھی اُس سے بہت کم ۔ نہ بوئے مشک و عنبر کہتی تھی نسبت ۔ نہ بوئے گلستاں کہتی تھی نسبت

عن انس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان عنده رجل به اثر صفرة قال وكان
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يكاد يواجه احدا بشيء يكرهه فلما قام قال للقوم لو قلتم له يدع هذه الصـ

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا ۔ کہ حضرت پاس کوئی شخص آیا ۔ ہوا جس دم ملبس تھم والا ۔ تو حضرت نے یہ اُس کا حال دیکھا

کہ وہ آیا جو کپڑا پہن کر ۔ اثر زردی کا تھا کچھ اُسکے اوپر ۔ تقاضا تھا یہ خلق احمدی کا ۔ کہ جو معیوب کوئی شخص ہوتا

نہ کہتے اُسکے آگے عیب کی بات ۔ نہ کرتے اُسکو شرمندہ اُس وقت ۔ غرض جب اُٹھ گیا وہ شخص والا ۔ کیا ارشاد حضرت نے زباں سے

اے لوگو اگر تم میں سے کوئی ۔ بیاں کرتا ہے یہ احوال اُسکو ۔ تو یہ جواب بیاں سو اُٹھ گیا مرد ۔ پہنتا پھر نہ شاید جامہ زرد

ح عن عائشة انها قالت لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحشا ولا متفحشا ولا
صخابا في الاسواق ولا يجزي بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويصفح ❊ ❊

جناب عائشہ شایاں توصیف ۔ بیاں کرتی ہیں حضرت کی تعریف ۔ کہ وہ معصوم و رحمت گستری تھے ۔ کلام فحش سے صافی بری تھے

کہوں کیا میں تکلف سے بھی زنہار ۔ وہ بدگوئی کی کرتے تھے نہ گفتار ۔ اگر بازار میں تشریف لاتے ۔ بلند آواز وہاں کب تھے اٹھاتے

بدگوئی جو اُنکے ساتھ کرتا ۔ نہ دیتے تھے بدی کے ساتھ بدلا ۔ وہ کیا ہی عفو و بخشش میں علم تھے ۔ سراپا رحمت و عین کرم تھے

ح عن عائشة قالت ما ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده شيئا قط الا
ان يجاهد في سبيل الله ولا ضرب خادما ولا امرأة

کلام عائشہ یہ دوسرا ہے ۔ مناقب صاحب معراج کا ہے ۔ کہ تھی نام خدا کیا آپ کی خو ۔ نہ مارا اپنے ہاتھوں سے کسی کو

اگر مارا تو مارا امر رب سے ۔ بہ ہنگام غزا عین غضب سے ۔ کسی خادم کو خدمت سے نہ مارا ۔ کسی عورت کو عبرت پڑ مارا

۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْتَصِرًا مِنْ مَظْلِمَةٍ ظُلِمَهَا قَطُّ مَا لَمْ يُنْتَهَكْ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ فَإِذَا انْتُهِكَ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ كَانَ مِنْ أَشَدِّهِمْ فِي ذٰلِكَ غَضَبًا وَمَا خُيِّرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ مَأْثَمًا

روایت عائشہ سے تیسری ہے — بیان حسن خلق احمدی ہے
وہ کبھی میں نہ دیکھا میں نے اصلا — کر لیتے ہوں کسی کا آپ بدلا
کوئی کیسا ہی ظلم و جور کرتا — عوض لیتے نہ حضرت اس خطا کا
مگر جب دم کوئی فجار بدخو — روا رکھتا حرام و ناروا کو
تو ہوتی آپ پر شدت غضب کی — کیا کرتے تبعیت امر رب کی
اگر حضرت بحکم رب غفار — کیے جاتے تھے دو چیزوں میں مختار
تو یہ تھی آپ کی فرخندہ عادت — پسند اس چیز کو کرتے تھے حضرتؐ
کہ جو دونوں میں آساں تر ہو — گناہ و جرم سے خالی مگر ہو

۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ أَخُو الْعَشِيرَةِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُ فَأَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ

بہ نزدیک جناب سرور دیں — جناب عائشہ بیٹھی ہوئی تھیں
کہ دروازہ پر کوئی شخص آ کے — طلب گار اجازت تھا نبی سے
کہا حضرت نے یہ کیا مرد بد ہے — بدی کے بیچ یعنے مستند ہے
پھر اس کے بعد فرمائی اجازت — ہوا وہ مرد داخل پیش حضرت
ملاطفت سے کہ اس سے شاہ ابرار — لگے کرنے بحسن خلق گفتار
وہاں سے جب گیا وہ مرد اٹھ کر — کہا حضرت سے حضرت عائشہ نے
کہ تھا یہ مرد جب تک یاں نہ آیا — غرض تم نے کہا جو کچھ کہا تھا
جو یہ آیا تو حضرت پیش آئے — ملائم گفتگو خلق حسن سے
کہا حضرت نے ہاں اے عائشہ ہو — بخوبی یاد رکھنا چاہیے اسکو
کہ دنیا میں وہ شخص بدتریں ہے — ملائم گفتگو جس میں نہیں ہے
سبھی لوگوں سے بیہودہ شخص تر ہے — کہ جسکو چھوڑ دیں بد خو سمجھ کر
کلام فحش ہو جس کی زباں پر — کریں پرہیز اس سے لوگ اکثر

۹ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ سَأَلْتُ أَبِي عَنْ سِيرَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُلَسَائِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَائِمَ الْبِشْرِ سَهْلَ الْخُلُقِ لَيِّنَ الْجَانِبِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا صَخَّابٍ وَلَا فَحَّاشٍ وَلَا عَيَّابٍ وَلَا مُشَاحٍّ يَتَغَافَلُ عَمَّا لَا يَشْتَهِي وَلَا يُؤْيِسُ مِنْهُ وَلَا يُخَيِّبُ فِيهِ قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثٍ الْمِرَاءِ وَالْإِكْبَارِ وَمَا لَا يَعْنِيهِ وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ كَانَ لَا يَذُمُّ أَحَدًا وَلَا يَعِيبُهُ وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا فِيمَا رَجَا ثَوَابَهُ وَإِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَاؤُهُ كَأَنَّمَا عَلٰى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ فَإِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوا لَا يَتَنَازَعُونَ عِنْدَهُ الْحَدِيثَ وَمَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهُ أَنْصَتُوا لَهُ حَتّٰى يَفْرُغَ حَدِيثُهُمْ عِنْدَهُ حَدِيثُ أَوَّلِهِمْ يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُونَ مِنْهُ وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا

يَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِي مَنْطِقِهِ وَمَسْأَلَتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ أَصْحَابُهُ لَيَسْتَجْلِبُونَهُمْ وَيَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَأَرْفِدُوهُ وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ إِلَّا مِنْ مُكَافِئٍ وَلَا يَقْطَعُ عَلَى أَحَدٍ حَدِيثَهُ حَتَّى يَجُوزَ فَيَقْطَعُهُ بِنَهْيٍ أَوْ قِيَامٍ

روایت کی شہید کربلا نے — حسین ابن علی مرتضیٰ نے
کہ میں نے سیرت خیر البشر سی — کیا تھا یہ سوال اپنے پدر سے
کہ بیٹھے جو کوئی مجلس میں آتا — نبی کا حال اُسکے ساتھ کیا تھا
کہا مجھسے علی سے پدر نے — نرم محفل خیر البشر نے
کہ تھے با زمرۂ احباب حضرت — کشادہ رو ملائم خو بنہایت
درشت و زشت خو حضرت نہیں تھے — بحسن خلق ختم المرسلین تھے
نکرتے تھے بلند آواز حضرت — رہا کرتے تھے با صبر و سکونت
نہ تھی جس چیز کی جانب رغبت — کیا کرتے تھے اس سے آپ غفلت
طبیعت تھی سخاوت پر یہ مانوس — کہ ہوتا تھا نہ اُنسے کوئی مایوس
وہاں جس چیز کا آتا تھا سائل — نہ ہوتی نا امیدی اُسکو حاصل
رہا کبر و لا یعنی سخن سے — مبرا ہی رہے ایسے چلن سے
نکرتے تھے مذمت عیب گوئی — نہ کی ہرگز کسی کی عیب جوئی
سخن جو کچھ زباں سے تھا نکلتا — باُمید ثواب آخرت تھا
کلام پاک فرماتے تھے جس دم — تو ہوتا ہمنشینوں کا یہ عالم
کہ گویا جانور ہیں اُنکے سر پہ — ہلاتے ہی نہیں جو مطلقًا سر
یہ انکا حال تھا وقت سماعت — کہ ہو جاتے تھے غرق بحر حیرت
نکر خاموش ہوتے آپ جس دم — تو باتیں سب کیا کرتے تھے باہم
ولیکن زمرۂ احباب زنہار — نکرتے تھے سامنے حضرت کے تکرار
کوئی جو آپ سے کچھ عرض کرتا — تو اُس ہنگام کا دستور یہ تھا
کہ جب تک وہ بیاں کرتا تھا احوال — تو رہتے سُننے والے ساکت و لال
غرض خورد و کلاں کا تھا جو مذکور — بعین لطف سُنا ہوتا تھا منظور
رسول اللہ ہنستے تھے بفرحت — ہنسا کرتے تھے جب اصحاب حضرت
اگر کوئی عجائب حال ہوتا — تعجب جانتے اصحاب جس کا
تو حضرت بھی تعجب جانتے تھے — عجائب چیز وہ پہچانتے تھے
اگر آتا وہاں ایک مسافر — کہ کرتا وہ کلام زشت ظاہر
غریب اہل حاجت کے محابا — بگفتار درشتی پیش آتا
تو اُس جا صبر فرماتے تھے حضرت — کہ ہیں معذور یہی اہل حاجت
مگر اصحاب حضرت اُس مکاں سے — مسافر کے تئیں باہر کو لاتے
بحسن خلق عادت آپ کی تھی — کیا کرتے تھے یہی ارشاد بھی
کہ تم گر دیکھ پاؤ اہل حاجت — کرو حاجت روائی پر اعانت
اگر ہوتا کوئی مرد مسلماں — رسول اللہ کا اُس جا ثنا خواں
تو وہ حمد مسلماں پیش حضرت — ہوا کرتی بہر صورت اجابت
جو کوئی شخص اُن سے بات کرتا — کلام اُس کا نہ کرتے قطع اصلا
اگر وہ بات ہوتی دور حق سے — تو ایسی بات کو وہ کاٹ دیتے
بہ نہی و امر منکر قطع کرتے — دیا حکم قیام امر حق سے

۱۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا

یہ تقریر جابر کی زباں کی — کہ جو سائل نے اُنسے چیز مانگی
لب والا پہ حرف لا نہ آیا — دیا اُس چیز کو با دلدہی زیبا

۱۱۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ فَيَأْتِيْهِ جِبْرِيْلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

ہوا مروی بقول ابن عباسؓ کہ تھے ختم رسالت اجود الناس
بہ نیکی بہترین مردمان سے بجود و فضل فیاض جہاں تھے
ہمیشہ تھی بابذال سخاوت مگر ماہ مبارک میں بکثرت
وہ ماہ صوم میں آغاز و انجام کیا کرتے نہایت خیر و انعام
اسی ایام میں جبریل آتے کلام اللہ کو حضرت سناتے
غرض جس وقت باخیر و کرامات نبی جبریل سے کرتے ملاقات
تو ان روزوں عطا و جود و سخاوت رسول اللہ کرتے بے نہایت
بشکل آمد باد بہاری فیوض احمدی ہوتی تھی جاری

۱۱۲ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ

انس کہتا ہے احوال توکل کہ تھا یہ آپ کا حال توکل
خیال جمع تھا نہ فکر انبار رہا دینے دلانے سے سروکار
رسول اللہ کوئی چیز اصلا نہ رکھتے تھے برائے روز فردا

۱۱۳ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ اَنْ يُعْطِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَيَّ فَاِذَا جَاءَنِيْ شَيْءٌ قَضَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَعْطَيْتَهُ فَمَا كَلَّفَكَ اللّٰهُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُرِفَ الْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهِ لِقَوْلِ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ...

کہا حضرت عمرؓ نے حال ایسا کہ حضرت پاس کوئی شخص آیا
کیا یوں عرض بجز عطا سے کہ کچھ دلوائیے عین سخا سے
کیا سائل سے حضرت نے یہ ظاہر نہیں اس وقت کوئی چیز حاضر
ولیکن ہے تجھے جو کچھ تمنا غرض اس چیز کو تو مول لا آ
روا اس وقت تو کر لے غرض کو کرونگا میں ادا تیری قرض کو
عمرؓ نے تب کیا حضرت سے معروض کہ تم کس واسطے ہوتے ہو مقروض
اٹھاتے آپ کیوں بیجا باری نہیں جس چیز پر قدرت تمہاری
نہیں تکلیف دیتا رب عزت کہ تم ایسی کرو جود و سخاوت
سنا جب آپ نے کہنا عمرؓ کا تو ایسی بات کو مکروہ جانا
وہاں حاضر تھا کوئی شخص انصار لگا کہنے کہ اے سلطان ابرار
دیئے جاؤ کیے جاؤ سخاوت نہ چھوڑو اپنی بخشش کی عادت
نہ کیجے خوف خطرہ مفلسی کا کہ رب عرش ہے مالک سبھی کا
رسول اللہ یہ سنکر مسکرائے کمال خوشی چہرہ پہ لائے
کہا اس مرد انصاری سے ایسا کہ میں مامور ہوں اسی عمل کا

۱۱۴ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا

ہوا ہے عائشہ سے قول منقول کہ ہدیہ آپ کر لیتے تھے مقبول
مگر جیسا بھی تو آپ کا تھا کہ اس ہدیہ کا وہ دیتے تھے بدلا

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَيَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے شرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں

۱۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا وَكَانَ اِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِيْ وَجْهِهٖ ۔

حیا و شرم سن کر افتخار آفرینش کی
حیا مندان عالم کا کلیجا کانپ جاتا ہے

بیاں ہے بو سعید متقی کا کہ اندازہ تھا سا شرم نبی کا
کہ جیسی دختر نا کتخدا ہو بعین شرمگینی باحیا ہو

زیادہ اس سے بھی خیر الورا تھے کمال شرم سے عین حیا تھے
اگر ناخوش کوئی شے جانتے تھے تو ہم اس طرح سے پہچانتے تھے

کہ ہو جاتا روئے مصطفےٰ پر تغیری کا اثر ظاہر سراسر
اگر شرم و حیا کے اقتضا سے وہ حرف ناخوشی لب تک نہ لاتے

۲۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ اِلٰى فَرْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات کہ تھی حضرت نبی کس شرم کی ذات
یہ بس عین حیا کا تھا تقاضا کہ میں نے بھی ستر ان کا نہ دیکھا

بَابُ مَا جَاءَ فِي حِجَامَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے پچھنے لگانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چھ حدیثیں ہیں

۱۔ عَنْ اَنَسٍ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ اَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهٗ اَبُوْ طَيْبَةَ فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ اَهْلَهٗ فَوَضَعُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ اَوْ اِنَّ مِنْ اَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ

ہوا معلوم ہے مسنون لینا خون فاسد کا
کہ اکثر یہ عمل امراض جسمی سے بچاتا ہے

انس سے کسی سائل نے پوچھا کہ ہاں کسب حجامت ہے یہ کیسا
انس بولا باظہار حقیقت کہ سن او سائل حال حجامت

جناب سرور دنیا و دیں کی ابو طیبہ نے تھی پچھنی لگائی
انہی حضرت نے ازراہ عنایت دیا دو صاع بہر غلہ باجرت

سفارش اور کی مالک سے اس کے کہ تو لیتا ہے جو محصول اس سے
تو اس معمول سے اب کم لیا کر یہ اس مملوک پر احساں کیا کر

پھر اس کے بعد فرمانے لگے یوں کہ ہے اچھی دوا لینا رہو خوں
حجامت کر کے خوں لینا بجا ہے کہ تمہارے واسطے اچھی دوا ہے

۲۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَاَمَرَنِيْ فَاَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ ۔

ہوا منقول حیدر کی زباں سو | کہ تھی حضرت نے جب پچھنے لگائی | تو مجھکو حکم فرمایا اس ہنگام | کہ دی حجام کو اب حق حجام
سنی جب بات یہ حضرت نبی کی | تو میں نے اجرت حجام دی دی

ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَبَيْنَ الْكَتِفَيْنِ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ

یہ عباس ابن عم حضرت | بیاں کرتے ہیں یوں ل حجامت | کہ تھے جب آپ پچھنے لگا کے | لیا تھا خون فاسد دو جگہ سے
رگ گردن کا حضرت نے لیا خون | میان شانہ کو بھی لیا خون | ہوئی جب خون لینے سو فراغت | عطا حجام کو کی اس کی اجرت
اگر ہوتا حرام ناروا کام | نہ دیتے آپ ہرگز مزد حجام

ح عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ وَسَأَلَهُ كَمْ خَرَاجُكَ فَقَالَ ثَلَاثَةُ آصُعٍ فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا وَأَعْطَاهُ أَجْرَهُ

کیا ابن عمر نے ذکر اس کا | کہ ایک حجام حضرت نے بلایا | حجامت کر چکا جس وقت حجام | تو حضرت نے یہ فرمایا اس ہنگام
کہ تیرے واسطے از روئے معمول | مقرر کس قدر ٹھہرا ہے محصول | کہا اس نے کہ مجھ سے میرا مولا | خراج تین صاع ہے روز لیتا
کہا حجام سے حضرت نے ہاں تو | دیا کر آج سے دو صاع اسکو | پھر اسکے بعد از روئے عنایت | عطا کی پاس سے اپنے بھی اجرت،

ح عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ ۔

انس کہتا تھا حضرت کی عادت | کرکے دونوں شانوں میں حجامت | رگ گردن سے بھی لیتے لہو تھے | جناب مصطفےٰ محبوب رب کے،
کیا کرتے شفیع روز محشر | حجامت تین تاریخوں کے اندر | وہ سترویں ہو یا انیسویں ہو | پھر اسکے بعد یا اکیسویں ہو،

ح عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِمَلَلٍ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ

انس یہ لو کہتا ہے حقیقت | کہ تھے در حالت احرام حضرت | غرض کچھ عارضہ لاحق ہوا تھا | کہ پشت پا سے اپنے خوں لیا تھا
ملل ہے اس جگہ کا نام مشہور | وہاں کا میں سناتا ہوں پتہ کو | کہ اس منزل میں جب آئے تھے حضرت | ہوئی تھی آپ کو معروف حجامت

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ أَسْمَاءِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب بیان اسماء مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِيْ أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ

يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ ۔

درود رحمت و صلوات پڑھنا اب مناسب ہے ۔ کہ اسمائے مبارک کا شمار و وصف آتا ہے

جبیر ابن مطعم نے کہا ہے ۔ زبان پاک سے جو کچھ سنا ہے ۔ کہ کہتے تھے قسیم حوض کوثر ۔ کہ میری واسطے ہیں نام اکثر

محمد نام میرا اور احمد ۔ کہ ہیں میری لیے اوصاف بے حد ۔ ہوا موسوم میں باسم ماحی ۔ کہ مٹنے کفر کی تھی جو سیاہی

تو وہ ظلمت مٹی میری پے آ کر ۔ مٹا دی حق تعالیٰ نے جہاں سے ۔ مرا جو نام ہے حاشر مقرر ۔ اٹھیں گے لوگ سب میرے قدم پر

یہ میرا نام عاقب اسلئے ہے ۔ کہ اب دورِ رسالت ہو چکا ہے ۔ مرے پیچھے نبی کوئی نہیں ہے ۔ یہ منصب ہاں ملا میرے تئیں بس

۲ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَأَنَا الْمُقَفِّي وَأَنَا الْحَاشِرُ وَنَبِيُّ الْمَلَاحِمِ ۔

حذیفہ بن یمان کہتا ہے یہ بات ۔ کہ حضرت سے ہوئی میری ملاقات ۔ بہنگامے کہ در راہِ مدینہ ۔ چلے جاتے تھے وہ شاہِ مدینہ

کہا یہ آپ نے مجھ سے اُس ہنگام ۔ محمد اور احمد ہے مرا نام ۔ نبی رحمت کونین ہوں میں ۔ نبی توبہ ثقلین ہوں میں

کہ ہے توبہ مری امت کی مقبول ۔ بدرگاہِ خدائے پاک موصول ۔ مقفی اس لیے ہے نام میرا ۔ کہ مجھ سے بعد پیغمبر نہ ہوگا

نبی حاشر روزِ جزا ہوں ۔ سبھوں کا حشر کے دن پیشوا ہوں ۔ نبی ملحمہ توصیف آئی ۔ کہ کفاروں سے کرتا ہوں لڑائی

بوقتِ جنگ با اہلِ شقاوت ۔ اٹھاتا ہوں بہت سختی و شدت

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَيْشِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

بیاد عیش خیر المرسلیں اب کافی مسکیں ۔ ہوس عیش فنا کی اپنی خاطر سے مٹاتا ہے

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات ۔ رہی کیا عسرت اوقات ثبات ۔ کہ تھی جو اہلبیت مصطفیٰ ہم ۔ تو ہم پر یہ رہا تنگی کا عالم

مہینے بھر تلک ہوتا تھا یہ حال ۔ کہ رہتے آگ سے ہم فارغ البال ۔ نہ اپنے گھر میں کچھ کھانا پکاتے ۔ کہ جس کے واسطے آتش جلاتے

یہ ہر شدت و عسرت مگر تھی ۔ چھوہاروں اور پانی پر گذر تھی

۳ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُونِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهِ عَنْ حَجَرَيْنِ ۔

ابی طلحہ بیاں کرتا ہے ایسا ۔ کہ ہم نے آپ سے شکوہ کیا تھا ۔ کہ مارے بھوک کے ہم نے شکم پر ۔ رکھا باندھ کر ایک ایک پتھر

شکم سے ہم نے جامہ بھی اٹھایا ۔ رسول اللہ کو پتھر دکھایا ۔ جناب سید کون و مکاں نے ۔ شفیق و دستگیر بیکساں نے

٢٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيهَا أَحَدٌ
فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ أَلْقَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ وَالتَّسْلِيمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ قَالَ الْجُوعُ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوا
إِلَى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَالُوا لِامْرَأَتِهِ أَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتْ انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ فَلَمْ يَلْبَثُوا
أَنْ جَاءَ أَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
يُفَدِّيهِ بِأَبِيهِ وَأُمِّهِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ إِلَى حَدِيقَتِهِ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى نَخْلَةٍ فَجَاءَ
بِقِنْوٍ فَوَضَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ تَخْتَارُوا أَوْ تَخَيَّرُوا مِنْ رُطَبِهِ وَبُسْرِهِ فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ لَنَا ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا أَوْ جَدْيًا فَأَتَاهُمْ بِهَا فَأَكَلُوا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ
إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ مَا أَنْتَ
بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ تُعْتِقَهُ قَالَ فَهُوَ عَتِيقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً إِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ
تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوقَ
بِطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُقِيَ

کہا ہی بوہریرہ نے یہ احوال ۔ کہ ختم المرسلین فرخندہ افعال
نکل آئے یکایک گھر سی باہر ۔ نہ تھا وہ وقت آنیکا مقرر
کہوں کیا میں کہ اُس ہنگام و وقت ۔ کوئی اُن سی نہ کرسکتا ملاقات
غرض باہر وہ جب تشریف لائے ۔ تو اُنکے سامنے بوبکر آئے
کہا بوبکر سے حضرتؐ نے ایسا ۔ کہ اس دم کیوں ہوا آنا تمہارا
کہا اُس نے کہ میں اب آگیا ہوں ۔ کہ روئے اطہر و اقدس کو دیکھوں
مجھے منظور تھا تسلیم کرنا ۔ فقط اسواسطے حاضر ہوا تھا
پھر اُسکے بعد کچھ عرصہ نہ گذرا ۔ کہ وہاں آنا ہوا حضرت عمر کا
عمر سے بھی کہی حضرتؐ نے یہ بات ۔ کہ تم آئے ہو اب کس کام کے سات
عمر بولے مجھے ای فخر عالم ۔ تمہاری پاس لائی بھوک اسدم
غرض یہ گفتگو جب ہوچکی تو ۔ گئے باہم ابی ہیثم کے گھر کو
ابی ہیثم وہ مرد بہرہ ور تھا ۔ بخوبی صاحب باغ و شجر تھا
وہ گلہ بکریوں کا اُسکے یہاں تھا ۔ کہ عین مالداری کا نشاں تھا
اگرچہ وہ غنی تھا مال و زر میں ۔ نہ تھا خادم ولیکن اُسکے گھر میں
سخن کوتاہ وہاں آکر جو دیکھا ۔ ابی ہیثم کو اُسکے گھر نہ پایا
کہی یہ بات اُس کی اہلیہ نے ۔ کہاں خاوند ہی تیرا بتادے
کہا اُسنے کہ ایسا ماجرا ہی ۔ کہ وہ پانی کے لینے کو گیا ہے
نہ گذری تھی اُنہیں کچھ دیر باہر ۔ کہ آیا اہل خانہ مشک لیکر
وہ لایا اس طرح سی مشک آب ۔ کہ اُسکے بوجھ سی تھا سخت بیتاب
رکھی جب مشک اُسنے دوش پر سے ۔ تو یوں کہنے لگا خیر البشر سے
فدا ہوں آپ پر سی میری ماں باپ ۔ زہے قسمت کہ یعنی آگئے یہاں آپ
غرض از راہ تعظیم و مدارات ۔ ملایا اُسنے اُنکے ہاتھ سے ہات
چلا پھر بعد اُسکے اُن کو لیکر ۔ بسوئے باغ وہ فرخندہ اختر
وہ نخلستان میں جسوقت آیا ۔ بچھونا واسطے اُنکے بچھایا
گیا پھر وہ بسوئے نخل خرما ۔ وہاں سی خوشۂ تر لیکے آیا
رکھا اُسکو حضور مصطفےٰ میں ۔ حضور شافع روز جزا میں
کیا ارشاد حضرتؐ نے اُس ہنگام ۔ کہ لایا توڑ کر تو پختہ و خام
مناسب تھا تجھے اس طرح لاتا ۔ کہ کرلیتا جدا اچھے سی کچا
کہا اُس نے کہ محبوب الٰہی ۔ تیری خاطر میں ایسی بات آگئی
کہ یہ خرما کے ہیں جو خوشۂ تر ۔ کچھ اک پختہ ہوئے ہیں کچھ ہیں گدر
تمہارے واسطے میں توڑ لایا ۔ کہ جس طرح کا مرغوب خرما
تو اُن خوشوں سے چن چن آپ کھاویں ۔ مذاق دل سی کیفیت اٹھاویں
غرض کھائے اُنہوں نے خوشۂ تر ۔ پیا وہ آب شیریں اُسکا دیگر
پسند آئی جو یہ نعمت نہایت ۔ تو فرمانے لگے اُسوقت حضرتؐ
کہ میں کھاتا قسم ہوں اُس خدا کی ۔ یہ قدرت میں ہی جس کی جان میری
کہ تمنے آج یہ نعمت جو کھائی ۔ مزے سے اور اس کی کیفیت اٹھائی
سوال اُس کا بروز حشر ہوگا ۔ یہاں جو کچھ مزا تم نے اٹھایا
یہ سایہ سرد میٹھے جسکے نیچے ۔ یہ پانی خوش ہوئے تم جسکو پیکے
یہ شیریں اور پاکیزہ چھوہارے ۔ کہ آئے آج کھانے میں تمہارے
غرض پوچھیں گے تم سی حشر کو دن ۔ سبھی اس نعمت الوان کو گن گن
ابوہیثم ہوا وہاں سی روانہ ۔ کہ تا اُنکے لیے پکوائے کھانا
کیا اُسوقت حضرتؐ نے یہ ارشاد ۔ کہ رکھنا چاہیے اس بات کو یاد
نہ ہرگز ذبح اُس بکری کو کیجیو ۔ ترے گھر میں جو بکری دودھ کی ہو
کیا بس ذبح بزغالہ کو لیکر ۔ نہیں معلوم وہ مادہ تھی یا نر
پکا کر سامنے حضرتؐ کے لایا ۔ انہوں نے اُس کی خاطر سے وہ کھایا
ابوہیثم سے پھر حضرتؐ نے پوچھا ۔ کہ خادم بھی ترے گھر کوئی ہوگا

کہا اس نے نہیں کوئی پرستار ۔ کہا حضرت نے اب ہونا خبردار
کہ تو جس وقت یہ احوال سن لے ۔ کہ آئے میرے یہاں قیدی کہیں سے
تو اس ہنگام میرے پاس آنا ۔ تجھے میں ایک خادم بخش دونگا
پھر اُسکے بعد تھوڑے روز گذرے ۔ کہ دو بردہ کسی جانب سے آئے
نہ اُنکے ساتھ بردہ تیسرا تھا ۔ ابوہیثم یہ چرچا سنکے آیا
کیا حضرت نے یہ ارشاد اُسکو ۔ کہ ان دو میں سے لیجا ایک کو تو
ابوہیثم نے کی یہ عرض ان سے ۔ کہ جو بہتر ہو آپ میں سے وہ دیجئے
پسند خاطر والا جو آوے ۔ ابوہیثم اسی کو لیکے جاوے
کہا پھر آپنے اس سے کہ جو لی ۔ کہ مجھ سے اب جو تونے مشورہ کی
امینِ مؤتمن جو مجھ کو سمجھا ۔ تو میں کہتا ہوں اُس بردہ کو لیجا
کہ جس بردہ کا دیکھا میں نے چال ۔ کہ پڑھتا تھا نماز رب متعال
ولیکن تجھ سے کرتا ہوں نصیحت ۔ کہ رہنا اس سے معروف رعایت
ابوہیثم پھر اپنے گھر کو آیا ۔ یہ سارا حال بی بی کو سنایا
ابوہیثم سے بولی اُس کی عورت ۔ کہ جو کچھ آپنے کی ہے نصیحت
نہیں ممکن بجالاوے اُسے تو ۔ یہ بہتر ہے کہ کر آزاد اسکو
کیا فی الفور ابوہیثم نے آزاد ۔ وہ بردہ تو کیا حضرت نے ارشاد
کہ یہاں حق نے نبی ایسا نہ بھیجا ۔ خلیفہ بھی کوئی ایسا نہ آیا
کہ جسکے واسطے وہ صاحب راز ۔ برائے مشورت ہو دین دمساز
تو اُن دو میں سے ہو یہ ایک کا حال ۔ سکھاتا ہو اُسے نیکی کے افعال
وہ ہوگا دوسرا جو صاحب ناز ۔ بتاتا ہو اُسے اطوار ناساز
غرض جس شخص کو اسکو خدا نے ۔ بچایا اُس شریر نا سزا سے
رہا محفوظ وہ بند جہاں میں ۔ بری کاموں سے ارذل کی اماں میں
رسول اللہ کا مقصود ارشاد ۔ دلاتا ہے یہاں اس بات کو یاد
کہ تھی وہ جا ابوہیثم کی بی بی ۔ وہ تھی اُس کی مشیر راہ نیکی
کبھی کیا بات بی بی نے میاں سے ۔ کہ بردہ کر دیا آزاد اُس نے

۴۲ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ اَهْرَاقَ دَمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَغْزُوْ فِي الْعِصَابَةِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَاْكُلُ اِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيْرُ وَاَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ يُعَزِّرُوْنَنِيْ فِي الدِّيْنِ لَقَدْ خِلْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِيْ

ابی وقاص کا بیٹا ہے جو سعد ۔ بیاں کرتا ہے یہ احوال روداد
کہ میں اسلام میں ایسا بشر ہوں ۔ کیا اول خدا کی راہ میں خوں
خدا میں جس نے اول تیر پھینکا ۔ وہ تیر انداز پہلے سب سے میں تھا
بیاں کرتا ہوں میں اس وقت کا حال ۔ کہ جب تھوڑے سے اصحاب خوش افعال
بحکم شاہ دیں کرتے غزا تھے ۔ کہ عسرت میں ایسی مبتلا تھے
ہمیں کھانا میسر تھا نہ کچھ نان ۔ اگر کھاتے تو ہر برگ درختاں
وہ یا حبلہ ہمیں کھانے کو ملتا ۔ کہ وہ میوہ درخت خار کا تھا
یہاں تک پات پتی کی خورش تھی ۔ کہ ہم سب کی یہ حالت ہو گئی تھی
کہ وقت دفع حاجات ضروری ۔ بجنس پشک بز یا پشک تھی
ہوا کرتا تھا بس فضلہ لجاجت ۔ رہی اس طرح کی لاحق صعوبت
بنا جواب یہ کیسا ماجرا ہے ۔ بنو قوم اسد کیسی بُرا ہے
کیے جس میں نے راہ دیں میں افعال ۔ گئے برباد کیا میری وہ افعال

ح عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَشُوَيْسًا اَبَا الرُّقَادِ قَالَا بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ قَالَ انْطَلِقْ اَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ حَتّٰى اِذَا كُنْتُمْ فِيْ اَقْصٰى اَرْضِ الْعَرَبِ وَاَدْنٰى بِلَادِ اَرْضِ الْعَجَمِ فَاَقْبَلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْمِرْبَدِ وَجَدُوْا هٰذَا الْكَذَّانَ فَقَالُوْا مَا هٰذِهِ هٰذِهِ الْبَصْرَةُ فَسَارُوْا حَتّٰى اِذَا بَلَغُوْا حِيَالَ الْجِسْرِ الصَّغِيْرِ فَقَالُوْا هٰهُنَا اُمِرْتُمْ فَنَزَلُوْا فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ قَالَ فَقَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَسَابِعُ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى تَقَرَّحَتْ اَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَقَسَمْتُهَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ سَعْدٍ فَمَا مِنَّا مِنْ اُولٰئِكَ السَّبْعَةِ اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ اَمِيْرُ مِصْرٍ مِنَ الْاَمْصَارِ وَسَتُجَرِّبُوْنَ الْاُمَرَاءَ

شویس و خالد بن عمیر راوی ہوئی گویا یہ تقریر مساوی کہ عتبہ وہ جو تھا غزوان کا بیٹا عمر نے اُنکو نائب کر کے بھیجا
کہی ہنگام رخصت اُس سے یہ بات کہ جا ہمراہیوں کو لیکے تو سات کیجے سرعت چلے جاؤ وہاں تک عرب کی حد کشور ہو جہاں تک
عجم کے شہر جب نزدیک پاؤ وہاں سے بڑھ کے تم آگے نہ جاؤ غرض عتبہ ہوا وہاں سے روانہ لیئے وہ سات سارا کارخانہ
کیا مربد تلک لوگوں نے آہنگ نظر آیا انہیں ایک تودہ سنگ ہم کہنے لگے یہ چیز ہے کیا کوئی اُن میں سے بولا ہے یہ بصرا
پھر آگے کو چلے وہاں سے بھی بڑھ کر ہوئے وارد غرض چھوٹے سے پل پر وہاں کرنے لگے آپس میں غور ہوئے تھے ہم اسی منزل کو مامور
انہوں نے کی غرض اُسجا اقامت وہاں کا حال رکھتا ہے طوالت کیا راوی نے یہاں قصہ کو اسا ادا کہ تھا اُسکے تئیں اس راہ سے کام
کہ عتبہ نے وہاں اگلی حقیقت بیاں اس طرح کی اپنی حقیقت کہ تھا کیسا وہ عسرت کا زمانہ بہت تنگی و قلت کا زمانہ
کہ میں جس وقت ہمراہ نبی تھا کہوں کیا کس طرح کا حال دیکھا ہمراہ نبی ہم آدمی سات بسر اس طرح کرتے تھے اوقات
کوئی کھانا نہ وہاں پر لیئے تھا میسر تھا مگر پتوں کا کھانا یہانتک ہم نے کھائے برگ اشجار کہ باچھیں ہوگئیں تھیں ریش افگار
وہیں میں نے پائی ایک چادر کیا تقسیم اُس چادر کو لیکر رکھی کچھ میں نے کچھ وہ سعد کو دی شریک اُس میں ہوئے تو ہم دونوں ساتھی
یہ تھا عتبہ کا مقصود حکایت کہ اُن روزوں میں تھی عسرت نہایت پھر آیا جو کشائش کا زمانہ تو دیکھا اس طرح کا کارخانہ
کہ تھے جو اس جگہ وہ سات اشخاص تو ان ساتوں میں اب ایک ایک خاص امیر شہر ہے صاحب خدم ہے بسامان امارت محتشم ہے
رہے ہیں اور جو اشخاص باقی ہمارے بعد دیکھوگے کہ وہ بھی ریاست میں امیر شہر ہونگے امارت میں کبھی رئیس ہونگے

ح عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ مَا لِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ

انس کہتا ہے حضرت نے کہا ہے | کہ میرا کو کچھ ایسا ماجرا ہے
خدا کی راہ میں جو مجھ میں ڈر سختی | اٹھائی ہے اٹھا دیگا نہ کوئی
ملی اس راہ میں جو مجھکو ایذا | نہ پاویگا کوئی یہ رنج اصلا
گئے یوں میری اور پرتیس ان رات | کہ کھانے کو نہ آیا اس قدر بات
کہ کھانکو کوئی جاندار کھا کے | خیال بھوک کو جیسے بھلاوے
بلال اس وقت تھا ہمراہ میرے | یہی تکلیف تھی اس کو بھی گھیرے
اگر تھوڑا سا کھانا ہات آتا | بلال اپنی بغل میں تھا چھپاتا
وہ ایسی چیز ہوتی مختصر تھی | بغل میں اس کی جو چھپ جاتی بخوبی

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْتَمِعْ عِنْدَهُ غَدَاءٌ وَلَا عَشَاءٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ إِلَّا عَلَى ضَفَفٍ

انس اظہار کرتا ہو حقیقت | کہ تھا یہ آپکا حال معیشت
کہ انکے پاس کھانا رات دن کا | رہا کرتا نہ تھا ہرگز اکٹھا
نہ نان و لحم کو آتا وہ پلتے | کہ دونوں وقت بھر کر پیٹ کھاتے
ولیکن شافع روز قیامت | یہ صورت دیکھتے وقت ضیافت

عَنْ نَوْفَلِ بْنِ إِيَاسٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَنَا جَلِيْسًا وَكَانَ نِعْمَ الْجَلِيْسُ وَإِنَّهُ انْقَلَبَ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ حَتّٰى إِذَا دَخَلْنَا بَيْتَهُ وَدَخَلَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَأُتِيْنَا بِصَحْفَةٍ فِيْهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ فَلَمَّا وُضِعَتْ بَكٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ هَلَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْبَعْ هُوَ وَأَهْلُ بَيْتِهِ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَلَا أُرَانَا أُخِّرْنَا لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَنَا

ہوئی منقول یہ گفتار نوفل | کہ تھا جو عبدرحمٰن یار نوفل
وہ کیسا یار تھا ہمنشیں تھا | وہ کیسا ہمنشیں ہمدم دین تھا
بیان کرتے ہے قصہ ایکدن کا | کہ اپنے گھر ہمیں وہ لیکے آیا
گیا اندر ہمیں باہر بٹھا کے | پھر آیا گھر سے وہ باہر نہا کے
دکھا پھر اس نے کاسہ ایک لاکر | کہ نان و لحم تھا کاسے کے اندر
غرض جب رکھ چکا لاکر یہ کھانا | تو وہ یار نبی پھر خوب رویا
سوال اس سے کیا ہم نے اس وقت | کہ تم کو یہ رلاتی کونسی بات
کہا اس نے کہ ہے اس بات کا غم | کہ دنیا سے گئے سردار عالم
ولیکن آپنے تا وقت رحلت | اٹھائی آہ کیا سختی صعوبت
کھائی نان جو بھی سیر ہو کر | انہوں نے اپنے اہلبیت کے ساتھ
گماں ہرگز نہیں مجھکو کبھی یہ | کہ دنیا میں جو یہ مہلت ملی تھی
بھلا میرے لیے ہو کونسا کام | مجھے ہو کون سا بہتر بھلا کام

بَابُ مَا جَاءَ فِي سِنِّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب بیان میں ہے عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اس میں چار حدیثیں ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يُوْحٰى إِلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً

سنین عمر کی تعداد محبوب الٰہی کی | باضداد روایت اب بیان راوی بتاتا ہے

کہا عباس کے بیٹے نے یہ حال گئے فردوس کو جب اس جہاں سے	رہے مکہ میں حضرت سید ذیشاں	غرض تیرہ برس تک اُن کے اوپر	نزول وحی تھا مکہ کے اندر تریسٹھ سال کے حضرت نبی تھے

۲ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَخْطُبُ قَالَ مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّينَ

جریر راوی احوال حضرت کہ جب دُنیا سے فرمائی تھی رحلت تریسٹھ سال کا اب میں بھی ہوں	بیان کرتا ہے ایسا حال حضرت تریسٹھ سال کی تھی عمر حضرت	کہ بوسفیاں کے بیٹے سے سُنا ہے تریسٹھ سال کی بوبکر کی تھی بھی	بوقت خطبہ یہ اُس نے کہا ہے تریسٹھ سال کی عمر عمر کی تھی اُمید موت یعنی کر رہا ہوں

۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً

روایت ہے یہ حضرت عائشہ سے	کہ جس دن آپ دُنیا سے سدھارے	تریسٹھ سال کی عمر نبی تھی	کہ جس ہنگام میں رحلت ہوئی تھی

۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ

کہا عباس کے دانا پسر نے			کہ تھے حضرت نبی پینسٹھ برس کے

۵ عَنْ دَغْفَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً

کہا دغفل نے بھی مذکور ایسا			کہ تھی پینسٹھ برس کی عمر والا

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ آخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشْفُ السِّتَارَةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَنَظَرْتُ إِلَى وَجْهِهِ كَأَنَّهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ وَالنَّاسُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَأَشَارَ إِلَى النَّاسِ أَنِ اثْبُتُوا وَأَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّهُمْ وَأَلْقَى السِّجْفَ وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

قیامت سے نہیں کم انتقال سرور عالم	کہ جس کا یاد کرنا آج تک ہم کو رلاتا ہے

جہاں کا باغ تاراج خزاں ہے	اُجڑتا ہم صفیر و گلستاں ہے	جناب سرور عالم کی رحلت	قیامت ہے قیامت سی قیامت
رسول اللہ گر مانع نہ ہوتے	سراپا پیٹ کر ہم جان کھوتے	کہیں کیا بندگی بیچارگی ہے	فقط رونے ہی کی رخصت ملی ہے
محبت آپ کے ماتم میں رو لو	مژہ میں اشک کے موتی پرو لو	اگر کچھ الفت خیر الورا ہے	مقام گریہ بہر دل کی جا ہے
انس نے یہ خبر کیسی سنائی	کہ موج غم نے کی ہمسر چڑھائی	نظر میں چھا گیا سامان غم کا	مژہ پر آگیا دامان الم کا
انس کرتا ہے یہ تقریر پر غم ولیکن آخری میری نظر تھی	کہ میری کی نظر حضرت پہ اس دم [illegible] مرض خیر البشر تھی	کہ جس دم در کا پردہ اٹھ گیا تھا کہ اٹھا تا آہ کیسی در کے مقابل	جماعت کر سامنے نکلا ہوا تھا الٰہی کی رضا الطہر کے مقابل

کیوں کیا مصحف خستہ کا حال	بشکل صوف مصحف ہوا حال	عجب انکے رخ کے پاک تھا	ہدایت کا نمونہ سر بسر تھا
رقم کرتا ہے راوی اور یہ بات	کہ اکثر لوگ تھے بوبکر کے ساتھ	جھکا کر انکو سر خیل صحابہ	ہوا تھا جمع ہر خیل صحابہ
کیا پھر سب کو حضرت نے اشارہ	کہ جانو تم ثابت ہی رہنا	پھر اسکے بعد بھی بوبکر صدیق	امامت انکی کرتے تھے بہ تحقیق
اب آگے کیا کہوں ہے چارہ قست	کہ جب نزدیک آیا وقت رحلت	مقابل در کے اس پردے کو چھوڑا	کہ جس کو پیشتر اٹھوا دیا تھا
	یہ ہے روز دوشنبہ کی حقیقت	اسی دن آپ نے فرمائی رحلت	

ح۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كُنْتُ مُسْنِدَةً النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ إِلَى حِجْرِي فَدَعَا بِطَسْتٍ لِيَبُولَ فِيهِ ثُمَّ بَالَ فَمَاتَ

جناب عائشہ باجان غمگین	بیاں کرتی ہیں یہ حال دین	کہ جب ہنگام رحلت سر پہ آیا	مرے سینہ کا تھا تکیہ لگایا
دیا اسوقت کا یہ ماجرا تھا	کہ میری گود کا تکیہ کیا تھا	منگا کر طشت پھر خیرالورا نے	فراغت بول کی کی مصطفا نے
	پھر اسکے بعد چھوڑا اس جہاں کو	گئے گلگشت گلزار جناں کو	

ح۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ قَالَ عَلَى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات	نہایت حسرت و اندوہ کے ساتھ	کہ دیکھا میں نے فخر انبیا کو	بحال قرب رحلت مصطفا کو
دھرا تھا پاس انکے کاسہ آب	کہ ہوتے جب وہ نا بہ تب بے تاب	تو اس پانی سے کر کے ہاتھ کو تر	پھراتے تھے رسول اللہ منہ پر
پھر اسکے بعد کہتے تھے خدایا	غرض یا رب حقیقت ہے تیری مدد کا	مدد کر منکرات موت پر تو	شدائد کے تئیں آسان کر تو
دیا حضرت نے فرماتے اس اوقات	بجائے منکرات موت سکرات	یہاں راوی جو دونوں لفظ لایا	سماعت میں کمی شک ہو گیا تھا

ح۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا أَغْبِطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جناب عائشہ بادیدہ نم	بیاں کرتی ہیں یہ احوال پرغم	کہ میں نے موت کی شدت جو دیکھا	بظاہر جو نبی کی جان پر تھی
	تو مجھ کو رشک پھر اسپر نہ آیا	کہ جسکا دم بہ آسانی ہو نکلا	

ح۵ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيتُهُ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ ادْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ

جناب عائشہ نے آہ پیہم	اٹھائے دل پہ کیا صدمہ غم	مصیبت کا عجب احوال دیکھا	عجب درد کیا کیا حال دیکھا

وہ کہتی ہیں کہ محبوب الٰہی ۔ ہوئے فردوس کو جس وقت راہی
رہی تکرار یہ خورد و کلاں میں ۔ کہ کیجئے دفن ان کو کس مکاں میں

کہا بوبکر نے پیر و جواں سے ۔ سنا ہے میں نے حضرت کی زباں سے
کہ جو کوئی نبی بھی جہاں سے گیا ہے ۔ تو اس جا پیکا ایسا ماجرا ہے

بوقت انتقال دار محنت ۔ وہ اس مسکن سے رکھتا تھا محبت
کہ جس میں چاہتا ہے دفن ہونا ۔ قیامت تک بعین عیش سونا

غرض یہ ہے جناب پاک فرجام ۔ جہاں کرتے ہیں اس ہنگام آرام
وہیں پر چاہئے مدفن بنانا ۔ وہیں ختم رسالت کو سلانا

ح عن ابن عباس وعائشة رضی اللہ عنہما ان ابا بکر قبّل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما مات

کہا عباس کے بیٹے نے ایسا ۔ کہا ہے عائشہ نے یہ بھی چرچا
کہ جسدن آپ نے فرمائی رحلت ۔ تو بوبکر نے باعین الفت
لیا بوسہ جبین مصطفیٰ کا ۔ جبین افتخار انبیا کا

ح عن عائشة ان ابا بکر رضی اللہ عنہما دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفاته فوضع فمه بین عینیه ووضع یدیه علی ساعدیه وقال وانبیاه واصفیاه واخلیلاه

عجب پر درد قول عائشہ ہے ۔ اگر پوچھو تو سچا مرثیہ ہے
کہ جب رحلت ہوئی حضرت کی تو تو ۔ تو اس دم آئے تھا بوبکر صدیق
بیاں جسم حضرت رکھ دہن کو ۔ رکھے ساعد پہ انکے ہاتھ دونو
کہا پھر وا نبیا وا صفیا ۔ کہا پھر بعد اسکے وا خلیلا
برائے سید و سردار ثقلین ۔ یہ کئے صدیق نے اس طرح بین

ح عن انس قال لما کان الیوم الذی دخل فیه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینة اضاء منها کل شیء فلما کان الیوم الذی مات فیه اظلم منها کل شیء وما نفضنا ایدینا عن التراب وانا لفی دفنه صلی اللہ علیہ وسلم حتی انکرنا قلوبنا

کہا راوی انس نے آپ جس روز ۔ مدینہ میں ہوئے تھے رونق افروز
عجائب بر بہ رو زینت فزا تھا ۔ مدینہ مطلع نور و ضیا تھا
بیاں کیا کیجئے اس دن کی حالت ۔ کہ جسدن آپ نے فرمائی رحلت
شب غم کا اندھیرا ہو گیا تھا ۔ مگر بخت مدینہ سو گیا تھا
اداسی تیرگی کا تھا یہ عالم ۔ دلوں پہ چھا گئی تھی ظلمت غم
ابھی ہم تھے بدفن شاہ لولاک ۔ ابھی چھوٹی نہیں تھی ہاتھ سے خاک
کہ آپس میں تغیر آگئی تھی ۔ دلوں پر تیرگی سی چھا گئی تھی

ح عن عائشة قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین

یہ قول عائشہ ہے کیا جگر سوز ۔ کہ حضرت نے قضا کی پیر کے روز

ح عن جعفر بن محمد عن ابیه قال قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین فمکث ذلك الیوم ولیلة الثلثاء ویوم الثلثاء ودفن من اللیل قال سفیان وقال غیره یسمعون صوت المساحی من آخر اللیل

امام جعفر صادق بیاں نے — روایت کی ہے یوں والد سے اپنے — کہ وہ دن تو مقرر ہی کا تھا — کہ جس دن آپ نے دنیا کو چھوڑا

توقف دفن میں اس دن ہوا تھا — سہ شنبہ کی بھی شب نہ دفن کیا تھا — نہ مرقد میں رکھا گئے ذی جاہ — ولیکن چار شنبہ کی جو شب تھی

تو اس شب میں بچھے وقت سحر — جناب شافع روز قیامت — کہی سفیان نے اوروں کی یہ بات — کہ جس دم چار شنبہ کی ڈھلی رات

تو اس دم کان میں آنے لگی تھی — صدا آواز کسی پھاوڑے کی — لحد یعنی وہاں ہوتی تھی تیار — برائے خوابگاہ شاہ ابرار

(۳) عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَدُفِنَ یَوْمَ الثُّلَثَاءِ۔

ابی سلمہ سے یوں آئی روایت — ہوئی روز دو شنبہ موت حضرت — ولیکن دفن منگل کو ہوئے تھے — اسی دن قبر میں رکھے گئے تھے

(۱۲) عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَیْدٍ وَکَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهٖ فَاَفَاقَ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْیُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ لِلنَّاسِ اَوْ قَالَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُغْمِیَ عَلَیْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْیُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ اَبِیْ رَجُلٌ اَسِیْفٌ اِذَا قَامَ ذٰلِکَ الْمَقَامَ بَکٰی فَلَا یَسْتَطِیْعُ فَلَوْ اَمَرْتَ غَیْرَهٗ قَالَ ثُمَّ اُغْمِیَ عَلَیْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْیُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاِنَّکُنَّ صَوَاحِبُ اَوْ صَوَاحِبَاتُ یُوْسُفَ قَالَ فَاُمِرَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ وَاُمِرَ اَبُوْ بَکْرٍ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ خِفَّةً فَقَالَ انْظُرُوْا لِیْ مَنْ اَتَّکِئُ عَلَیْهِ فَجَاءَتْ بَرِیْرَةُ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَاتَّکَاَ عَلَیْهِمَا فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَکْرٍ ذَهَبَ لِیَنْکُصَ فَاَوْمَاَ اِلَیْهِ اَنْ یَّثْبُتَ مَکَانَهٗ حَتّٰی قَضٰی اَبُوْ بَکْرٍ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَا اَسْمَعُ اَحَدًا یَذْکُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ اِلَّا ضَرَبْتُهٗ بِسَیْفِیْ هٰذَا قَالَ وَکَانَ النَّاسُ اُمِّیِّیْنَ لَمْ یَکُنْ فِیْهِمْ نَبِیٌّ قَبْلَهٗ فَاَمْسَکَ النَّاسُ فَقَالُوْا یَا سَالِمُ انْطَلِقْ اِلٰی صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَادْعُهٗ فَاَتَیْتُ اَبَا بَکْرٍ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَتَیْتُهٗ اَبْکِیْ دَهِشًا فَلَمَّا رَاٰنِیْ قَالَ اَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اِنَّ عُمَرَ یَقُوْلُ لَا اَسْمَعُ اَحَدًا یَذْکُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ اِلَّا ضَرَبْتُهٗ بِسَیْفِیْ

هٰذا فقال لي انطلق فانطلقت معه فجاء هو والناس قد دخلوا على رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال يا ايها الناس افرجوا لي فافرجوا له فجاء حتى اكب عليه ومسه فقال انك
ميت وانهم ميتون ثم قالوا يا صاحب رسول الله اقبض رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال نعم فعلموا ان قد صدق قالوا يا صاحب رسول الله انصلي على رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال نعم قالوا وكيف قال يدخل قوم فيكبرون ويدعون ويصلون
ثم يخرجون ثم يدخل قوم فيكبرون ويصلون ويدعون ثم يخرجون حتى يدخل الناس قالوا
يا صاحب رسول الله ايدفن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قالوا اين قال في
المكان الذي قبض الله فيه روحه فان الله لم يقبض روحه الا في مكان
طيب فعلموا انه قد صدق ثم امرهم ان يغسله بنو ابيه واجتمع المهاجرون يتشاورون
فقالوا انطلق بنا الى اخواننا من الانصار ندخلهم معنا في هذا الامر فقالت الانصار
منا امير ومنكم امير فقال عمر بن الخطاب من له مثل هذه الثلث ثاني اثنين
اذ هما في الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا من هما قال ثم بسط يده
فبايعه وبايعه الناس بيعة حسنة جميلة

ہوا منقول سالم کی زبانی — کہ ہے حضرت نبی کا وہ صحابی
کہ آئی جب مرض کی انکے شدت — ہوئے بیہوش کچھ اسوقت حضرت
افاقت جبکہ بیہوشی سے پائی — تو یہ بات آپ نے لوگوں سے پوچھی
کہ کیا وقت نماز آیا ہے میرا — کہا لوگوں نے ہاں اے فخر محشر
کہا کہہ دو بلال اسدم اذان کے — نماز آکر ابوبکر اب پڑھاوے
کرے بوبکر لوگوں کی امامت — ہے یعنی بجا قید جماعت
پھر اسکے بعد آئی کچھ غشی سی — ہوئی پھر انکو لاحق بیہوشی سی
ہوئے جب آپ اس حالت سے باہر — کیا ارشاد ویسا ہی بتکرار
سنا جب عائشہ نے حکم انکا — کہا بس نرم دل ہے باپ میرا
وہ ہوگا جب کھڑا بہر امامت — نہ دیکھیگا وہاں پر تمکو حضرت
نہ ہوگا اسکے دل پر یہ گوارا — نہایت درد سے رونے لگے گا
اگر یہ حکم کرتے اور کو آپ — تو بہتر تھا کہ ہے محزون بابا
غشی کی سی پھر اسکے بعد حالت — ہے لاحق بحال پاک حضرت
ہوئی جو پھر افاقت تیسری بار — تو کی پھر آپ نے ویسی ہی گفتار
کوئی یعنی کہو بوبکر آوے — نماز آکر وہ لوگوں کو پڑھاوے
بسوئے عائشہ کرکے اشارا — کیا ارشاد یہ بھی آشکارا
کہ تم جواب یہ باتیں کر رہی ہو — مثال صاحبات یوسفی ہو
کہ یعنی دل میں ہے کچھ وہ بات محجوب — بظاہر جسکو کہتے ہو نہیں خوب
غرض پہنچا موذن کو جو ارشاد — اذان دینے کو پہنچا جان ناشاد
سنا صدیق نے جو حکم حضرت — بجا لائے وہ حضرت کی امامت

پھر اسکے بعد ایسا ماجرا تھا | مرض میں کچھ ہوئی تخفیف پیدا
تو فرمایا کہ دیکھو اس بشر کو | کہ تکیہ آج میرے واسطے ہو
شتابی آپکا جو قول ظاہر | بریدہ وھاں پہنچو فی الفور حاضر
وہیں پھر دوسرا بھی شخص آیا | کہ تکیہ آپ نے آ پر لگایا
ہوئے اسطور سے باہر برآمد | جناب شاہ دیں حضرت محمد
ہوئے صدیق جب آگاہ اس سے | ارادہ یہ کیا پیچھے کو پھر لے
کیا بس آپنے انکو اشارا | کہ تم ثابت رہو پیچھے نہ ہٹنا
غرض صدیق غمگین نے بنا کام | نماز اپنی کو پہنچایا باتمام
پھر اس کے بعد یہ کہتا ہے راوی | ہوئی رحلت جناب مصطفیٰ کی
کہوں کیا ماجرا حضرت عمر کا | کہ تھے وہ آپ پر کس درجہ فدا
یہ انکو جوشش الفت تھی آئی | کہ سوگند خدائے پاک کھائی
کہ گر کوئی کہے گا یہ زباں سے | کہ کی رحلت نبی نے اس جہاں سے
تو میں کھینچے ہوئے ہوں آج تاکو | کرونگا مار کر اسکو نگونسارا
جو تھے موجود اشخاص وراں جا | تحیر ہو گیا انکو سراپا
کہ حضرت کے سوا کوئی پیمبر | نہ دیکھا تھا نہ آیا تھا وہاں پر
تو وہ اسواسطے فوت نبی سے | بہت حیراں تھے ششدر کھڑے تھے
کہا سالم سے پھر لوگوں نے ایسا | کہ تو یار نبی کو جا بلا لا
بیاں کرتا ہے سالم اب حقیقت | کہیں آیا بنزد یار حضرت
تو وہ بوبکر جو یار نبی تھے | وہ اس ہنگام تھی مسجد میں بیٹھے
گیا میں پاس آنکے زار گریاں | نہایت مضطرب حیراں پریشاں
مجھے صدیق نے جو وقت دیکھا | کہا حضرت تو جنت کو گئے کیا
کہا میں نے کہ ایسا ماجرا ہے | عمر تلوار کھینچے کہہ رہا ہے
کہ گر کوئی کریگا یہ حکایت | کہ دنیا سے ہوئی حضرت کی رحلت
تو میں فی الفور قتل اسکو کرونگا | امان دم لینے کی ہرگز نہ دونگا
اٹھے صدیق سنکر حال ناگاہ | کہا سالم سے چل تو میرے ہمراہ
وہاں آئے تو یہ احوال دیکھا | ہجوم و ازدحام مرداں تھا
کہا صدیق نے سنتے ہو لوگو | ذرا آپکا مجھ کو راستا دو
ملا رستہ تو وہ یار پیمبر | گیا نزد شفیع روز محشر
بعین بیقراری گر پڑا وہاں | پریشاں حال حیراں چشم گریاں
چھوا پھر تن جناب شاہ دیں کا | لیا بوسہ جبین نازنین کا
سنبھلکر پھر پئے تسکین امت | سنائی پڑھ کے یہ مصحف کی آیت

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ

کہا لوگوں نے تب وہ یار حضرت | ہوئی کیا آپ کی تحقیق رحلت
کہا صدیق نے لوگوں سے سن لو | سدھارے آپ فردوس بریں کو
یہ سنکر مناسب لوگوں نے جانا | کہ جنت کو گئے حضرت [illegible]
یقیں اس بات کا جب انکو آیا | تو یہ صدیق سے احوال پوچھا
کہ کیا ہم سب نماز میت اسدم | پڑھیں با قلب محزوں چشم پرنم
کہا صدیق نے لوگوں سے پڑھو | نماز میت ختم رسل کو
کہا لوگوں نے کیفیت بتاؤ | پڑھیں کس طرح سے اسکا بتاؤ
کہا صدیق نے ان سب کو ارشاد | کہ یہ انداز پڑھنے کا رکھو یاد
کہ تم سب میں سے اک اک قوم آئے | نماز اسطرح سے وہ پڑھ کے جائے
شروع ابتدا تکبیر سے ہو | پڑھیں پھر وہ درود باصفا کو
دعا سے جبکہ ہو جاوے فراغت | تو باہر کو نکل آوے وہ میت
غرض پھر دوسرے جو لوگ آویں | اسی صورت سے وہ بھی پڑھ کے جاویں

کہا بوبکر نے خیر الوریٰ کو | کریں گے دفن دیں کے پیشوا کو
کہا لوگوں نے اب یہ بھی بتا دو | کریں گے کس مکاں میں دفن آنکو
کہا صدیق نے وہ جو مکاں ہے | کہ جائے فوت ختم المرسلاں ہے
خدا نے روح اطہر کو بدن سے | نکالا ہے جہاں پاکیزہ تن سے
بخوبی ہے وہ جا طیب و پاک | وہیں ہوگا مزار شاہ لولاک
غرض بوبکر کا یہ جو بیاں تھا | بصدق دل یقیں لوگوں کو آیا
ہوئی موقوف جب تکرار گفتار | ہوئے مشغول غسل شاہ ابرار
غرض مصروف غسل مصطفیٰ تھے | چچا حضرت کے اور بیٹے چچا کے
لکھا ہے شارح غسل نبی نے | دیا تھا غسل عباس و علی نے
ہوا تھا فضل نہلانے میں شامل | قثم بھی تھا بکار غسل داخل
کہ یہ دونوں ہیں فرزندان عباس | قرابت میں قریب اشرف الناس
اسامہ اور صالح بھی وہاں پر | معاون تھے بغسل ذات اطہر
یہاں اجمال تھا راوی کو منظور | کہ اب کرنے لگا کچھ اور مذکور
کہ تھے وہ جو مہاجر لوگ حیراں | ہوئے آپس میں گرم مشورت تھے
کہا صدیق سے بہتر ہے یہ بات | چلو انصار کے یہاں تم اے ثقات
کہ تا انصار کو ہم مشورت میں | کریں اپنا شریک اس مصلحت میں
کہ ہو قائم مگر امر خلافت | سبھی اشخاص آویں زیر بیعت
غرض انصار سے جب مشورت کی | تو ان لوگوں نے ایسی مصلحت دی
کہ ہم میں سے ہمارا ہو خلیفہ | مگر تم میں تمہارا ہو خلیفہ
جواب انکو دیا حضرت عمر نے | نبی کے یار مخلص با خبر نے
کہ ہے کسکے لئے یہ بات حاصل | کہ ہو ان تین خصلت میں فاضل
خدا نے کس طرح کس کو کہا ہے | کہ ہمراہ نبی وہ دوسرا ہے
گئے تھے غار میں حضرت جب اے ثقات | بجز بوبکر تھا کب دوسرا سات
فضیلت دوسری یہ برملا ہے | کہ اسکو امر لا تحزن کیا ہے
کہا تھا غار میں اے یار ہمدم | نکر اسوقت میں زنہار تو غم
فضیلت تیسری ہے یہ ہویدا | کہا بوبکر سے حضرت نے اسی جا
کہ یعنی غم نہ کھا ہرگز اس اوقات | کہ بس اللہ ہم دونوں کے ہے سات
ہوئی جب آپکی ثابت یہ فضیلت | تو ہے صدیق شایان خلافت
عمر نے پھر تو ہاتھ اپنا بڑھایا | کف صدیق پر بیعت کو لایا
ہوئی صدیق سے تقدیم بیعت | پھر اسکے بعد تھی تعمیم بیعت
کہ جو اشخاص تھے حاضر وہاں پر | سبھی داخل ہوئے بیعت کے اندر
کہ کی صدیق سے ان سبکی بیعت | باخلاص دل و حسن عقیدت

۳ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ کَرْبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ وَاکَرْبَاہُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا کَرْبَ عَلٰی اَبِیْکِ بَعْدَ الْیَوْمِ اِنَّہٗ قَدْ حَضَرَ مِنْ اَبِیْکِ مَا لَیْسَ بِتَارِکٍ مِنْہُ اَحَدًا اَلْمُوَافَاۃُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

انس کہتا ہے یہ با دیدۂ نم | کہ یعنی شدت و سختی کا عالم
رسول اللہ پر درد اور دریغا | بیاں کیا کیجئے گزرا سو گزرا
جناب فاطمہ بنت شہ دین | نہایت مضطرب محزون و غمگین
یہ کہتی تھیں کہ کیا ہے کرب و محنت | ہوئی لاحق بجان پاک حضرت
یہ سنکر انسے بولے شاہ معراج | کہ ہے سختی جو تیرے باپ کو آج
پھر اسکے بعد یہ شدت نہ ہوگی | یہ کرب و سختی و محنت نہ ہوگی
وہ ہے لاحق ترے بابا کو جو | نہیں جس چیز سے چارہ کسی کو
قیامت تک کوئی بندہ نہیں ہے | کہ جسپر موت کا صدمہ نہیں ہے

ح عن ابن عباس یحدث انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان لہ فرطان من امتی ادخلہ اللہ بھما الجنۃ فقالت لہ عائشۃ فمن کان لہ فرط من امتک قال ومن کان لہ فرط یا موفقۃ قالت فمن لم یکن لہ فرط من امتک فانا فرط لامتی لن یصابوا بمثلی

کہا فرزند نے عباس کے حال — کہ حضرت سے سنا میں نے یہ احوال
زبان اطہر و اقدس نبی کی — بایں گفتار یعنی درفشاں تھی
کہ امت میں جو میری جس کسی کے — مریں دو بچے آگے باپ ماں کے
خدا مادر پدر کو اسکے جنت — کریگا اسکے باعث سے عنایت
کہا تب عائشہ نے بھی کہ جو — کہ جسکا ایک ہی بچہ موا ہو
فرط وہ ایک بھی ہوئیگا کیونکہ — کہا حضرت نے او توفیق والی
وہ بچہ ایک جسکا مرگیا ہے — غرض ماں باپ کا وہ پیشوا ہے
جناب عائشہ نے پھر یہ پوچھا — کہ ہو جو امتی ایسا تمہارا
کہ جس نے ایک بھی فرزند کا غم — نہ دیکھا ہو بھلا اے سردار عالم
تو اسکا حال کیا ہوگا وہاں پر — وسیلہ کونسا ہے روز محشر
کہا حضرت نے میں ہوں اسکا فرط لو — دل امت میری غم سے ہو خوں
اٹھائی میری فرقت کی مصیبت — کہاں ہے دوسری ایسی مصیبت

غزل

جہاں میں شور محشر گھر بگھر ہے — قیامت رحلت خیر البشر ہے
ملک جن و بشر ہیں با دو نالاں — زمین و آسماں بھی نوحہ گر ہے
رسول اللہ کا نظروں سے چھپنا — اگر سمجھو بڑا داغ جگر ہے
وفات سید کون و مکاں سے — سر شوریدہ عین دردسر ہے
اندھیرا کیوں نہو سارے جہاں میں — چھپا پردہ میں وہ رشک قمر ہے
نہیں گر سامنے وہ رشک گلشن — رگ گل چشم تر میں نیشتر ہے
کسی کے روئے اطہر کا تصور — ہمیں تو رات دن آٹھوں پہر ہے
کہاں تک صدمہ فرقت اٹھاؤں — کدھر او جذبہ آہ سحر ہے
تڑپتا ہی تب فرقت میں کاملی — کوئی دنیا تک نہیں کرتا خبر ہے

باب ما جاء فی میراث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان میراث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اس باب میں سات حدیثیں ہیں ۱۲

ح عن عمرو بن الحارث اخی جویریۃ لہ صحبۃ قال ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا سلاحہ وبغلتہ وارضا جعلھا صدقۃ

رسول اللہ کی میراث عین ترک دنیا ہے — محبوں کو یہ چرچا حب دنیا سے چھڑاتا ہے
بیاں کرتا ہے عمرو ایسا ہوا تھا — کہ حضرت نے نہ کچھ ایسا بھی چھوڑا
مگر وہ تھے جو آلے پاس تھیار — کہ ہوتے تھے بوقت جنگ در کار
دیا بغلہ کہ ہنگام سواری — کہ جاتا تھا بعین راہواری
دیا کچھ وہ جو مزروعہ زمیں تھی — کہ وہ صدقہ بحکم شاہ دیں تھی

ح عن ابی ھریرۃ قال جاءت فاطمۃ الی ابی بکر رضی اللہ عنہما فقالت من یرثک فقال اھلی وولدی فقالت ما لی لا ارث ابی فقال ابو بکر سمعت رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ وَلٰكِنِّي أَعُولُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُولُهُ وَأُنْفِقُ عَلَى مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ

بیانِ بوہریرہ ہے بتحقیق | کہ آئیں فاطمہ نزدیک صدیق
کہا اُس نائبِ خیر الورا سے | جنابِ فاطمہ خیر النسا نے
کہ ہو دنیا سے جب جانا تمہارا | بھلا ترکہ کا وارث کون ہوگا
کہا صدیق نے بنتِ نبی سے | مرے فرزند و زن وارث ہیں سب کے
کہا یہ بات سن کے فاطمہ نے | جنابِ نورِ چشمِ مصطفا نے
کہ اے صدیق ہے اسکا سبب کیا | کہ لوں ترکہ نہ میں اپنے پدر کا
کہا صدیق نے خیر النسا سے | کہ میں نے یوں سنا ہے مصطفا سے
کہ ہم سے جو رہے باقی کوئی شے | تو ہرگز حقِ وارث وہ نہیں ہے
دیا یعنی فقط صدقہ و خیرات | نہیں ہے اس میں کچھ تشکیک کی بات
ولیکن میں جو ہوں نائب نبی کا | جو گِریاں ہوگا اُس کسی کا
کہ وہ کرتے تھے جسکی غمگساری | کرونگا اُسکی میں تیمار داری
دیا کرتے تھے جسکو نفقہ و نان | کرونگا میں بھی حاضر اسکا سامان

ح ۳ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّ الْعَبَّاسَ وَعَلِيًّا جَاءَا إِلَى عُمَرَ يَخْتَصِمَانِ يَقُولُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ أَنْتَ كَذَا أَنْتَ كَذَا فَقَالَ عُمَرُ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدٍ نَشَدْتُكُمْ بِاللّٰهِ أَسَمِعْتُمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مَالِ نَبِيٍّ صَدَقَةٌ إِلَّا مَا أَطْعَمَهُ إِنَّا لَا نُورَثُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

یہاں راوی پدر ہے بختری کا | کہ اس قصہ کو ہے مذکور کرتا
کہ یعنی ایک دن عباس و حیدر | ہوئے حاضر عمر کے پاس آکر
ہوا تھا اس لیے وہاں انکا آنا | کہ قصہ تھا بھتیجے سے چچا کا
بہم آپس میں کچھ ایسی گفتگو تھی | کہ آئی رنجشِ خاطر کی بو بھی
جو آئے مرتضیٰ ہمراہ عباس | تو اُس ہنگام میں حضرت عمر پاس
زبیر و طلحہ و سعد و عبد رحمان | یہ چاروں جنتی اصحاب تھے وہاں
عمر نے انکے ایسی التجا کی | کہ ہے تجھ کو قسم اپنے خدا کی
کہ تم نے یہ سنا ہے مصطفا سے | کہ رہتا ہے جو ترکہ انبیا سے
وہ ترکہ صدقۂ راہِ خدا ہے | وہ ترکہ وارثوں کو ناروا ہے
مگر اُس مال سے جو کچھ کھلاؤ | مری ازواج کو جائز ہے تمکو
دیا جو کچھ کہ حقِ عاملاں ہے | سوا اس مال سے دینا وہاں کی
ہمارے مال میں لیکن وراثت | کرے کوئی نہ ہرگز بعد رحلت
غرض یہاں ہی جو راوی ہے روایت | بیاں کرتا ہے وہ ایسی حقیقت
کہ ہے مذکور کچھ آگے کو قصہ | نہ کی تقریر یہاں لیکن زیادہ

ح ۴ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ

زبانِ عائشہ سے ہے یہ مذکور | کہ حضرت نے کہا تھا یہ بدستور
کہ ہم سے جو کہ رہ جاتا ہے ترکہ | سمجھو اُس کو ورثہ ہے وہ صدقہ

ح ۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَؤُنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ

بیاں ہے بوہریرہ متقی کا کہا کرتا تھا وہ خادم نبی کا
کہ فرماتے تھے یوں سردار عالم کہ مجھ سے جو بچے دینار و درہم
مرے وارث اسکو مال ورثہ نہ ٹھہراویں کریں ہرگز نہ قسمت
مگر نفقہ مری ازواج کو دیں حقوق اپنے مرے عامل کو بھی دیں
جو ان خرچوں سے رہ جاوے زیادہ بہر صورت وہ ہے خیرات و صدقہ

ح عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةُ وَسَعْدٌ وَجَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ أَنْشُدُكُمْ بِالَّذِيْ بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ فَقَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ

یہ ہے جو مالک ابن اوس راوی روایت اس نے کی ہے ایسی بیاں کی
کہ میں آیا عمر کے پاس جس دم تو سعد و عبدو رحمٰن طلحہ باہم
وہیں حضرت عمر کے پاس آئے علی عباس بھی تشریف لائے
کہ اس ہنگام عباس و علی میں بہم تکرار تھی مال نبی میں
ہوئے وارد جو واں عباس و حیدر عمر اس بات کو لائے زبان پر
کہ سن او طلحہ سعد و عبد رحماں قسم اسکی دلاتا ہوں تمہیں یہاں
کہ جسکے حکم سے قائم سما ہے زمیں بھی امر سے اسکے بجا ہے
کہ تم تینوں کو ہے یہ بات معلوم کہ کہتے تھے رسول پاک معصوم
کہ ہم چھوڑے سے ہیں جاتے جو شی وہ صدقہ ہے مگر ورثہ نہیں ہے
لیا تینوں نے نام ایزد پاک کہ جسکے حکم میں ہے دور افلاک
کہ یعنی تو عمر کہتا بجا ہے رسول اللہ نے یہ بھی کہا ہے
حدیثوں کی کتابوں میں ہے مذکور طوالت سے ہوا مرقوم و مسطور

ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا قَالَ وَأَشُكُّ فِي الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ

زبان عائشہ سے ہے یہ اخبار کہ چھوڑا آپ نے درہم نہ دینار
کوئی بکری کوئی اونٹ چھوڑا گئے ایسے مجرد پیش مولا
کہا راوی نے حضرت عائشہ سے مجھے شک ہے سنا تھا میں نے یہ بھی
کہ حضرت نے بوقت ترک دنیا غلام و چھوکری تک بھی نہ چھوڑا

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَنَامِ

یہ باب ہے بیان خواب میں دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں ۸

ح عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِيْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ

مدد کرتا ہے جس کی طالع بیدار اسے کافی رسول اللہ کا وہ خواب میں دیدار ہوتا ہے
بیان روایت حضرت نبی ہے یہ حالت طالب بیدار کی ہے
ہوا جاتا ہے فضل ایزدی دوبارہ کہ تھا ممکن کسی کا یہاں نظارہ

ولیکن بخت ایسا سو گیا ہے
ہمیں دیدار مشکل ہو گیا ہے
کہوں کیا آہ مایوسی کی یہ بات
گئی یہ عمر یوں برباد ہیہات

مرا کبھی روئے اقدس کو نہ دیکھا
اگرچہ آپ کے منقوش کو نہ دیکھا
یہ خوبی طالع ناساز کی تھی
نہ دیکھا روئے اطہر خواب میں بھی

تسلی بھی کوئی کرتا نہیں ہے
کہ یہ جو بیکلی تیرے تئیں ہے
خدائے مصطفی وہاب و جواد
عجب کیا ہے اگر تجھ کو کرے شاد

کہ اس روئے مبارک کو دکھا دے
غم حرمان ہجراں سے چھڑا دے
بس اب اے کافی کرم کر دہ مقصود
کہ لکھی ہے حدیث ابن مسعود

بیاں کرتا ہے وہ راوی استاد
کہ یوں حضرت نے فرمایا ہے ارشاد
کہ دیکھی جس کسی نے میری صورت
مجھے گو اس نے دیکھا بالحقیقت

کہ یعنی خواب میں ابلیس مردود
نہیں ہوتا مری صورت میں موجود

ح عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَصَوَّرُ اَوْ قَالَ لَا یَتَشَبَّهُ بِیْ

کلام بوہریرہ معتمد ہے
زبان پاک سے اسکو سند ہے
وہ کہتا تھا کہ حضرت نے کہا تھا
کہ جسنے خواب میں ہو مجھ کو دیکھا

مجھی کو اسنے دیکھا ہے بتحقیق
کہ شیطاں کو نہیں حاصل یہ توفیق
کہ میری شکل کی تصویر لاوے
و یا تشبیہ میری سی بناوے

ح وَعَنْ كُلَیْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُنِیْ قَالَ اَبِیْ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ قَدْ رَاَیْتُهٗ فَذَكَرْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ فَقُلْتُ شَبَّهْتُهٗ بِهٖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ كَانَ یُشْبِهُهٗ ۔

کلیب باخبر کہتا ہے ایسا
کہ میں نے بوہریرہ سے سنا تھا
وہ کہتا تھا سنا میں نے نبی سے
کہ کہتے تھے مجھے دیکھا ہو جسنے

وہ اسکا خواب سچا ہے بتصدیق
بیاں کرتا ہے وہ تحقیق
کہ شیطاں کو نہیں ہے اتنی طاقت
کہ دکھلاوے وہ بنکر میری صورت

کلیب ایسا بیاں کرتا ہے لکھا
کہ عبداللہ سے کی میں نے گفتا
کہ میں نے خواب میں حضرت کو دیکھا
حسن ابن علی کی شکل میں تھا

یہ سنکر مجھ سے عبداللہ بولے
کہ یعنی یہ سچا دیکھا ہے تو نے
کہ تھی حضرت حسن کو بسکہ حاصل
رسول اللہ سے تشبیہ کامل

ح عَنْ یَزِیْدَ الْفَارِسِیِّ وَكَانَ یَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَتَشَبَّهَ بِیْ فَمَنْ رَاٰنِیْ فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَاٰنِیْ هَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَنْعَتَ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِیْ رَاَیْتَهٗ فِی النَّوْمِ قَالَ نَعَمْ اَنْعَتُ لَكَ رَجُلًا بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ جِسْمُهٗ وَلَحْمُهٗ اَسْمَرُ اِلَى الْبَیَاضِ اَكْحَلُ الْعَیْنَیْنِ حَسَنُ الضَّحِكِ جَمِیْلُ دَوَائِرِ

الوَجْهِ قَدْ مَلَأَتْ لِحْيَتُهُ مَا بَيْنَ هٰذِهِ إِلَى هٰذِهِ قَدْ مَلَأَتْ نَحْرَهُ قَالَ عَوْفٌ وَلَا أَدْرِي مَا كَانَ مَعَ هٰذَا النَّعْتِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ رَأَيْتَهُ فِي الْيَقَظَةِ مَا اسْتَطَعْتَ أَنْ تَنْعَتَهُ فَوْقَ هٰذَا

یزید فارسی راوی کا ہے نام	کہ تھا وہ کاتب مصحف اُس ایام	کہا اُس سے کہ میں نے خواب میں تھا	جناب سرور عالم کو دیکھا
ہوا حاضر بنزد ابن عباس	کہا یہ خواب اُن سے بیکم و کاست	کہا عباس کی بیٹی نے اُس دم	کہ فرماتے تھے یوں سردار عالم
کہ شیطاں میں نہیں ہرگز یہ طاقت	کہ بن آوے وہ میری شکل و صورت	غرض سوتے میں جسنے مجھکو دیکھا	مجھی کو اُسنے دیکھا بے محابا
ہوئے پھر مجھسے عبد اللہ مخاطب	کہ ہاں سنتا ہوا وہ مصحف کے کاتب	کہ تو نے خواب میں جو شخص دیکھا	بیاں کچھ وصف کر سکتا ہے اُسکا
کہا ہاں سے کہ تھا وہ مرد ایسا	خوش اندامی میں وسط جسم والا	نہ فربہ جسم تھا نے لاغر اندام	رکھے تھا اعتدال حال سے کام
وہ بھی جو گندمی رنگت بدن کی	دکھتا اُس میں تھا نور سپیدی	سیہ چشمی کا عالم آنکھ پر تھا	لبوں پر کچھ تبسم کا اثر تھا
عیاں چہرہ پہ تھا تدویر کا حال	مگر تدویر سے تھا فارغ البال	عریض و خوشنما ریش مبارک	کہ تھے اس گوش سے اُس گوش تک
وہ سینہ آپکا تھا جو مصفا	بانبوہ محاسن چھپ رہا تھا	کہا ہے عوف راوی نے یہاں پر	کہ اس توصیف سے کچھ اور بہتر
غرض ہے یہ نہیں میں جانتا ہوں	کہ یعنی جو بیاں کرکے سناؤں	پھر عبد اللہ نے یہ بات سنکے	کہا ایسا یزید فارسی سے
کہ تو یہ وصف ہے جسکا سناتا	جو بیداری میں بھی تک دیکھ پاتا	زیادہ اس سے کر سکتا نہ تعریف	بیاں کی جسقدر تعریف و توصیف

ح ٥ عَنْ أَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ

بیانِ بوقتادہ بھی بجا ہے	کہ اُنہے آپ سے ایسا سنا ہے	کہ یعنی جس کسی نے مجھکو دیکھا	تو یہ جانو کہ اُسنے حق کو دیکھا
	میانِ خواب بھی حضرت کی صورت	ہوا ثابت کہ رکھتی ہے حقیقت	

ح ٦ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِي قَالَ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

انس نے بھی کیا مذکور ایسا	کہ ہے تحقیق یہ حضرت کا کہنا	کہ جسنے خواب میں دیکھا ہے مجھکو	بلا شک مجھکو دیکھا ہے یقیں ملو
سبب یہ ہے کہ شیطانِ لعیں ایسا	نہیں سکتا کہ باندھے میری ہیئا	کیا ارشاد یہ بھی آپنے ہے	کہ مومن خواب میں دیکھے جو کچھ شے
حقیقت میں وہ ہے جزو نبوت	نبوت سے ہے اُسے حال نسبت	نبوت کے چھ حصے اور چالیس	اگر کیجے تو ہوسے ہیں چھیالیس
تو اُس سے ایک حصہ وہ بجا ہے	کہ مومن خواب جو دیکھتا ہے	خدا نے ہمکو دکھلائے یہ ایام	کہ نظم ترمذی پہنچا بانجام
	لیے ہیں یا در جدو قول باقی	انہیں بھی کیجئے اتمام کافی	

ح عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ إِذَا ابْتُلِيْتَ بِالْقَضَاءِ فَعَلَيْكَ بِالْأَثَرِ

بیاں ابن مبارک نے کیا ہے
کہ یہ درد مصیبت کی دوا ہے
عجب یہ شافی و کافی دوا ہے
جو تو امر قضا میں مبتلا ہو
مریضانِ مصیبت کی شفا ہے
تلاوت کر حدیث مصطفیٰ کو

ح عن ابن سیرین قال هذا الحدیث دین فانظروا عمن تاخذون دینکم

بیاں کرتا ہے ایسا ابن سیریں
کہ ہے یہ جو حدیث سرور دیں
کرو اب لے کسی سے دین حاصل
یہ عین دین ہے دیکھو عزیزو
کہ ہو یعنی وہ دینداری میں کامل
تم اپنے دین کو مضبوط پکڑو

بس اب کافی یہ ہنگام دعا ہے
کہ تو نظم شمائل لکھ چکا ہے

غزل

لکھا جو وصف محبوب خدا کا
درود و لطف تیرے رب متعال
کیا جو نظم میں نظم احادیث

خدا کا فضل ہی تیرا صلا ہے
کوئی سائل نہیں خالی گیا ہے
تو اب یہ بھی خدا سے التجا ہے
نہ پکڑے وہ خطا میری کبھی

عطا کر فضل و رحمت سے الٰہی
مجھے بھی تو نکر محروم و مایوس
کہ اس تقصیر کو بھی بخش دیوے
کہ بندے کی زباں عین خطا ہے

دل مشتاق کا جو مدعا ہے
غنی ہیں آپ یہ بندہ گدا ہے
کہ جو بھولے سے کافی لکھ گیا ہے

قطعۂ تاریخ

ہوئی اتمام جو نظم شمائل
بہار خلد اس کا نام رکھا
کہی کافی نے حسب حال تاریخ
بیاں ہے عادت خوب نبی کا
۱۲۵۸ھ

تمت

کتب ردِ وہابیہ ملنے کا پتہ

مولانا اختصاص الدین صاحب مکتبہ نعیمیہ چوکی حسن خاں شش محل مرادآباد

طابع
مولانا محمد ظفر الدین احمد صاحب

ناشر
مولانا مولوی محمد یونس صاحب

لا یرد الطیب فانہ خفیف المحمل

یہ مبارک رسالہ ہدایت قبالہ در بارہ جواز صندل مزارات طیبات اولیائے عظام علمائے اسلام و صلحائے کرام جسمیں نہ صرف ثبوت جواز بلکہ بتصریح علمائے اہلسنت اثبات استحسان و استحباب ہے

مسمٰی بنام تاریخی مشعر سال اختتام تالیف

عطر الصندل فی انہا یجوز علی قبر الولی الصندل

ملقب بلقب تاریخی مشعر سال ابتدائے تالیف

پاکیزہ قول فصل در استحسان صندل

۹ھ ۱۳

رسالہ میں عجب رد وہابیت مکمل ہے
وہابی آج کھائیں اسکو پڑھ کر اسمیں بل ہے
وہ ہیں ورد و جو صندل چڑھانیکو کہیں بدعت
مگر سب سنیوں کیواسطے خوشبوئے صندل ہے

مرتبہ

حامی سنیت ماحی دیوبندیت حضرت مولانا مولوی حاجی محمد عباس میاں صاحب

خلف مولوی حاجی محمد علی میاں قادری سنی حنفی دام مجدہم اللہ تعالیٰ

الیکٹرک ابو العلائی پریس آگرہ میں بطبع سے آراستہ ہوا

بار اول ۱۰۰۰

قیمت فی جلد

۴۸۹
۹۲

جمیع حمد و سپاس اُس پروردگار عالم باقی بلا فنا و قائم بلا زوال جل شانہٗ کو سزاوار ہے اور معطر درود اور مہکتے سلام اُس کی بےانتہا سلطنت کے دولہا محمد رسول اللہ صلعم پر جو اسکی عطا سے اسکے تمام خزانوں کا مالک و مختار ہے اور اُنکی آل و اصحاب پر اور جملہ اتباع و احزاب پر اما بعد فقیر حقیر خادم العلماء محمد عباس میاں خلف مولانا حاجی محمد علی میاں صدیقی سنی حنفی قادری عفا اللہ عنہ برادران اہلسنت کی خدمت میں بعد سلام مسنون عرض رسا ہے کہ حضور پرنور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک فرقہ زمانہ آخر میں آئیگا جو تمہارے سامنے ایسی باتیں پیش کریگا جو نہ تم نے سنی ہونگی نہ تمہارے باپ دادا نے وہ اگلے بزرگان دین پر لعن طعن کرینگے اور انکی زبان شیریں ہوگی مگر انکے دل بھیڑیوں کے سے ہونگے قرآن پڑھینگے مگر وہ انکی حلق کے نیچے نہیں اتریگا بات بات پر حدیثیں پڑھینگے دین سے ایسے نکل جائینگے جیسے تیر نشانے سے پھر لوٹ کر نہیں آئینگے ان سے دور رہنا اور انکو اپنے سے دور رکھنا ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو گمراہ کردیں ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو فتنے میں ڈال دیں حضور عالم ماکان و ما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق فرقہ ملعونہ وہابیہ دیوبندیہ پیدا ہوا جو اللہ عزوجل کو جھوٹا بنانے کے پیچھے لگا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مبارک کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم جیسا بلکہ شیطان کے علم سے کم ٹھہراتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نئے نبی کے پیدا ہونے کو جائز بتاتا ہے اور بات بات پر سنی مسلمانوں کو کافر و مشرک بتاتا ہے چنانچہ دو سال ہوئے راندیر ضلع سورت سے جو دیوبندی دھرم کے پھیلانے کا ایک اڈہ ہے ایک کتاب زبان گجراتی شائع ہوئی جس میں اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبروں کو بت بنایا اور بزرگان دین کی قبروں پر صندل لگانے کو حرام اور مشرکین کا طریقہ اور فعل کفار بتایا اور یہ چیلنج بھی دیا کہ جو لوگ مزارات طیبہ پر صندل چڑھانا جائز جانتے ہوں وہ مرد میدان بنکر آئیں اور مقابلہ کرلیں فقیر نے ہندوستان کے چند اکابر علمائے اہلسنت کی خدمات بابرکات میں استفتا روانہ کئے اُن علماء دامت برکاتہم کی طرف سے جو جوابات آئے سب کو بشکل رسالہ جمع کرکے اپنے سنی بھائیوں کی خدمت میں پیش کرتا ہے فقیر اپنے رب کریم جل جلالہ کی حمد بجا لاتا ہے کہ بعونہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بامداد غوث الورٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ نے یہ رسالہ مبارکہ پاکیزہ قول الفصل در استحسان صندل اس گنہگار کے ناچیز ہاتھوں سے مرتب کرادیا میرے تمام سنی مسلمان بھائی اس رسالہ کو پڑھ کر فیض اٹھائیں اور فقیر کے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

الراقم فقیر محمد عباس میاں ابن مولوی حاجی محمد علی میاں غفرلہ لال بازار چرا ۔ دھوراجی

دیوبندی صندل نامہ

فعل کفار بتوں پر ہے چڑھانا صندل

مومنو قبروں کو ہرگز نہ لگانا صندل
مشرکوں کا ہے طریقہ یہ چڑھانا صندل

نہ تو قرآن سے ملتی ہے سند کچھ اسکی
نہ حدیثوں میں ہے قبروں پہ لگانا صندل

فعل بوبکرؓ و عمرؓ یہ نہیں ہرگز لوگو
قول عثمانؓ کا نہیں ہے کہ چڑھانا صندل

نہ علیؓ نے کہیں اسکے لیے کچھ فرمایا
نہ صحابہ سے ہے ثابت کہ لگانا صندل

تھے مزارات صحابہ کے زمانہ میں بہت
کوئی بتلائے ہمیں ان سے چڑھانا صندل

تابعیوں میں نشاں اس کا نہیں ملتا ہے
نہ اماموں نے بتایا ہے لگانا صندل

مالک و شافعی احمد کہ امام اعظم
ان سے ہرگز نہیں ثابت کہ چڑھانا صندل

سہروردی ہو کہ چشتی ہو کہ نقشبندی
کوئی کہتا نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل

ہو اگر قادری کوئی تو بتائے ہمکو
غوث اعظمؒ نے بتایا ہے لگانا صندل

ان کا تو حکم یہ ہے قبر کے آگے نہ جھکو
ہاتھ اُس پہ نہ رکھو کیسا چڑھانا صندل

نہ شریعت کی اجازت نہ طریقت کا مجاز
نہ حقیقت نے بتایا ہے لگانا صندل

جز خدا کے نہیں جائز ہے کسی کی بھی نیاز
ہے حرام اسلیے قبروں پہ چڑھانا صندل

چیز جو قبر پہ چڑھتی ہو وہ ہوتی ہے حرام
دیکھو زنہار تبرک نہ بنانا صندل

اپنے ہاتھوں سے نہ اے مومنو اسکو گھسنا
نہ کسی اور سے زنہار گھسانا صندل

اس کو لا سکتے نہیں جو رو ملا کہ فلاں
کیوں کہ جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل

یہ طریقہ نہیں اسلام کا چھوڑو اس کو
فعل کفار بتوں پر ہے چڑھانا صندل

حکم اسے عقل شریعت کا شناور سب کو
کہ بتایا نہیں حضرت نے لگانا صندل

نوشتہ:- جن حضرات کی رائے میں صندل نامہ میں کوئی بھی بات شک و شبہ ہو یا وہ صندل لگانے کو جائز سمجھتے ہوں وہ مرد میدان ہو کر ائمہ اور قرآن و حدیث و صحابہ و ائمہ کے قول سے ثابت کر دکھائیں۔ المشتہر:- انجمن اصلاح الکلام کے مبلغان توحید سورت

پتہ:- ایم۔ ایم۔ عربیہ مانڈریہ مسلم گجرات پریس سورت

اور صحابہ و تابعین سے ہیئت کذائی ثابت نہیں لہذا شاعر کے تمام ہفوات باطل و خلاف
شرع ہیں واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم العبد المعتصم بحبل المتین۔

کتبہ محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین [مہر] الجواب صحیح قاضی محمد احسان الحق نعیمی مفتی بہرائچ

فتویٰ علمائے خانقاہِ مارہرہ شریف

الجواب بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم دار قطنی نے ابو ثعلبہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ فرض
فرائض فلا تضیعوھا وحرم حرمات فلا تنتھکوھا وحد حدودا فلا تعتدوھا وسکت عن
اشیاء من غیر نسیان فلا تبحثوا عنھا فی المرقاۃ دل علی ان الاصل فی الاشیاء
الاباحۃ کقولہ تعالیٰ ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا بیشک اللہ تعالیٰ نے کچھ
چیزیں فرض فرمائیں انھیں نہ چھوڑو اور کچھ چیزیں حرام فرمائیں ان پر جرأت نہ کرو۔ اور
حدود مقرر کیں ان سے تجاوز نہ کرو اور کچھ چیزوں سے بغیر بھول کے سکوت فرمایا (یعنی
انھیں نہ فرض بیان فرمایا نہ حرام) تو ان سے بحث نہ کرو (انھیں اپنی طرف سے فرض و
حرام نہ ٹھہراؤ) مرقات میں فرمایا یہ حدیث اس پر دال ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے
جیسا کہ یہ ارشاد ربانی کہ وہی اللہ ہے جس نے تمہارے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے یہ
بھی اسی پر دال ہے۔ تو ہمارے لیے صندل چڑھانے کی اباحت میں دلیل اتنی کافی ہے کہ
شریعت نے اسے حرام نہ فرمایا۔ جو حرمت اور کراہت کا مدعی ہو وہ نص شرعی پیش کرے
ملا علی قاری حنفی رسالہ اقتداء بالمخالف میں فرماتے ہیں من المعلوم ان الاصل فی کل مسئلۃ
ھو الصحۃ واما القول بالفساد والکراھۃ فیحتاج الی حجۃ من الکتاب والسنۃ
او اجماع الامۃ کیا ہے کسی وہابی میں دم کہ وہ مزارات اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ
علیہم اجمعین پر صندل چڑھانے کے حرام (چہ جائیکہ کفر و شرک) ہونے پر کتاب و سنت و
اجماع امت سے کوئی نص پیش کرے ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ اور قطعاً نہیں

پیش کرسکتا تو شریعت پر اپنے دل سے افتراء کیوں گڑھتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بآیٰت اللہ واولٰئک ھم الکذبون واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم فقیر اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی عفی عنہ خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

مہر

۱۲ / ربیع الآخر

فتویٰ علمائے کچھوچھہ مقدسہ

الجواب بعون الوہاب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم قبروں پر صندل لگانا نہ کفار کا فعل ہے نہ مشرکوں کا طریقہ اور نہ اس پر کوئی دلیل حرمت راندیری صاحب نے دلیل حرمت تشبہ بالمشرکین قرار دیکر حرام بتایا ہے یعنے چونکہ ہندو بتوں پر صندل چڑھاتے ہیں اسلیے انکے ساتھ تشبہ کیوجہ سے قبروں پر صندل چڑھانا حرام ہے مگر یہاں یہ ثابت کرنا ہوگا کہ یہ وہی تشبہ ہے جو منع ہے اسلیے کہ ہر تشبہ منع نہیں ہے چنانچہ وہابیوں کے پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صـ۱۲۲ میں لکھتے ہیں

جس شئے شعار میں تشبہ ہو اسمیں کل الوجوہ تشبہ ہو تو منع ہے جیسا مثلاً تمام وردی نصاریٰ میں سے ایک کلاہ پہنی تو کلاہ من کل الوجوہ مشابہ ہوا اگر اس کلاہ میں بعض وجہ تشابہ کی ہوگی تو حرام نہ ہووے گی انتہیٰ کلامہ

اگر کسی اور کتاب کے حوالہ سے یہ بات لکھی جاتی تو وہابیوں کو اعتراض کا موقعہ تھا مگر ان کے پیشوا کی کتاب مسلم نے تقصہ طے کردیا اب مسلمانوں کے مزارات پر صندل لگانے کو ہندوں کے بتوں پر صندل چڑھانے کو ملا کر دیکھیں کہ من کل الوجوہ تشبہ ہے بالکل تشبہ ہے ہی نہیں وہ بتوں پر ان کو معبود سمجھ کر تقرب کی نیت سے صندل چڑھاتے ہیں اور یہاں کوئی جاہل مسلمان بھی صاحب مزار کو معبود نہیں سمجھتا تو پھر تشبہ کیسا اور حرمت کیسی اسی کتاب براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے صـ۱۱۳ میں ہے تشبہ کے لفظ میں

اخذ و تکلف ہے سو قصد اور فعل و تکلف کا اسمیں ہونا چاہیے پس اسکی صورت یہ ہے کہ اگر

کسی نے کوئی کام نادانستہ کیا اور پھر اس کو خبر ہوئی تو ازالہ کرلے ورنہ اب بعد علم متشبہ
ہوگا پہلے متشبہ نہ تھا اور اپنے فعل میں عاصی بھی نہ تھا (انتہیٰ بلفظہ) اس عبارت سے واضح
ہوگیا کہ جن امور میں کفار کے ساتھ تشبہ لازم آتا ہو اگر آدمی نہ جانتا ہو کہ ان میں تشبہ ہے اور
نادانستگی کی حالت میں یہ فعل کرتا رہے تو جبتک اُسے تشبہ کا علم نہ ہوگا اسوقت تک وہ متشبہ نہ
ہوگا کہ جو مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ میں داخل ہو اور نہ گنہگار ہوگا وہابیوں کے پیشوا کی تحریر
کے موافق جو مسلمان مزارات پر صندل لگاتے ہیں وہ بالکل بَری ہیں وہ ہرگز مزارات پر صندل
لگانا تشبہ بالہنود نہیں جانتے اور جب اُن کو ثبوت تشبہ نہیں ہوا تو باقرار مصنف براہین
قاطعہ وہ لوگ نہ متشبہ ہوئے اور نہ عاصی اسکو تو ایسی مثال ہوئی کہ کوئی بیہودہ کہنے لگے کہ
حجاج بیت اللہ شریف سے واپس ہوتے ہوئے آبِ زمزم لاتے ہیں یہ تو ہنود سے تشبہ
ہے کیونکہ وہ لوگ بھی اپنی عبادت گاہ سے واپس ہوتے ہوئے گنگا کا پانی لاتے ہیں تو ہر صاحب
عقل اسکے جواب میں سوا بریں عقل و دانش بہ باید گریست کے کیا کہے گا۔ اَب رہی یہ بات
کہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین ائمہ دین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نہ اسے خود کیا نہ کرنے
کا حکم دیا نہ اُن کے زمانہ میں اس کا رواج تھا لہذا حرام و بدعت ہے تو کیا ہر وہ فعل جو قرون
ثلٰثہ کے بعد ہو وہ مطلقاً حرام و بدعت ہے تو اس قاعدہ سے وہابیوں کے مدارس ان کے
وعظ کے جلسے جو بڑے بڑے پنڈالوں میں ہیئت خاصہ کے ساتھ ہوتے ہیں ضرور بدعت
وحرام ہونگے کیونکہ تینوں زمانہ اس ہیئت خاصہ کے ساتھ مدارس و جلسے نہ ہوتے تھے اسی
طرح ان سب کے لباس انکے مکانات نیز لباس و مکان کے سامان آرائش اور یہ انواع و اقسام
کے کھانے خود ان سب کے قاعدہ کلیہ کے حکم سے بدعت و حرام ہو جائینگے کیونکہ قرون ثلٰثہ میں
ان کا پتہ نہیں اور جو قرون ثلٰثہ میں نہ ہو یہ لوگ اُسے حرام و بدعت کہتے ہیں۔ لہذا یہ چیزیں
بھی حرام و بدعت ہوئیں مگر انہوں نے یہ ٹھانی ہے کہ بدعت دوسرے کے لیے اور جس میں
ان کا مطلب ہو وہ حلال و سنت ہے اولیائے کرام کی ارواح طیبہ کو جو ایصال ثواب کیا جاتا

ہے اُسے عرف میں ادباً نذر و نیاز کہتے ہیں یہ نذر شرعی نہیں اب رہا ایصال ثواب تو اسکی شریعت میں تعلیم دی گئی ہے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے زمانہ اقدس میں بھی اموات کے لیے ایصال ثواب کیا گیا ہے چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ ماجدہ کے ایصال ثواب کے لیے کنواں کھدوایا اور کہا ہذہ لام سعد یہ حضرت سعد کی والدہ کے لیے ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پانی سے ایصال ثواب کرنا جائز بلکہ سنت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایصال ثواب کے لیے جو چیز ہو اُس کو میت کی طرف منسوب کرنا بھی شرع میں جائز بلکہ حضور نے اس کا حکم فرمایا اس سے وہابیوں کا یہ خیال باطل ہو گیا کہ غیر خدا کا نام لینے سے چیز حرام ہو جاتی ہے۔ اس حدیث کو وہابیوں کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم کے صفحہ ۶۳ میں بایں الفاظ لکھا ہے۔

فرمود چاہ بکن و بگو برائے مادر سعد است اسی صفحہ میں لکھتے ہیں پر ہمیں قیاس باید کرد

سائر عبادات را ہر عبادتیکہ از مسلمان ادا شود ثواب آں بروح کسی از گذشتگان برساند یعنی حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر تمام عبادات کو قیاس کرنا چاہیے جو عبادت کہ مسلمان سے ادا ہو اُس کا ثواب گزرے ہوئے لوگوں میں سے کسی کی روح کو پہنچائے۔

صراط مستقیم کے اسی صفحہ پر یہ بھی ہے پس در خوبی ایں قدر امر از امور مرسومہ فاتحہ ہائے اعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہ نیست اب تو مسئلہ ہی صاف ہو گیا خود وہابیوں کے امام نے فاتحہ مروجہ و عرس و نیاز حسب رواج سب کو جائز بتا دیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ رانڈیری اپنے امام پر کیا فتویٰ دیتے ہیں کیونکہ اُنھوں نے ایصال ثواب کو نذر و نیاز لکھا ہے اور رانڈیری وہابی نے اُسے حرام بتایا ہے مزارات پر لیجا کر جن چیزوں پر فاتحہ دیجاتی ہے

لہ حالانکہ وہابیوں دیوبندیوں کا بھی گرو محمد اسمٰعیل دہلوی اپنی تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی کے صفحہ ۹ پر انبیاء و اولیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی نذر و نیاز کو نیاز والوں کو ابوجہل کے برابر کافر و مشرک لکھ چکا ہے اب اگر صراط مستقیم یہی ہے تو وہ امام اور اپنے مسلمانوں کو ابوجہل کے برابر مشرک کہکر خود کافر و مرتد ہو گیا اور اگر تقویۃ الایمان صحیح ہے تو امام اور اس نذر و نیاز کو جائز کہکر اپنی ہی تحریر سے ابوجہل کے برابر کافر و مشرک ہو گیا بہرحال وہابیہ کے بندوں کے دونوں راستے انکا امام بند کر چکا فلذا یہاں کہنا

وہ حلال و طیب ہیں جو شخص انھیں حرام بتائے اس سے دلیل حرمت پوچھی جائے قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا مَا اَحَلَّ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ یعنی اے ایمان والو نہ حرام ٹھہراؤ اُن پاک چیزوں کو جنھیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے حلال فرمایا اور حد سے نہ گزرو بیشک اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (تنبیہ) خوشبو کے لیے مزارات پر صندل لگانے میں کوئی حرج نہیں مگر گاتے بجاتے ہوئے بازاروں میں پھرانا جائز نہیں خاندان چشت اہل بہشت میں جو سماع جائز رکھا ہے وہ بھی شروط و بشرائط ہے بازاروں میں عام گزرگاہوں میں جس طرح آجکل گاتے پھرتے ہیں اسکی کوئی اصل نہیں لہٰذا اس سے احتیاط کی جائے فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ محمد عبدالرشید فتحپوری مدرس و مفتی جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ ۵ صفر المظفر ۱۳۷۴ھ

فتویٰ علمائے شہر لودھیانہ (ضلع پنجاب)

الجواب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اللّٰھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ صندل چڑھانا قبور اولیائے کرام وعلماء وصلحاء رحمہم اللہ تعالیٰ پر تعظیماً واعزازاً جائز ہے جبکہ نیت میں مقصد تعظیم وعزت ولی اللہ مقصود ہو چونکہ اہلسنت وجماعت کو بزرگان دین اولیائے کرام وعلماء وصلحائے عظام سے قلبی محبت ہے اسلیے وہ ان کے ارواح طیبات کی خوشنودی کے لیے تعظیماً وتادباً ایسا کرتے ہیں اور عوام کے لیے انکی عزت وجلال کا اظہار کرتے ہیں یہی اُن کی نیت اور مقصود ہے جسکے لیے صحیح حدیث شریف الاعمال بالنیات موجود ہے پھر کسی فعل کو حرام کہہ دینا (جو نص صریح کا محتاج ہے) خاص فرقہ وہابیہ کا ہی حوصلہ ہے کیا کسی آیت شریف میں یا حدیث شریف میں یہ حکم آگیا ہے کہ قبور اولیاء پر صندل چڑھانا حرام ہے ہرگز نہیں اسی طرح قبور اولیاء وعلماء و صلحاء رحمہم اللہ پر قبہ بنانا فرش بچھانا چراغ جلانا۔ قندیل جلانا۔ روغن زیتون جلانا یا نذر کے طور پر چڑھانا اور اسی قبیل سے ہے صندل چڑھانا جائز ہے تاکہ صاحب قبر کی

تعظیم اور عزت ہو اور عوام کی نظروں میں کسی قسم کی حقارت پیدا نہ ہو اور کفار پر بھی اسلام اور خادمان اسلام کا رعب اور شان و شوکت ظاہر ہو بالکل جائز اور مستحسن ہے۔ تفسیر روح البیان جلد اول ص۸۲۹ ان البدعة الحسنة الموافقة لمقصود الشرع تسمى سنة فبناء القباب على قبور العلماء والاولياء والصلحاء ووضع الستور والعمائم والثياب على قبورهم امر جائز اذا كان المقصد بذلك التعظيم والاجلال في اعين العامة لا يحتقروا صاحب هذا القبر وكذا ايقاد القناديل والشمع عند قبور الاولياء والصلحاء من باب التعظيم والاجلال ايضا فالمقصد فيها مقصد حسن ونذر الزيت والشمع للاولياء يوقد عند قبورهم تعظيما لهم ومحبة فيهم جائز

ترجمہ:۔ بدعت حسنہ وہ ہے جو مقصود شرع کے موافق ہو اسکو سنت کہتے ہیں پس علماء و اولیاء و صلحاء کی قبروں پر قبّوں کا بنانا جائز ہے جبکہ صاحب قبر کی تعظیم عوام کی نظروں میں مقصود ہو تاکہ صاحب قبر کو وہ حقیر نہ سمجھیں اور اسی طرح قندیلوں اور چراغوں کا اولیاء و صلحاء کی قبروں کے پاس جلانا بغرض تعظیم اور محبت جائز ہے اھ یہی نیک مقصود ہے صندل چڑھانے کا۔ ۲۔ شرح طریقہ محمدیہ حضرت امام نابلسی رحمۃ اللہ علیہ جلد ۲ ص۴۲۹ مطبوعہ مصر

ذلک انما ذکره الشيخ ... رحمه الله في مسائل متفرقة اخراج الشموع الى راس القبور بدعة واتلاف مال كذا في البزازية وهذا كله اذا خلا عن فائدة واما اذا كان موضع القبور مسجدا او على طريق او كان هناك احد جالس او كان قبر ولي من الاولياء او عالم من المحققين تعظيما لروحه المشرقة على تراب جسده كاشراق الشمس على الارض اعلاما للناس انه ولي ليتبركوا به ويدعوا الله عنده فيستجاب لهم فهو امر جائز لا منع منه والاعمال بالنيات

ترجمہ کہا والد نے اپنی شرح میں جو درر پر لکھی ہے متفرقہ میں ہے کہ قبروں کے سرہانے چراغوں کا جلانا بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے ایسا ہی ہے بزازیہ میں یہ بات اسوقت ہے کہ جب کسی فائدہ سے خالی ہو لیکن جب وہاں قبروں کے پاس مسجد ہو یا راستے پر ہو یا کوئی وہاں بیٹھتا ہو یا کسی ولی کی ہو اولیاء اللہ میں سے یا کسی عالم محقق کی قبر ہو تو ان کی ارواح کی تعظیم کے واسطے جو اس مٹی کو روشن کر رہی ہیں جو ان کے جسم کی

پر سے مثل آفتاب روشن کے زمین پر لوگوں کے جتلانے کے لیے کہ یہ ولی ہیں کہ وہ اس سے برکت حاصل کریں اور اسکے پاس اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں تاکہ اللہ تعالےٰ اُن کی دعا قبول فرمائے پس یہ امر جائز ہے اسمیں کوئی بات مانع نہیں اور مدار اعمال نیتوں پر ہے اور یہی صورت ہے اولیاء کرام کی قبروں پر صندل چڑھاتے ہیں ۳۲- شرح سفر السعادت شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ص۲۷۰ عبارت متن نہی فرمود بر سر قبر مساجد بنا کنند یا بر گور ہا چراغ افروزند بر فاعل آں لعنت کردہ عبارت شرح تنبیہ آنچہ مصنف ذکر کرد حق است احادیث صحیحہ دریں باب واردہ اصل سنت در زمان نبوت و خلفائے راشدین و صحابہ ہمیں بود لیکن بعد ازاں ایں تکلفات در مقابر پیدا شدہ و مفاخرت و مباہات بداں راہ یافتہ و در آخر زمان بجہت اقتصار نظر عوام بر ظاہر مصلحت در تعمیر و ترویج مشاہد و مقابر مشائخ عظام دیدہ چیز ہا افروزند از انجا ابہت و شوکت اہل اسلام و ارباب صلاح پیدا آید خصوصاً در دیار ہندوستان کہ اعدائے دین از ہنود و کفار بسیار اند و ترویج و اعلائے شان ایں مقامات باعث رعب و انقیاد ایشاں است و بسا اعمال و افعال و اوضاع کہ در زمان سلف از مکروہات بودہ در آخر زمان از مستحسنات گشتہ و دفن در جوار قبور صلحاء و حضور و شہود در ساحت عزت ایشاں موجب برکت و نورانیت و صفا است و زیارت مقامات متبرکہ و دعا در انجا متوارث است و امام شافعی گفتہ کہ قبر امام موسیٰ کاظم سلام اللہ علیہ و علیٰ آبائہ الکرام تریاق مجرب است برائے اجابت دعا و زیارت قبور و احترام اہل آں در استقبال و جلوس تادب ہماں حکم است کہ در حیات بود انتہٰی بلفظہٖ ترجمہ تنبیہ جو مصنف نے لکھا ہے وہ صحیح ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد مقابر میں تکلفات پیدا ہوئے اور فخر و نار کا طریقہ نکالا اور آخر زمانہ میں عوام کی نظروں پر خیال کر کے ظاہر مصلحت تعمیر و ترویج مشاہد اور قبور مشائخ پر نظر کر کے اکثر چیزوں کو زیادہ کیا گیا تاکہ بزرگی اور شان و شوکت اہل اسلام اور نیکوکاروں کی ظاہر ہو خصوصاً ملک کفار

ہندوستان میں جہاں کثرت سے دشمنانِ دین اہل ہنود کفار رہتے ہیں اِن چیزوں کی ترویج اور تحکّوِ شان اِن مقامات کا باعثِ رعب و انقیاد کفار ہے اور اکثر اعمال و افعال اور طریقے جو زمانہ سلف میں مکروہات میں سے تھے آخر زمانہ میں نیک اور مستحسن ہوگئے اور دفن کرنا قریب یا قبرستان صلحاء میں اور اُن کی قبور پر حاضر ہونا عزت و برکت و نورانیت اور صفائی کا موجب ہے اور مقامات متبرکہ کی زیارت کرنا اور وہاں دعا مانگنا متوارث چلا آتا ہے حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ قبر حضرت امام موسیٰ کاظم سلام اللہ علیہ کی قبولیتِ دعا کے لیے تریاق مجرب ہے زیارت قبور میں احترام اولیاء کرام اِن کے استقبال اور جلوس میں ایسا ہی حکم ہے جیسا اُن کی زندگی کی حالت میں تھا فقط واللہ اعلم بالصواب

فقیر قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہ سنّی حنفی نقشبندی مجددی

مقیم لودھیانہ ۷ جمادی الآخری ۱۳۵۱ھ مُہر

فتویٰ علمائے شہر کوٹلی لوہاران ضلع سیالکوٹ (پنجاب)

الجواب وباللہ التوفیق کوئی چیز منع یا حرام نہیں ہوسکتی جب تک کہ شریعت میں اسکی ممانعت ثابت نہو۔ امام نووی شرح صحیح مسلم کے جلد اول میں لکھتے ہیں وکا اصل ان لامنع حتے یثبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ماحرم اللہ فی کتابہ وماسکت فھو مما عفا عنہ یعنی حلال وہ ہے جس کو خدا نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جس کو خدا نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے خدا تعالےٰ نے سکوت فرمایا وہ معاف ہے صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ذرونی ماترکتکم قرآن کریم بھی اسی کی تائید کرتا ہے چنانچہ فرمایا لاتسئلوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم یہ تو یہ اصل ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ جن باتوں کے متعلق قرآن و حدیث میں ممانعت نہیں وہ اپنی اصل جواز پر ہیں قرآن و حدیث سے جس بات کی بھلائی معلوم ہو وہ بھلی ہوگی اور جس کی بُرائی ثابت ہو وہ بُری اور جسکی نسبت

سکوت ہے وہ جائز اور مباح رہیگی اس کو حرام یا ممنوع کہنا شریعت پر افترا ہوگا اللہ فرماتا ہے ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون ۔ صندل چڑھانے کی ممانعت نہ کسی آیت میں نہ حدیث میں اسلیے اپنے اصل پر جائز و مباح ہے حرام کے کہنے والا اسکی حرمت کی دلیل بیان کرے واللہ اعلم وعلمہ اتم ۔ ابو یوسف محمد شریف عفا اللہ عنہ

فتویٰ مفتی اجمیر شریف درگاہ شریف

الجواب ۔ صندل چڑھانے کی حرمت کا قول محض افترا ہے اگر یہ حرام ہے تو اسکی دلیل لائیں ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین ۔ یقیناً اسکی حرمت پر کوئی دلیل نہیں لاسکتے یونہی جو چیز قبر پر چڑھائی جائے اوسے حرام کہنا بالکل غلط ہے اگر یہ لوگ دین رکھتے ہوں تو ایسے اباطیل سے توبہ کرنے کو لازم سمجھیں گے واللہ تعالےٰ اعلم

فقیر امجد علی اعظمی عفی عنہ ۱۳۲۹ھ

فتویٰ علماء کاٹھیاواڑ شہر دھوراجی

الجواب بعون الملک العلام الوھاب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم اقوالنا واقلامنا من الزلل والخطاء ۔ اولیائے کرام ومشائخ عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات مبارکہ پر صندل اور دیگر خوشبو کی چیزوں کا چڑھانا اور لگانا بالکل جائز اور مباح ہے اور نیت خیر ہو تو مستحسن اور باعث اجر وثواب ہے اسلیے کہ شریعت مطہرہ نے اس فعل کو صراحۃً واشارۃً کسی طرح ممنوع قرار نہیں دیا ہے نہ تو خود یہ شرعاً ممنوع اور نہ کوئی ممنوع چیز اسمیں جز بن کر داخل اور نہ کوئی ممنوع چیز اس کو لازم غیر منفک جب ان تین امور میں سے کوئی چیز نہیں تو ظاہر ہے کہ یہ مباح ہے اس کو ناجائز کہنے والے پر لازم ہے کہ اسکی ممانعت دکھائے کہ کہاں سے ثابت ہے آیا قرآن مجید میں اس کو حرام بتایا گیا ہے یا کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی ممانعت ثابت ہے یا کہ اقوال صحابہ کرام سے یا کہ اقوال

تابعین وتبع تابعین وائمہ دین سے جب کسی سے بھی اسکی حرمت اور ممانعت ثابت نہیں تو اسکو ناجائز کہنا اور حرام قرار دینا شریعت پاک پر بہتان باندھنا ہے اور ایسا شخص گویا اپنی نئی شریعت گھڑتا ہے۔ شریعت پاک کا قاعدہ ہے کہ جس امر کو ممنوع قرار نہیں دیا جاتا اس کو جائز قرار دیتی ہے۔ خواہ تو اسکا جائز ہونا صراحتہً ثابت ہو یا شریعت میں اس سے سکوت ہو یعنی نہ اس کو جائز فرمایا ہو اور نہ ناجائز بلکہ اس کا ذکر ہی نہ ہو۔ اس قاعدہ کو خوبی سمجھنا چاہیے کہ جس سے شریعت میں خاموشی ہے وہ مباح اور جائز ہے الا ان یحرمہ نظر بلنر ومہ کیونکہ اصل اشیاء میں اباحت ہے اب یہ قاعدہ جو کہ ہم نے بیان کیا کسی کے گھر کا بنایا ہوا نہیں بلکہ قرآن کریم اور حدیث شریف اور اقوال مفسرین ومحدثین واقوال فقہاء سے صراحتہً ثابت ہے اب اس قاعدہ کا انکار کرنا گویا کہ قرآن کریم اور حدیث پاک کا انکار ہے والعیاذ باللہ العلی العظیم رب العالمین ارشاد فرماتا ہے ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا خداوند عالم وہ ذات ہے کہ جسنے تمھارے واسطے تمام چیزیں پیدا فرمائیں معلوم ہوا کہ اصل کے اعتبار سے ہر چیز ہمارے استعمال اور نفع کے لیے بنائی گئی ہے جس طرح جس کو چاہیں استعمال کریں جبتک کوئی حرام فرمانے والی دلیل نہ آئے لہذا اگر کوئی حرام فرمانے والی دلیل آگئی تو تو وہ چیز حرام ہو گئی ورنہ اباحت کے حکم میں داخل رہی رب اکرم الاکرمین ارشاد فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْــٴَـلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْۚ وَ اِنْ تَسْــٴَـلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَاؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ اے ایمان والو! اُن چیزوں کے بارے میں دریافت نہ کرو کہ جو اگر ظاہر فرما دی جائیں تو تم کو ناگوار معلوم ہوں (یعنی ان سے تم مشقت میں پڑ جاؤ) جن کو کہ خداوند تعالےٰ معاف فرما چکا ہے اگر تم قرآن کے نازل ہونے کے وقت میں دریافت کروگے تو ظاہر کردی جائینگی اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لیے وہ چیزیں معاف فرما دی گئی ہیں کہ جو بیان میں نہ آئیں صراحتہً ثابت ہوا کہ جس کا ذکر شریعت پاک میں نہ آیا ہو وہ درجہ معافی میں ہے تو جب تک کہ اسکی حرمت پاکہ اباحت شرعیہ صحیح نہ ہوئی تو اس قاعدے جائز

ٹھہرانا کہ ناجائز۔ جو کہ ناجائز قرار دے وہ اوّل درجہ کا جاہل ہے۔ مسلم و بخاری میں ہے عن سعد ابن ابی وقاص اَنَّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اِنَّ اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سأل عن شئ لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسئلتہ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں میں بڑا مجرم وہ ہے کہ جو اس چیز کے بارے میں سوال کرے کہ جو لوگوں پر حرام نہ کی گئی ہو اور وہ چیز اس کے سوال کی وجہ سے حرام کر دی جائے وعن سلمان قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اشیاء فقال الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فہو مما قد عفا عنہ فلا تتکلفو رواہ فی جامع الاصول ۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال چند چیزوں کے بارے میں کیا گیا تو فرمایا کہ حلال وہ ہے کہ جسے اللہ نے حلال فرمایا اپنی کتاب میں اور حرام وہ ہے کہ جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے اللہ نے سکوت فرمایا وہ اُن چیزوں میں سے ہے کہ جس کو معاف فرما دیا۔ لہٰذا اُن کے حرام کرنے میں تکلف نہ کرو اِن حدیثوں سے آفتاب کی طرح روشن ہوا کہ جو چیز شریعت میں ذکر نہ آئی وہ اللہ نے معاف کی ہے اور چیز کہ اللہ نے معاف فرمائی وہ کسی مرتد دیوبندی قادیانی وغیرہ کے کہنے سے حرام نہیں ہو سکتی اب سنیے اقوال محدثین و مفسرین و فقہاء علامہ احمد جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ تفسیرات احمدیہ صفحہ ۱۲ میں ارشاد فرماتے ہیں وبالجملۃ ففی ہٰذہ الآیۃ دلیل علی کون الاباحۃ اصلاً فی الاشیاء ظاہرۃ کہ اس آیت کریمہ میں اس بات پر دلیل ہے کہ چیز وہ اصل اباحت ہے تفسیر بیضاوی صفحہ ۹۵ میں ہے وہو یقتضی اباحۃ الاشیاء النافعۃ یہ آیت کریمہ نافع چیزوں کے مباح ہونے کا تقاضا کرتی ہے تفسیر روح البیان صفحہ ۹ میں ہے وقد یستدل بہذا علی ان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ کما فی الکواشی ۔ یعنی اس آیت سے دلیل پکڑی جاتی ہے کہ تمام چیزوں میں اصل مباح ہوتا ہے مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شریف شرح مشکوٰۃ شریف میں فرماتے ہیں صفحہ ۹ واحتج بہذا الحدیث من قال اصل فی الاشیاء الاباحۃ قبل ورود الشرع حتی یقوم دلیل الحظر

قبل ورود الشرع حتی یقوم دلیل الحظر اسی حدیث سے اُن لوگوں نے دلیل پکڑی کہ جو کہتے ہیں کہ حکم شرعی وارد ہونے سے پہلے اصل حالت تمام چیزوں میں مباح ہونا ہے یہاں تک کہ ممانعت کی دلیل قائم ہوجائے ردالمحتار ص۹۰ میں ہے وصرح فی التحریر بان المختار ان الاصل الاباحۃ عند الجمہور من الحنفیۃ والشافعیۃ۔ یعنی تحریر میں اسکی تصریح کی گئی ہے کہ جمہور حنفیہ وشافعیہ کے نزدیک حالت اصل تمام چیزوں میں مباح ہونا ہے۔ الحمدللہ رب العالمین کہ آیت قرآنیہ اور احادیث صحیحہ واقوال محدثین ومفسرین وفقہاء سے صراحۃً ثابت ہوا کہ وہ چیزیں جن کو شریعت نے حرام نہ فرمایا اور اُن کا ذکر نہ آیا وہ جائز اور مباح ہیں لہذا صندل کسی قبر پر ملنا چونکہ قرآن کریم حدیث شریف اقوال ائمہ اقوال صحابہ سے اسکی ممانعت ثابت نہیں لہذا بالکل جائز ہی اب اگر اس میں نیت خیر ہو تو بہتر اور مستحسن ہے جیسا کہ مرقاۃ ص۲۵ میں ہے فانہا تتقلب بالنیات حسنات کما انہا تنقلب سیئات یعنی یہ مباح چیزیں نیتوں سے مستحسن بن جاتی ہیں جس طرح سے کہ خراب نیتوں سے مباح چیزیں گناہ بن جاتی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ ہر جائز کام نیت نیک سے مستحسن بن جاتا ہے اب یہ معلوم ہونا چاہیے کہ صندل کو مزارات اولیاء کرام پر کیوں چڑھایا جاتا ہے اور کیوں لگایا جاتا ہے اسمیں مصلحت یہ ہے کہ صندل ایک اچھی خوشبوؤں میں سے خوشبو ہے اور مزارات اولیائے کرام زیارت گاہِ خاص وعام ہیں تو اس جگہ عرس وغیرہ کے موقع پر لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ لوگ اس خوشبو سے فائدہ اٹھائیں اور ان کو اس سے نفع حاصل ہو اور جو چیزیں نفع اہل اسلام کے لیے صرف کی جائیں وہ مباح اور مستحسن ہیں دوسرے خود صاحب قبر قبر میں اس سے خوشبو حاصل فرماتے ہیں اور یہ خوشبو وغیرہ اُن کی خوشنودی کا باعث ہے کیونکہ اولاً تو عام طور سے صاحب قبور اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں مولانا علی قاری مرقاۃ میں فرماتے ہیں وفیہ دلالۃ علی حیاۃ المیت فی القبر لان الاحساس بدون الحیاۃ ممتنع اس حدیث شریف میں میت کے قبر میں زندہ ہونے پر دلالت ہے کیونکہ بغیر زندگی احساس عادۃً محال ہے دلالت ظاہرہ

ہے کہ عام میت اپنی قبروں میں زندہ ہیں خصوصًا اولیائے کرام و علمائے عظام و مشائخ
کرام اپنی کامل زندگی کے ساتھ مع اجسام اپنی قبروں میں زندہ ہیں ان حضرات کی موت
کیا ہے بس ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا ہے ورنہ یہ حضرات بحیات کامل زندہ ہیں
رزق کھاتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں، مرقاۃ میں ہے ولذا قیل اولیاء اللہ لا یموتون بل
ینتقلون من دار الی دار یعنی اولیاء اللہ مرتے نہیں ہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے
گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں بل احیاء ولکن لا تشعرون دوسرے مقام پر مرقاۃ میں
ہے فان سائر الاموات فی القبر یسمعون الکلام والسلام الی ان قال فیمکن للانبیاء
تکون حیاتہم علی الوجہ الاکمل ویحصل لبعض ورثتہم من الشہداء والاولیاء والعلماء الکمل
الادنی بحفظ ابدانہم الظاہرۃ بل بالتلذذ بالصلوٰۃ والقراءۃ ونحوہا فی مقابرہم الطاہرۃ الی قیام الساعۃ کچھ آگے جا کر فرماتے ہیں
یتعبدون ویصلون فی قبورہم مع استغنائہم عن الطعام والشراب کالملئکۃ یعنی تمام مُردے کلام
وسلام سنتے ہیں انبیائے کرام کی زندگی بہت کامل طرح پر ہوتی ہے اور ان کے بعض
ورثاء یعنی شہداء اولیاء اور علمائے کرام کو حیات انبیاء سے پورا حصہ ملتا ہے ان کے
ظاہری بدنوں کو محفوظ رکھ کر بلکہ نماز و تلاوت قرآن وغیرہ سے لذت حاصل کرتے ہیں
اپنی مبارک قبروں میں الی یوم القیام یہ حضرات اپنی قبروں میں عبادت کرتے
ہیں اور نماز پڑھتے ہیں باوجودیکہ ملائکہ کی طرح کھانے پینے سے بے پرواہ ہوتے ہیں۔ اس سے
صاف طور سے معلوم ہوا کہ اولیائے کرام کی زندگی قبروں میں بطریق کامل ہے لہذا خود صاحب
قبر بھی اس صندل کی خوشبو وغیرہ سے نفع حاصل فرماتے ہیں تو اب صندل کا قبروں پر
لگانا بیکار نہیں ہے بلکہ اس سے اتنے فائدے ہیں اسکو بلا دلیل شرعی حرام و ناجائز کہنا
دنیا سراسر جہالت ہے۔ آں دیوبندی وغیرہ دیگر جہلاء اس طرح اسکو ناجائز کہتے ہیں کہ
یہ کام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ نیز خلفائے راشدین و ائمہ دین کے زمانوں
میں نہ ہوا لہذا یہ بدعت ہے اور ہر بدعت ناجائز و حرام تو یہ بھی ناجائز و حرام ہے ایں

کلام میں جو جہالت ہے وہ ظاہر ہی ہے کیونکہ ہر بدعت حرام نہیں جب تک کہ وہ بدعت سیئہ یعنی مقابل سنت نہ ہو جو بدعت کہ حسنہ یعنی اچھی ہو تو اُس میں اس بدعت کے نکالنے والے اور اُس پر عمل کرنے والے کو ثواب ملتا ہے حدیث شریف میں وارد ہے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا جس شخص نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا اُس کو اُس ایجاد کرنے کا ثواب ملے گا اور جو اُس پر عمل کرے اُس کا ثواب ملیگا بلکہ بدعت تو کبھی واجب بھی ہوتی ہے اور کبھی مستحب اور کبھی مباح تو ہر بدعت کو حرام کہہ دینا حدیث صحیح کی مخالفت اور احکام شرعیہ سے جہالت ہے مرقاۃ میں ہے البدعۃ اما واجبۃ کتعلم النحو لفہم کلام اللہ تعالیٰ ورسولہ واما محرمۃ کمذہب الجبریۃ واما مندوبۃ کاحداث المدارس وکالتراویح بالجماعۃ العامۃ واما مکروھۃ ھتہ ملخصاً بدعت یا تو واجب ہے جیسے کہ کلام خدا اور رسول کے سمجھنے کے لیے علم نحو کا سیکھنا اور یا حرام ہے جیسے کہ جبریہ وغیرہ کا مذہب یا مستحب ہے جیسے کہ مدرسوں کا تعلیم کے لیے بنانا اور تمام جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا اور یا مکروہ ہے اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ ہر بدعت حرام نہیں تو قندیل کو فقط بدعت کہہ کر حرام کہہ دینا سراسر ظلم ہے اشعۃ اللمعات میں ہے ص۱۲۵ بدانکہ ہرچہ پیدا شدہ بعد از پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بدعت است و از انچہ موافق اصول وسنت اوست وقیاس کردہ شدہ بر آں آنرا بدعت حسنہ گویند وآنچہ مخالف آں باشد بدعت وضلالت خوانند وکل بدعۃ ضلالۃ محمول بر ایں است وبعض بدعتہا است کہ واجب است چنانچہ تعلیم وتعلم نحو وبعض مستحسن ومستحب وبعض مکروہ وبعض مباح ملخصاً جاننا چاہیے کہ جو کچھ کہ حضور علیہ السلام کے بعد پیدا ہوا وہ بدعت ہے ان بدعتوں سے جو بدعت کہ سنت وقواعد کے مطابق ہے اور اس پر قیاس کی گئی ہے اسکو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور جو اسکے خلاف ہو اسکو بدعت ضلالہ کہتے ہیں اور یہ حدیث کہ ہر بدعت گمراہی ہے اس بدعت ضلالہ پر محمول ہے باقی ترجمہ مثل سابق رد المحتار میں ہے ص۲۱۲ ج۱ فقد تکون واجبۃ ومندوبۃ ومکروھۃ ومباحۃ

ترجمہ اسی کی مثل کہ جوا دیر گذرا اب کہاں گئے وہ ملاجی کہ جو کہہ رہے تھے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور حرام ہے دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قول اور محدثین و فقہاء کے اقوال سے صاف صاف ظاہر ہے کہ ہر بدعت گمراہی نہیں ہاں جو بدعت کے سیئہ ہو وہ ضرور ناجائز ہے اور گمراہی ہے جیسے خدا میں جھوٹ جیسے عیب کا امکان نکالنا یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرنا کہ یہ ضرور بالضرور گمراہی کفر اور بدعت سئیہ ہے کہ جس کو دیوبندی علماء نے ایجاد کیا ہے صندل لگانا ضرور بالضرور بدعت حسنہ ہے کہ جس سے زائرین اور صاحب قبر کی روح خوش ہوا اچھا اگر ہم مان لیں کہ ہر بدعت گمراہی اور حرام ہے اور جہنم میں لیجانے والی تو یہ حرام ہونے کا حکم کیا صرف صندل اور عرس و تعظیم اولیائے کرام پر ہی لگے گا یا مدرسہ دیوبند کی عمارت اور اس کے لیے چندہ کرنا اور وہاں تعلیم کا نصاب مقرر کرنا اور سالانہ امتحان کے انتظامات کرنا پڑھنے پڑھانے کے ریل گاڑی میں سفر کرنا بذریعہ خطوط اور تار کے باتیں کرنا ان امور پر کیوں یہ حکم جاری نہ ہو گا بتایئے کہ مدرسہ دیوبند اور وہاں کی طرح تعلیمی انتظامات اسی طرح ریل کی سواری اور ڈاک کا انتظام کیا کسی زمانہ میں تھا آیا حضور علیہ السلام کے زمانہ اقدس یا خلفائے راشدین کے زمانہ میں اس طرح تعلیمی درسگاہیں ہوا کرتی تھیں کیا اس زمانہ میں ریل کے سفر اور خطوط اور ٹکٹ وغیرہ کام میں آتے تھے تو صندل کو حرام اور ناجائز کہنے والے پر واجب ہے کہ پہلے مدرسہ دیوبند کو پھاوڑے سے ڈھا دے بعد میں اس طرف توجہ کرے کیا صندل تو بدعت ہونے کی وجہ سے حرام ہو جائے اور مدرسہ دیوبند جو ہزارہا بدعتوں کا مجموعہ ہے وہ جائز اور مباح اور باعث خیر ہی بنا رہے اسکے معنے تو یہ ہوئے کہ حرام اور حلال ہونا دیوبندی صاحب کے فرمانے پر موقوف رہا جسے چاہا اور جس سے راضی ہوئے وہ تو حلال ہو گیا اور جسے چاہا اور جس سے خفا ہوئے اس پر بدعت کا کوڑا مارا اور حرام ٹھہرا دیا اللہ ایسی ہٹ دھرمی سے بچائے خلاصہ یہ ہے کہ اولیائے کرام کے مزاروں پر صندل وغیرہ خوشبو چڑھانا شرعاً

بالکل جائز اور مستحسن ہے اسکی کوئی ممانعت کسی طرح ثابت نہیں ہوئی اور جس کی ممانعت ثابت نہیں وہ جائز ہے واللہ اعلم جس طرح سے صندل ایک خوشبو اور اس سے صاحب قبر اور زائرین خوش ہوتے ہیں اسی طرح پھول بھی ایک خوشبو ہے اسکی بھی ممانعت کسی طرح ثابت نہیں ہوئی اس سے منع کرنا بھی جہالت ہے دوسرا نفع اسمیں یہ ہے کہ یہ ایک تر چیز ہے اور جب تک تر چیز تر رہتی ہے تسبیح کرتی ہے اور تسبیح سے صاحب قبر کو انس اور اگر عذاب میں مبتلا ہے تو تخفیف ہوتی ہے حدیث شریف سے ثابت کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تر شاخ کو لیکر دو ٹکڑے فرما کر دو قبروں پر گاڑ دیے اور فرمایا کہ جب تک تر رہیگی تسبیح پڑھیگی اور مردے کے عذاب میں تخفیف ہوگی اسی طرح یہاں بھی یہ صورت حاصل ہے نیز فقہائے صراحۃً اسکے جواز کا حکم دیا ہے علامہ ابن عابدین رد المحتار ص۸۴۲ میں فرماتے ہیں ویقاس علیہ ما اعتیدنا فی زماننا من وضع اغصان الاٰس و نحوہ یعنی اس قبر کے گھاس کے مسئلہ پر قیاس کیا جائیگا ان باتوں کا جس کا ہمارے زمانہ میں رواج ہوگیا ہے یعنے آس وغیرہ خوشبودار چیزوں کی شاخیں قبر پر رکھنا معلوم ہوا کہ پھول وغیرہ خوشبودار چیزوں کا قبر پر رکھنا باعث برکت ہے واللہ اعلم

حررہ العبد المعتصم بذیل نبی آخر الزماں احمد یار خاں مدرس مدرسہ سکینیہ جامع مسجد دھوراجی کاٹھیاواڑ ۱۳ رمضان المبارک یوم جمعہ مبارکہ ۱۳۵۰ھ

مہر

فتویٰ علمائے بڑودہ

نعم ما اجاب وھو الصواب احقر محمد صدیق بڑودی غفر اللہ لہٗ مورخہ ۱۱ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ

سید قطب الدین متخلص بہ نیر عفا اللہ عنہ بڑودہ ناگرواڑہ

فتویٰ علمائے سورت

صورت مسئولہ میں صندل لگانا نہ حرام ہے اور نہ منع کتب فقہیہ میں صاف تصریح موجود کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے یعنے جائز جبتک کہ شریعت مطہرہ سے کسی چیز کے حرام یا

منع ہونے کی تصریح نہ ہو وہاں تک کسی کو یہ اختیار نہیں کہ اسکو حرام یا منع کہے جیسا رد المختار میں ہے ورجحان المختار ان الاصل الاباحۃ عند الجمھور من الحنفیۃ والشافعیۃ یعنی علماء حنفیہ و شافعیہ کا مختار مذہب یہ ہے کہ اصل (اشیاء میں) اباحت ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے یاایھا الذین امنوا لاتحرموا ما احل اللہ لکم اے ایمان والو اس چیز کو حرام نہ کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے قرآن کریم اور احادیث شریفہ و کتب فقہیہ میں کسی جگہ صندل لگانے کے متعلق حرمت یا منع کی کوئی تصریح موجود نہیں بلکہ خوشبو کے محبوب ہونے کی تصریح موجود واللہ اعلم سید جعفر علی عفی عنہ (مصنف رسائل تعلیم المسلمین و سیر رسول کریم)

فتویٰ اہلِ جمعیت

الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزاراتِ طیبہ پر صندل لگانا اور لگانے سے پہلے اس کو شہر میں گشت کرانا اور اس کے ساتھ نعت شریف یا اشعار منقبت بزرگانِ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پڑھنا یقیناً جائز و مباح ہے شریعت مطہرہ سے اسکی ممانعت پر ہرگز کوئی دلیل نہیں جو اسکو ناجائز کہتا ہو وہ ثبوت پیش کرے کونسی آیت یا حدیث میں اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صندل اٹھانے کو منع فرمایا ہے ائمہ شریعت و اکابر طریقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کس بزرگ نے کس کتاب میں ناجائز بتایا ہے یا شریعت مطہرہ معاذ اللہ وہابی کے گھر کی ہے یا وہابی کو معاذ اللہ اختیار حاصل ہے کہ جس چیز کو چاہے حرام کرا ے آللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون ہ۔ (اے وہابیو) کیا اللہ نے تم کو خبر دی ہے (کہ صندل اٹھانا حرام ہے) یا تم اللہ پر افترا باندھتے ہو ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون اور جن چیزوں کو تمہاری زبانیں جھوٹ کہہ دیں ان کو مت کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اس لئے کہ اللہ پر جھوٹ افترا باندھو بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹے افترا باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پائینگے اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لئے کسی آیت یا حدیث میں مزارات اولیاء پر صندل لگانے یا اوسکے گشت کرانے کو منع
نہیں فرمایا جو اسکو جائز کہتا ہے اُسے اتنا ہی کافی ہاں وہابی جو ناجائز کہتا ہے بارِ ثبوت
اُسکے ذمہ ہے وہ ثبوت لائے کہاں اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے منع
فرمایا ہے اور اگر ثبوت نہ دے سکے اور انشاء اللہ الواحد القہار قیامت تک نہیں دے سکتا
تو دل سے نئی شریعت گڑھتا خود شارع بنتا اور اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
پر افترا کرتا ہے جس بات کو اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہیں حرام
نہیں فرمایا یہ اُسے اپنی طرف سے حرام کہتا ہے حالانکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْھَا حِیْنَ یُنَزَّلُ
الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ عَفَا اللّٰہُ عَنْھَا وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ یعنی اے ایمان والو اُن باتو
کو نہ پوچھو جن کا حکم اگر تم پر کھول دیا جائے تو تمہیں برا لگے اور اگر اُس زمانہ میں پوچھوگے جس وقت
قرآن اتر رہا ہے تو تم پر کھول دیا جائیگا اللہ اُن چیزوں کو معاف کر چکا ہے اور اللہ بڑا بخشنے
والا علم والا ہے کیسا صاف ارشاد ہے کہ شریعت مقدسہ نے جس بات کا ذکر نہ فرمایا وہ معافی
میں ہے جبتک قرآن پاک نازل ہو رہا تھا احتمال تھا کہ معافی پر شاکر نہ ہو کر کوئی پوچھتا اُسکے
سوال کی وجہ سے منع فرما دی جاتی اب کہ قرآن عظیم اتر چکا دین کامل ہو لیا اب کوئی نیا حکم آنے
کو نہ رہا جتنی باتوں کا شریعت مطہرہ نے حکم دیا نہ اُن سے منع فرمایا اُن کی معافی ہو چکی جس
میں اب تبدیل نہ ہوگی وہابی کہ اللہ کی معافی پر اعتراض کرتا ہے مردود ہے واللہ الحمد اور اللہ
عزوجل فرماتا ہے مَآ اٰتٰىکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰىکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا یعنی میرا
رسول جو کچھ تم کو عطا فرمائے تو تم اسکو لو اور جس چیز سے تم کو منع فرمائے اُس سے باز رہو یہ
آیت کریمہ صاف ارشاد فرما رہی ہے کہ جن امور کا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
حکم دیا وہ فرائض واجبات مستحبات ہیں اور جن چیزوں سے حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
نے منع فرمایا وہ منہیات مکروہات ہیں تو دو مرتبوں میں وہ چیزیں رہ گئیں جن کا حضور انور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ حکم دیا نہ اُن سے منع فرمایا تو ایسی چیزیں نہ واجب ہو سکتی
ہیں نہ حرام لاجرم مباحات میں شامل ہوں گی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر
مزارات پر صندل چڑھانے کا حکم فرما دیتے واجب یا مستحب ہو جاتا منع فرما دیتے۔
حرام یا مکروہ ہو جاتا اب کہ سرکار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صندل اٹھانے کا نہ
حکم دیا نہ منع فرمایا لاجرم جائز و مباح ہے ہاں وہاں اب ہر ایک وہابی دیوبندی رانڈیری
ڈابھیلی تھانوی گنگوہی انبیٹھی اندوہی کو اعلان عام و اعلام تام ہے کہ صندل اٹھانے
کی جو کیفیت ہم نے بیان کی اُسکی ممانعت پر کوئی حدیث لائے حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام معجزہ نظام سے صندل اٹھانے کی اس کیفیت کا عدم جواز بتائے
ورنہ اپنے گھر میں مونھ چھپائے آئندہ سے شیران بیشہ سنت کو اپنی صورت ہرگز نہ دکھائے
حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ فِی
کِتَابِہٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فِی کِتَابِہٖ وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ مِمَّا عَفَا عَنْہُ
یعنی جو کچھ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں حلال فرما دیا وہ حلال ہے اور جو کچھ اپنی کتاب
میں حرام فرما دیا وہ حرام ہے اور جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ معاف ہے رواہ الترمذی وابن ماجہ
عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری حدیث میں ہے حضور رب عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم فرماتے ہیں مَا اَحَلَّ فَھُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَھُوَ حَرَامٌ وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ عَفْوٌ
یعنی جسے اللہ و رسول نے حلال کیا وہ حلال ہے اور جسے حرام کیا وہ حرام ہے اور جسکا کچھ ذکر نہ فرمایا
وہ معاف ہے رواہ ابوداود عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بحمدہ تعالیٰ احادیث
کریمہ اُن آیات عظیمہ کی تصدیق و تفسیر صاف صاف ارشاد فرما رہی ہیں کہ شریعت نے جس
بات کا ذکر نہیں فرمایا وہ معافی میں ہے اب ہم دیوبندی رانڈیری سے پوچھتے ہیں کہ اولیاء
کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عرسوں میں صندل شریف اس طریقہ سے اٹھانا جو ہم بیان کر چکے
قرآن عظیم و حدیث کریم میں کہیں اسکی حلت و حرمت کا تذکرہ ہے یا نہیں اگر ہے تو مرد میدان

بنے اور بہت جلد وہ آیت یا حدیث پیش کرے جسمیں صندل اٹھانے کا تذکرہ ہو اور اگر کہے
نہیں تو احادیث و آیت سے فرما دیا کہ شریعت نے جس بات کا کچھ تذکرہ نہ فرمایا وہ جائز و مباح
اور اللہ کی معافی میں داخل ہے اللہ کی معافی پر اعتراض کرنے والا دیوبندی یا رانڈیری شرع سے
جاہل یا قصداً متجاہل اور شریعت مطہرہ پر صائل ہے واللہ الحمد یہاں تک جواز کا بیان تھا رہا استحباب
تو جب صندل اٹھانے کی کیفیت مذکورہ میں کوئی چیز ناجائز و حرام نہیں اور مسلمانانِ اہل سنت
اوسے نیت حَسَنِ محمودسے کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے داخل سنت
ہے اگرچہ زمانہ سلف میں کسی نے نہ کیا ہو امام عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ
القدسی حدیقہ ندیہ شریف میں فرماتے ہیں یسمون بفعلھم السنۃ الحسنۃ وان کانت بدعۃ
اھل السنۃ لا اھل البدعۃ لان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من سن سنۃ حسنۃ فسمی المبتدع
المحسن مستنا فادخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السنۃ فقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذن فی
ابتداع السنۃ الحسنۃ الی یوم الدین وانہ ماجور علیھا
مع العاملین لھا ابدا معا فیدخل فی السنۃ کل حادث مستحسن قال الامام النووی کان لہ مثل اجر تابعیہ
سولہ کان ھو الذی ابتداہ او کان منسوبا الیہ وسواء کان عبادۃ او ادبا او غیر ذالک اھ ملتقطا
یعنی نیک بات اگرچہ بدعت ونو پیدا ہو اوس کا کرنے والا سُنی ہی کہلائیگا نہ بدعتی اسلیے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نیک بات پیدا کرنے والے کو سنت نکالنے والا
فرمایا تو ہر اچھی بدعت کو سنت میں داخل فرمایا اور اُسی ارشاد اقدس میں قیامت تک
نئی نئی اچھی باتوں کے پیدا کرنیکی اجازت فرمائی اور بتایا کہ جو ایسی نئی بات نکالیگا ثواب
پائیگا اور قیامت تک جتنے اُس پر عمل کریں گے سب کا ثواب اُسے ملیگا تو اچھی بدعت
سنت ہی ہے امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جتنے اوس پر عمل کرینگے سب کا ثواب
اُسے ملیگا خواہ اُسنے وہ نیک بات ایجاد کی ہو یا اُسکی طرف منسوب ہو اور چاہے وہ عبادت
ہو یا کوئی ادب کی بات یا کچھ اور واللہ الحمد اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ عماد صلحاء و مشائخ کے

یہاں مدتہائے دراز سے ہر ہر ملک میں عرس میں معمول ہے کہ ہر عرس میں صندل اٹھتا ہے کہیں گاگر اٹھائی جاتی ہے کہیں چادر چڑھتی ہے مسلمان اس میں عام طور پر زمانہ قدیم سے شرکت کرتے ہیں اور اس کو موجب خیر و برکت جانتے ہیں مستحسن سمجھتے ہیں تو کافہ اہل اسلام کا عمل اور صالحین کا تعامل کسی چیز کے استحباب کے لیے خود ایک دلیل ہے حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مارآہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن یعنی جو بات مسلمانوں کے نزدیک بہتر ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بہتر ہے۔ تو ثابت ہوا کہ صندل شریف یا گاگر شریف اٹھانا یا چادر چڑھانا اللہ عزوجل کے نزدیک بھی مستحب و مستحسن ہے واللہ الحمد اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ یعنی اور جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو بیشک یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے اور فرماتا ہے جل جلالہ وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ یعنی جو شخص اللہ کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے تو یہ اس کے لیے اس کے رب کے پاس بہتر ہے اور شک نہیں کہ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اللہ عزوجل کی نشانیاں ہیں تو ان کی تعظیم یقیناً دلوں کی پرہیزگاری اور اللہ عزوجل کے حضور لیجانے کے لیے بہتر تحفہ ہے اور شک نہیں کہ صندل اٹھانا گاگر لیجانا چادر چڑھانا یہ سب امور ایسی تعظیم ہیں جن سے نہی نہیں آئی ان سے اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمت ظاہر ہوتی ہے تو ثابت ہوا کہ یہ امور یقیناً جائز و مستحب و مستحسن ہیں وللہ الحمد عرس کی حقیقت صرف اسقدر ہے کہ کسی مقبول بارگاہ الٰہ کی یادگار میں مسلمان جمع ہوں قرآن عظیم و درود شریف پڑھیں خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے حلقے ہوں مواعظ حسنہ اور میلاد شریف کے جلسے ہوں کچھ کھانا پکا کر یا شیرینی منگا کر ان سب چیزوں یعنی خیرات و حسنات کا ثواب اُن بزرگ کی روح کو پہنچا کر ان کی روحانیت سے فیوض و برکات حاصل کیے جائیں اور شک نہیں کہ عرس کی یہ حقیقت حقہ یقیناً بلا شک و شبہ جائز و مستحسن و مستحب و ثواب اور در حقیقت

ذکرِ ملکِ عزیز وہاب ہے جل جلالہ وعم نوالہ اور شک نہیں کہ عرس بطور مذکور کی طرف
بلانا اور اللہ عزوجل کی طرف بلانا ہے یقیناً احسن وافضل ہی اللہ عزوجل فرماتا ہے
ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین یعنی اور اوس سے
بڑھ کر کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں بیشک مسلمان
ہوں اور شک نہیں کہ صندل وگاگر وچادر وغیرہ مراسم عرس جن بزرگانِ دین نے ایجاد
فرمائے اور مصالح کی علاوہ ایک عظیم مصلحت انکے پیش نظر یہ بھی تھی کہ اس طرح ساری آبادی
میں اعلان اور بستی کے تمام مسلمانوں کو خبر ہوجائے کہ آج فلاں بزرگ کا عرس ہے اور
مزار پر حاضر ہوں صاحب مزار کو سلام کریں فاتحہ پڑھیں ثواب پہنچائیں ذکر خدا اور
رسول میں شامل ہوں اور شک نہیں کہ یہ فائدہ ان مراسم میں اب بھی موجود ہے تو یہ مراسم
حقیقۃً اللہ عزوجل کی طرف بلانے کے طریقے ہیں تو یقیناً مستحسن ومستحب ہیں وللہ الحمد
شریعت مطہرہ کا عام قاعدہ ہے کہ جس مباح بات سے دشمنانِ اسلام جلیں بھنیں انکے
دلوں میں غیظ وغضب کے انگارے بھڑکیں اس کو نفل ٹھہرا دیتی ہے کہیں مستحب ومستحسن
باعثِ ثواب فرما دیتی ہو اگرچہ فی نفسہ وہ شے مفضول ہی ہو مثلاً مسافر کے لیے تین
روز اور مقیم کے لیے ایک دن وضو میں موزوں پر ان کے شرائط کے ساتھ مسح کرنا
جائز ہے لیکن ان کو اوتار کر پاؤں دھونا افضل ہی مگر روافض ملاعنہ کے نزدیک
موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں اسلئے وضو کرتے وقت اگر کوئی رافضی دیکھ رہا ہو تو اس
کو جلانے کے لیے موزوں پر مسح کرنا ہی افضل ہے اور اسوقت اسی میں زیادہ ثواب
ہے یا حوض اور نہر دونوں موجود ہوں تو اگرچہ حوض سے وضو جائز ہے لیکن نہر سے وضو
کرنا افضل ہے مگر معتزلہ مخذولہ کے نزدیک حوض سے وضو ہی جائز نہیں اسلیے اگر
وضو کے وقت کوئی معتزلی موجود ہو تو اس کو جلانے کے لیے نہر کو چھوڑ کر حوض ہی سے
وضو کرنا افضل اور باعث ثواب ہے کما نص علیہا ائمتنا المسلمین الفقہاء الکرام فی مصنفاتہم

اور خود قرآن عظیم سے اسکی اصل ثابت ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے لَا یُصِیْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا یَّغِیْظُ الْكُفَّارَ وَلَا یَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّیْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ یعنی مسلمانوں کو اللہ کے راستے میں نہ پیاس پہنچتی ہے نہ بھوک اور نہ کوئی رنج اور نہیں چلتے ہیں وہ کوئی ایسی رفتار جس سے کفار کو جلن ہو اور نہیں پاتے ہیں وہ دشمن کی طرف سے کوئی تکلیف مگر ان میں سے ہر ایک بات کے بدلے میں ان کے لیے ایک عمل صالح لکھا جاتا ہے بیشک اللہ احسان کرنیوالوں کا اجر ضائع نہیں فرماتا اور شک نہیں کہ صندل لگا کر چادر اوڑھانے سے کفار وہابیہ و مرتدین دیوبندیہ دشمنان حضرت الہیہ و اعدائے آستانہ نبویہ اپنے غم و غصہ میں گھٹ گھٹ کر مرتے ہیں اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی رفعت شان دیکھ دیکھ کر غیظ و غضب میں اپنی بوٹیاں چبا چبا کر تھوکتے ہیں تو ثابت ہوا کہ صندل و گاگر و چادر اٹھانا مستحسن و مستحب و باعث ثواب و رضائے رب الارباب ہے و للہ الحمد۔

قال الراندیری مومنو قبروں کو ہرگز نہ لگانا صندل مشرکوں کا یہ طریقہ ہے چڑھانا صندل

اقول راندیری جی! مشرکوں میں جسقدر باتیں رائج ہوں کیا وہ سب شرعاً حرام و ناجائز ہوتی ہیں اگر ایسا ہے تو کڑھی کھچڑی پوری کھانا حرام ہوگا گجراتی زبان بولنا بھی ناجائز ٹھہریگا گجراتی زبان میں اخبار و اشتہار چھاپنا بھی گناہ ہوجائیگا کہ کڑھی کھانا گجراتی میں بات چیت کرنا گجراتی میں اخبار و اشتہار نکالنا یہ سب گجرات کے ہندوؤں کے طریقے ہیں اور انہیں تمنو پر راندیری جی نہ بگڑیں وہ ذرا کھل کر اقرار تو دیں پھر دیکھیں کہ ان کا پاخانہ پیشاب بند ہوجائیگا کھانا پینا حرام ٹھہریگا اٹھنا بیٹھنا بلکہ سانس لینا بھی دشوار ہوگا کیوں کہ یہ سب باتیں مشرکوں میں رائج ہیں بہتر ہے کہ دیو کے بندے مشرکون کے ان سب طریقوں کو چھوڑ دیں اور سیدھے عدم آباد کی راہ لیں سنی مسلمانوں کو بھی ہر وقت منہ لگنے پیچھے لگے رہنے سے فرصت ملے اور وہ بھولے بھالے سنی مسلمان جو دیو کے بندوں کے جال میں پھنسے

ہوئے ہیں اُن پر باب ہدایت کھلے اور اگر راندیری جی پلٹا کھائیں اور کہیں کہ یہ تمام باتیں
اگرچہ مشرکین میں رائج ہیں مگر اُن کے ساتھ خاص نہیں اور اُن کے کرنے کے وقت ہمیں
موافقتِ مشرکین کا خیال بھی نہیں ہوتا اسلیے یہ تمام باتیں جائز ہیں تو بیشک اُبٹن لگانے
سے آگے کسی قوم کے ساتھ تشبّہ اُسی بات میں ہو سکتا ہے جو اُس قوم کے ساتھ خاص ہو
یا اوس میں کسی قوم کی موافقت کا ارادہ ہو مزارات پر صندل چڑھانا ہرگز مشرکین کا فعل
نہیں اور بالفرض ہوتا بھی تو اُن کے ساتھ خاص نہیں نہ معاذ اللہ سُنّی مسلمان اُنکی موافقت
کا ارادہ کرتے ہیں قال الراندیری صندل چڑھانے کا ثبوت نہ قرآن وحدیث سے ہے نہ
صحابہ و تابعین سے نہ ائمہ اربعہ سے نہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے نہ مشائخ
چشتیہ و سہروردیہ و نقشبندیہ سے لہذا صندل چڑھانا حرام ہے اقول یہ راندیری کی ہوس
خام ہے ہم ابھی قرآن عظیم و حدیث کریم سے ثابت کر چکے کہ بزرگانِ دین کے مزاراتِ طیبہ
پر صندل چڑھانا گاگر لیجانا چادر چڑھانا جائز و مستحسن و مستحب و ثواب و باعث خوشنودی ذوالجلال
والاکرام ہے اِن دلائل قاہرہ کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ صندل چڑھانے کی اصل قرآن وحدیث
سے ثابت نہیں کسقدر ظلم شدید اور شریعت مطہرہ پر افترائے ناکام ہے دیوبندی مُلّا ہمیشہ
دعوتوں میں شیرمال قورمہ اوڑاتے مرغ مسلم کھاتے گھاس کا حلوا متنجن مزعفر وغیرہ سبھی
ہڑپ کرجاتے ہیں مگر کبھی اپنی ایں انوکھی بانکی ترچھی البیلی رسیلی نرالی اچھوتی دلیل یاد
نہیں فرماتے ہیں کہ قرآن و حدیث سے اِن غذاؤں کے کھانے کی سند ملتی ہے نہ
صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین و اولیائے عارفین رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے اِن کھانوں کا
کھانا ثابت ہے تم انھیں کی دلیل اِن کھانوں کو حرام کرا رہی ہے کیسی کور باطنی ہے کہ اپنے
پیٹ بھرنے کے لیے قرآن و حدیث وغیرہ کچھ یاد نہیں آتے مگر اولیائے کرام رضی اللہ
تعالےٰ عنہم کی جلالت دیکھ کر اپنی بوٹیاں چبالتے اور غیظ و غضب کی آگ میں بھن جاتے
ہیں الا لعنۃ اللہ علی الظالمین ۰ قال الراندیری جو خدا کے نہیں جائز ہو

کسی کی بھی نیاز اقول مگر دیوبندی دھرم میں کسی نبی یا ولی کی نذر و نیاز کرنیوالا ابوجہل کے برابر مشرک ہے (دیکھو دیوبندیوں کے گرو گھنٹال اسمٰعیل دہلوی کی تقویت الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی صفحہ ۸) اسی وہابی دھرم میں بزرگان دین کا عرس کرنے والا کافر و مشرک ہے (دیکھو دیوبندیوں کے امام نافرجام اسمٰعیل دہلوی کی تذکیر الاخوان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی صفحہ ۸۶ سے صفحہ ۸۰ تک) اور گنگوہی و نانوتوی و تھانوی کے پیر اور انبہٹی و رانڈیری کے دادا پیر حاجی امداد اللہ صاحب کے ملفوظات شمائم امدادیہ مصدقہ اشرفعلی تھانوی مطبوعہ قومی پریس لکھنؤ کے صفحہ ۱۲۹ پر ہے جب مثنوی شریف ختم ہو گئی بعد ختم حکم شربت بنانے کا دیا اور ارشاد ہوا کہ اس پر مولنا روم کی نیاز بھی کیجاویگی گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھ کر نیاز کی گئی شربت بٹنا شروع ہوا آپ نے فرمایا کہ نیاز کے دو معنے ہیں ایک عجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسرے کے واسطے نہیں بلکہ ناجائز شرک ہے اور دوسرے خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہونچانا یہ جائز ہے لوگ انکار کرتے ہیں اسمیں کیا خرابی ہے اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا چاہیے نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے ایسے امور سے منع کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیام مولد شریف اگر بوجہ آنے نام آں حضرت کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اسمیں کیا خرابی ہے جب کوئی آتا ہے تو لوگ اسکی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں اگر اوس سردارِ عالم و عالمیان (روحی فداہ) کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا (الی قولہ) جب منکر نکیر قبر میں آتے ہیں مقبولانِ الٰہی سے کہتے ہیں نم کنومۃ العروس عرس کہ رائج ہے اسی سے ماخوذ ہے اگر کوئی اس دن کو خیال رکھے اور اس میں عرس کرے تو کونسا گناہ لازم ہوا۔ اس عبارت سے چند فائدے حاصل ہوئے اولیائے کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی نیاز جائز ہے اوسمیں کوئی خرابی نہیں شیرینی اور کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ دینا جائز ہے میلاد شریف جائز ہے بوقتِ ذکر ولادت قیام تعظیمی کرنا جائز ہے اس میں کوئی گناہ نہیں۔

نیازِ اولیاء اور میلاد شریف سے روکنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم
کا عرس دن مقرر کر کے کرنا جائز ہے اس میں کوئی گناہ لازم بھی نہیں آتا عرس کی اصل حدیث
شریف سے ماخوذ ہے عرس یا میلاد شریف یا نیاز اولیاء میں اگر جاہل لوگ خلافِ شریعت
باتیں شامل کر دیں تو بھی عرس و میلاد شریف اور نیاز اولیاء کو روکنا جائز نہیں بلکہ ان ناجائز
باتوں کو دور کرنے کی کوشش کرنا چاہیے اب حاجی صاحب نیاز اولیاء و عرس بزرگان
دین کو جائز کہکر اسمٰعیل دہلوی کے فتویٰ سے ڈبل کافر و مشرک ہوئے اور سارے کے
سارے وہابیہ دیوبندیہ ان سب کو اپنا دینی پیشوا مان کر بھی ڈبل کافر و مشرک ہوئے ہاں
راندیری جی بولو اور جلد بولو دیوبندی دھرم کے نئے قرآن تقویۃ الایمان پر سر منڈا کر
حاجی صاحب اور گنگوہی و نانوتوی و انبیٹھی و تھانوی کے کافر مشرک جہنمی ہونے پر
ایمان لاتے ہو یا ان پانچوں کو مسلمان کہکر اپنے گرو گھنٹال اسمٰعیل دہلوی کو کافر مرتد
دوزخی بتاتے ہو۔ الحمد للہ دیوبندیت ملعونہ کا اگلا راستہ شمائم امدادیہ نے بند کر دیا
اور پچھلا راستہ اسمٰعیل دہلوی بند کر چکا اب نہیں معلوم راندیری جی کس طرح اپنی مشکلکشائی
کرائینگے۔ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ٥ قال الراندیری
چیز جو قبر پر چڑھتی ہے وہ ہولی ہے حرام اقول ولا دیو کے بندے جو مزاراتِ اولیاء کو
معاذ اللہ بت جانتے ہیں وہ آپ ہی تبرکِ مزاراتِ بزرگان کو بت کے چڑھاوے کی
طرح حرام جانیں گے مگر وہ ملعون ہیں اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔
محبوبانِ الٰہی کی طرف جو چیز منسوب ہو جائے مسلمان کے نزدیک ضرور تبرک ہے امام
اجل سیدی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ شریف میں فرماتے ہیں ومن
هذا القبيل زيارة القبور والتبرك بضرائح الاولياء والصالحين والنذر لهم بتعليق ذالك
على حصول شفاء او قدوم غائب فانه مجاز عن الصدقة على الخادمين لقبورهم كما قال الفقهاء فيمن
دفع الزكاة لفقير وسماها قرضا صح لان العبرة بالمعنى لا باللفظ۔ یعنی اسی قبیل سے ہے

زیارتِ قبور اور اولیاء و صلحا کے مزارات سے برکت لینا اور بیمار کی شفا یا مسافر کے آنے
پر اولیائے کرام کے لیے منت ماننا کہ مقصود محض اُن کے مزارات کے خادموں پر
تصدق ہے جیسے فقہا نے فرمایا ہے کہ فقیر کو زکاۃ دے اور قرض کا نام لے زکاۃ ادا
ہو گئی کہ اعتبار معنی کا ہے نہ لفظ کا کیوں راندیری جی اب سمجھے نذرِ اولیاء نذرِ فقہی
نہیں بلکہ حقیقۃً متوسلین اولیاء پر تصدق ہے واقول ثانیاً راندیری جی! اچھا گھر کے
اندر کی بھی خبر ہے تمہارے گرو گھنٹال رشید احمد گنگوہی نے فتاوی رشیدیہ حصہ دوم
مطبوعہ قاسمی پریس دیوبند کے صفحہ ۱۱۹ پر لکھا مسئلہ ہنود تہوار ہولی یا دیوالی میں
اوستاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں
کا لینا اور کھانا اوستاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں الجواب درست ہے
کیوں راندیری جی اب تمہارے ناپاک دھرم میں اون پوریوں کچوریوں کا کھانا جائز
ہے جو ہولی دیوالی کی پوجا میں چڑھائی جاتی ہیں اور تبرکِ مزاراتِ اولیا کو کس مونھ سے
حرام کراتے ہو مگر ہاں تم کو صرف محبوبانِ خدا سے عداوت ہے شیطانوں اور مشرکین کے
دیوتاؤں سے تو تمھیں گہری الفت ہے اسی لیے تمہارے دھرم گرو رشید احمد گنگوہی
نے فتاوے رشیدیہ حصہ سوم مطبوعہ افضل المطابع مراد آباد کے صفحہ ۱۴۵ پر لکھا۔ محرم میں
ذکرِ شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا
یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ
سے حرام ہیں مسلمان سنی بھائیو! گنگوہی خانگی شریعت تو دیکھو امام حسین رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے ذکرِ شہادت بروایتِ صحیحہ اور حضرت امام عرش مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی نیاز کے شربت کو حرام کرانے کو رافضیوں کے ساتھ تشبہ سوجھا مگر ہولی دیوالی کی
پوریوں کچوریوں سے اپنے پیٹ کا جہنم بھرنے کے وقت ہندوؤں کے ساتھ تشبہ
دکھائی نہ دیا کیا دیوبندی دھرم میں رافضیوں کے ساتھ تشبہ حرام اور ہندوؤں کے

ساتھ تشبیہ حلال ہے حالانکہ حضور شہید کربلا رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ذکر شہادت بروایات صحیحہ بیان کرنا یا حضور کی نیاز دلانا ہرگز روافض کے ساتھ خاص نہیں عامۂ اہل سنت میں یہ امور بلا نکیر رائج ہیں نہ اہلسنت اِن باتوں میں روافض ملاعنہ کی موافقت کا ارادہ کرتے ہیں مگر ہولی دیوالی کی کھیلیں پوریاں تو یقیناً ہندوؤں ہی کے ساتھ خاص ہیں گمر ہے یہ کہ دیو کے بندوں کو مہادیو کے بندوں کی طرفداری اور اُن کے دیوتاؤں کی حمایت اور اہل اللہ کی عداوت و مخالفت لازم ہے خذلھم اللہ تعالیٰ قال الرانديری جو شخص صندل لگانے کو جائز مانتا ہو وہ مردِ میدان ہو کر آئے اور قرآن و حدیث و صحابہ و ائمہ کے قول سے ثابت کر دکھائے۔ **اقول** ارے بید نیو! صندل کے جوانا و عدم جواز پر بحث کرنے کے لیے اسقدر بہکتے ہو اور اپنے کفر و ارتداد پر مناظرہ کے نام ہی سے اپنے گھروں میں دبکتے ہو تم نے خدائے قدوس جل جلالہ کو جھوٹا کہا حضور انور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سب سے پچھلے نبی ہونے سے انکار کیا حضور مالک دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مبارک کو اپنے پیر ابلیس ملعون سے کم بتایا اپنے بزرگ ابلیس ملعون کو خدا کا شریک ٹھہرایا حضور اقدس علیہ الصلاۃ والسلام کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم کے مثل گایا مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیان عظام نے اور ہند و سندھ و پنجاب و بنگال و مدراس و دکن و کوکن و بلوچستان و کاٹھیاواڑ و گجرات کے دو سو اڑسٹھ علمائے اہلسنت و مفتیان دین و ملت و مشائخ طریقت نے تم پر اور جو تمھارے اِن کفریات پر مطلع ہو کر تمھارے کافر مرتد ہونے میں شک رکھیں اُن سب پر کفر و ارتداد کا فتویٰ صادر فرمایا دیکھو حسام الحرمین شریف والصوارم الہندیہ۔ دیو کے بندو! عقیدہ وں کے گندو! ابتک ہندو! صندل یا گل یا چادر یا عرس کو تمھیں حرام کہنے کا کیا حق ہے پہلے اپنے کفریات سے توبہ کر کے مسلمان تو بنو مسلمانی کے سایہ میں تو آؤ اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت تو دو اپنے اور اپنے بڑوں کے اوپر سے کفر و ارتداد کے پہاڑ تو ہٹاؤ اپنے ناپاک چہروں سے

دیوبندیت و وہابیت کے کالے شیطلے تو مٹا و اسکے بعد پھر جس مسئلہ پر تمہاری خواہش ہو گی سنیوں کا ایک ایک بچہ بعونہ تعالیٰ وبعون رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہاری دہن دوزی و سر کوبی کے لیے آمادہ و طیار ہے والحمد للہ العزیز الغفار والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ المالک المختار المطلع علی الغیوب والاسرار وآلہ واصحابہ الاخیار وابنہ الغوث الاعظم واولیاء امتہ الاطہار وعلینا وعلی سائر امتہ الی یوم القرار امین واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالہ بفمہ وامر برقمہ وصححہ بقلمہ کلب من کلاب الحضرۃ النبویۃ عبد من عباد الحضرۃ القادریۃ احد فقراء الاستانۃ الرضویۃ الفقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد ن المدعو بحشمت علی خان القادری الرضوی اللکھنوی غفرلہ مولاہ بوسیلۃ خویدا لہ ربہ المولی القوی بجھۃ النبی والولی علی حبا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

مہر

فتویٰ علمائے بریلی شریف

الجواب نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم صندل چڑھانے کی ممانعت کا کوئی ثبوت نہیں لاسکتا قائل جواز متمسک بالاصل ہے کہ اصل اباحت ہے اثبات ممانعت ذمہ مانع ہے خالی دعویٰ کب قابل قبول اہل خرد ہوئے صندل چڑھانا نہ حرام نہ مکروہ جو اسے حرام بتاتا ہے مکروہ کہتا ہے۔ دلیل پیش کرے ہرگز کوئی آیت کوئی حدیث اس کی حرمت میں پیش نہیں کی جاسکتی یونہی دعویٰ کراہت باطل کہ بتصریح علمائے اسکے لیے بھی دلیل خاص درکار لابد لہا من دلیل خاص جو منع کرتا ہے اگر اپنے گھر سے منع کرتا ہے مردود علیہ ہے اور اگر شریعت سے منع کرتا ہے مفتری ہے بتائے کہاں قرآن وحدیث نے اس کی ممانعت فرمائی کس عالم معتمد نے کس دلیل سے اسے منع فرمایا تو اسے حرام و مکروہ بتانا نئی شریعت گڑھنا شریعت طاہرہ پر افترا کرنا اور بے علم غلط و باطل فتویٰ دینا ہے جس کی نسبت حدیث میں فرمایا من افتی بغیر علم لعنتہ ملئکۃ السمٰوات والارضین جو بے علم فتویٰ دے ملعون ملائکۂ زمین و آسمان ٹھہرے تو اس کا کیا پوچھنا جو غلط و

باطل فتویٰ دے اور پھر اُس کا کیا پوچھنا جو زبردستی مسلمانوں کو بدعتی و مشرک بتائے۔
واللہ تعالےٰ اعلم فقیر مصطفےٰ رضا القادری البرکاتی النوری عفی عنہ مہر
صندل چڑھانے کی حرمت کسی سے ثابت نہیں فقط واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب عبد العزیز
غفرلہ مدرس مدرسہ اہلسنت بریلی
صح الجواب محمد ابراہیم غفرلہ سمستی پوری لقد اصاب من اجاب سردار علی غفرلہ۔
صح الجواب محمد حسنین رضا قادری نوری رضوی غفرلہ لقد اصاب من اجاب فقیر تقدس علی
رضوی دار العلوم منظر اسلام بریلی ذلک کذلک ابرار حسن صدیقی ذلک کذلک و انی
مصدق لذلک فقیر محمد سردار احمد غفرلہ اللہ احد لاریب فیہ واللہ تعالےٰ اعلم۔
فقیر محمد عبد الولی حسنی رحمانی لکھنوی عفاعنہ

تصدیقات رنگون

حضرت سیدی واستاذی شیر بیشہ سنت ناصر الاسلام مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ
ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی دام ظلہم العالی
نے جو کچھ تحریر فرمایا بالکل حق و صواب ہے اُس کا منکر وہابی دیوبندی مستحق عذاب ہے
میرا کیا منھ کہ حضرت قبلہ کے فتویٰ مبارک پر تصدیق و تقریظ لکھوں النبہ راندیری صندل
نامہ کا رد لکھ دینا اور ضمناً فتویٰ مبارکہ کے مضامین کیطرف اشارہ کرنا مناسب فاقول و
التوفیق من اللہ الملک الوہاب۔

نظم :۔ دوزخی ہو گئے تم کفر جو مانا صندل

سُنیو شوکت و عظمت سے اٹھانا صندل
با وضو تربت اقدس پہ لگانا صندل

ہے قرآن اور حدیثوں سے یہ بیشک ثابت
مستحب قبر ولی پر ہے چڑھانا صندل

حکم تعظیم شعائر کا خدا نے ہے دیا
ہم نے اس واسطے مندوب ہے مانا صندل

جو مسلمانوں کو محبوب ہے رب کو ہے پسند — مستحب اسلیے ہے گشت لگانا صندل
دیکھ کر ساتھ ہوں شامل ہوں عبادت میں لوگ — اسلیے جائز و بہتر ہے پھرانا صندل
منع فرمایا صحابہ نہ اماموں نے کہیں — کس لیے پھر ہوا ممنوع چڑھانا صندل
منع آیا نہ شریعت و طریقت میں کہیں — نہ حقیقت میں ہے ممنوع لگانا صندل
نقشبندی ہو کہ چشتی ہو سہروردی ہو — کوئی کہتا نہیں ممنوع اٹھانا صندل
حنفی شافعی و مالک و احمد حنبل — کس کے مذہب میں ہے ممنوع لگانا صندل
غوث اعظم نے اسے منع کہاں فرمایا — قادریوں کی سعادت ہے یہ لانا صندل
دیو کے بندے اسے دیکھ کے جل مرتے ہیں — اسلیے افضل و بہتر ہے اٹھانا صندل
مستحب جانتے ہیں رب و نبی کے بندے — دیو کے بندوں نے بس شرک ہی جانا صندل
اولیا سے جسے نسبت ہو تبرک ہے وہ شئے — اے مسلماں تو تبرک ہی بنانا صندل
اولیا کے لیئے جائز ہے شریعت میں نیاز — ہے حلال اسلیے قبروں پہ چڑھانا صندل
دیو کے بندو ذرا پہلے مسلمان بنو — لاؤ ایمان تو پھر ہم کو ستانا صندل
پھر بھی عرس کو جائز کہیں کافر بنے تم — دوزخی ہو گئے تم کفر جو مانا صندل

حکم طیب یہ شریعت کا سنا دو سب کو
جائز و افضل و بہتر ہے سجانا صندل

اطلاع

راندیر وڈابھیل کے تمام وہابیوں دیوبندیوں بالخصوص ابراہیم راندیری و احمد غنی راندیری و عبدالرحیم راندیری و عزیز گل کابلی و محمدی حسین شاہجہانپوری و احمد بزرگ ڈابھیلی و انور شاہ کشمیری و شبیر احمد دیوبندی کو ہماری طرف سے کھلا چیلنج ہے کہ اگر تم کو اس صندل نامہ میں کچھ شک و شبہ ہو تو اپنے طاغوت اکبر تھانوی کو مرد بناؤ۔ اسکے

پاؤں کی مہندی پچھڑا دو۔ اُس کو گھر سے نکال کر میدان میں لاؤ۔ شیران بیشۂ سنت کے مقابلہ میں کفارِ دیوبندیہ و مرتدین وہابیہ کے کفر و ارتداد پر ٹھانوی سے مناظرہ کراؤ اور اگر اسکی ہمت تم کو نہ ہو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز نہو گی تو پھر مخنث مرد کے بچے بن کر آگے آؤ۔ سب سے پہلے اپنے بڑوں کے سر سے کفر و ارتداد کے پہاڑ ہٹاؤ۔ اپنی اور اُن پیشانیوں سے کفریات کے کالے ناپاک ٹیکے مٹاؤ۔ اور اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دلواؤ وہ اکیس مطالبات قاہرہ جو مناظرہ راندیر میں گجرات کے سب دیوبندیو پر حجارۃ من سجیل منضود کی طرح نازل ہوئے اور رسالہ مبارکہ راندیر میں سنیوں کی فتح عجیب میں چھپ کر شائع ہوئے کم از کم انھیں کے جواب لاؤ ورنہ مسلمانی کے سایہ میں آجاؤ۔ اپنے کفریات سے توبہ کر کے مسلمان بن کر پھر صندل نامہ سناؤ۔ یا جھوٹے ناپاک درس توحید کے گیت گاؤ۔ یا تحفۂ عرس کے نام سے اپنی دو دو ورقیاں چھو ورقیاں بازاروں میں گشت کراؤ۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمہارے تسکین بالغ کر دینے کے لیے علمائے اہلسنت کا ایک ایک کفش بردار آمادہ و طیار ہے والحمد للہ الواحد القہار۔

فقیر محمد طیب قادری برکاتی لوری و ناپوری غفرلہٗ ذنبہ المعنوی و الصوری
سیکے انس ارکین انجمن نوجوانان اہل سنت برما رنگون

فتوائے علمائے بنگال

بلا شک و شبہ مزارات طیبہ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اُن کی عظمت و شوکت کے اظہار کے لیے کس طریقہ سے جو فتوائے میلی بھیت میں مذکور ہوا یقیناً جائز و مستحسن و مستحب و روا ہے اسکو ناجائز و حرام کہنا شریعت مطہرہ پر کھلا افترا ہے جو وہابی دیوبندی بغیر کسی دلیل شرعی کے محض اپنے جی سے اسکو حرام ٹھہرائے وہ پکا بیدین اور بدمذہب ہے۔ آپنے کفر و ارتداد پر مناظرہ کرنے سے اپنے گھر کے اندر دبکنا اور اسی

قسم کے مسائل فرعیہ پر بہکنا دیوبندی بیحیائی کا عجیب مظاہرہ ہے علمائے اہلسنت نے اپنے فتاوی مبارکہ میں ان تمام باتوں کا آفتاب سے زائد روشن ثبوت دیا ہے۔ لہذا کچھ اور لکھنا بے ضرورت سمجھ کر صرف انھیں فتاوی مبارکہ کی تصدیق پر اکتفا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہٗ اتم واحکم۔

فقیر محمد انوار احمد قادری اسلام آبادی

الجواب صحیح
فقیر عبدالرحمن بنگالی اسلام آبادی
ساکن مہورہ

الجواب صحیح وخلافہ قبیح
کتبہ احقر الناس محمد عزیز الحق عفی عنہ
خادم مدرسہ امداد العلوم میکل تقریبات الہوری
چاٹگام

الجواب:۔ اولیائے کرام کے مقبروں پر صندل چڑھانا پھول چڑھانا لوبان کا جسلانا بلاشک جائز ہے کیونکہ نص صریح اس کی ممانعت پر دال نہیں ہے اور اصل اشیاء کا مباح ہے۔ فقط
احقر العباد نذیر احمد نظام پوری اسلام آبادی

تمت

قطعہ تاریخ از حضرت وصاف الحبیب فاضل نوجوان واعظ خوش بیان جناب مولانا حافظ قاری ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علیخاں صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی زید مجدہم العالی فی الحال ساکن گونڈل (کاٹھیاواڑ)

قبر کامل پہ ہو ناز صندل — عزّ و توقیر ہے راز صندل
نفع زائر کے لیئے ہم نے کیا — عطر و خوشبو سے گداز صندل
منع کیوں کرتا ہے اس کو نجدی — اصل اباحت میں مجاز صندل
شوخ نجدی کو سنا دو خنجر — دیکھ ظاہر ہے جواز صندل

۱۳ ۹۷ھ

نظم مقید بیک قافیہ

منجانب انجمن امداد الاسلام شہر بھڑوچ

اہلسنت کا طریقہ ہے چڑھانا صندل

مومنو قبر پہ اچھا ہے چڑھانا صندل — اور حدیثوں میں بھی جائز ہی چڑھانا صندل

نیک بختوں سے محبت کی نشانی یہ ہے — شوق سے قبر پہ جا جا کے چڑھانا صندل

وہ کیے جاتے ہیں مولا کے محبوں میں شمار — جو سمجھتے ہیں کہ اچھا ہے چڑھانا صندل

جو کوئی چاہے کہ بگڑی مری بن جائے ابھی — اسکو لازم ہے یہ تربت پہ چڑھانا صندل

تم جو چاہو کہ ہر ایک کام تمہارے بنجائیں — چاہیے روضۂ حضرت پہ چڑھانا صندل

آج کل دیو کے بندوں نے یونہیں لکھا ہے — مشرکوں کا یہ طریقہ ہے چڑھانا صندل

جب ولیوں کو سمجھتے ہیں یہ مردہ بالکل — اسلیے شرک بتاتے ہیں چڑھانا صندل

اولیاء سے ہے انہیں سخت عداوت ایسی — کہتے ہیں شرک ہے بدعت ہے چڑھانا صندل

کونسی آیت قرآں سے ہے مانع اس سے — منع کب ہے یہ حدیثوں میں چڑھانا صندل

یا صحابہ میں کسی نے بھی کہا اس کو حرام — کس بنا پر نہیں جائز ہے چڑھانا صندل

کوئی بتلائے تو حدیثوں میں کہاں لکھا ہے — کہ یہ جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل

چار ائمہ میں کسی نے نہ بتایا ایسا — شرک ہے قبر پہ گھس گھس کے چڑھانا صندل

تو بتا قادری چشتی نے سہروردی نے — نقشبندی نے کہا ہو نہ چڑھانا صندل

جسکے ناپاک دھرم میں ہے کوا بھی حلال — اسکو جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل

جنکے مذہب میں یہ ہے جبکہ خدا جھوٹا ہے — اسکو دشوار گزرتا ہے چڑھانا صندل

کہتے ہیں علم نبی کو ہے بہائم جیسا — ان حدیثوں میں کجا ہے یہ چڑھانا صندل

جن کی فاسد ہوں نمازیں بخیالِ حضرت
اُن خبیثوں کو روا کیوں ہو چڑھانا صندل

علم شیطان کا بڑھ کر جو نبی سے مانے
اُسکو جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل

یہ عقیدہ رہے مسلم کا یہی ہو پہچان
قبر پر سمجھے کہ اچھا ہے چڑھانا صندل

اپنی رحمت کا الٰہی انہیں دے یہ صدقہ
اچھا سمجھیں یہ مسلمان چڑھانا صندل

دیو کے بندوں کو معلوم ہو کیا اس کا مزا
اہل سنت کا طریقہ ہے چڑھانا صندل

تو تو ہر وقت یہ کرتا رہے اے "عبد رحیم"
پڑھنا صلوات وسلام اور چڑھانا صندل

نوٹ

جن صاحبوں کو کسی طرح کا شک وشبہ ہو اگر جو لوگ صندل چڑھانے کو حرام کہتے ہیں اُن لوگوں کو ہماری طرف سے کھلا چیلنج ہے کہ وہ مرد ہو کر میدان میں آئیں اور قرآن شریف اور حدیث شریف وصحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم اور ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کے قول سے ثابت کردیں کہ قبروں پر صندل لگانا حرام ہے تو ہماری طرف سے انعام پانچ آنہ اور پانچ پائی نقد لیجائیں۔

المشتہر

انجمن امداد الاسلام کے ممبران پتہ نقدا والی بلڈنگ قطب پور بازار
بھڑوچ